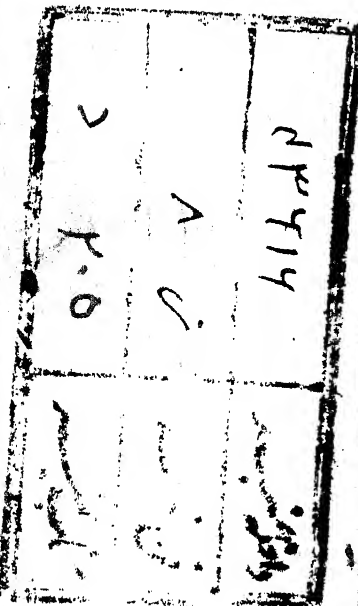
# یہ ہے فہرست مضامین کتاب | اس میں ہر مضمون ملتا ہے شتاب



إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

[illegible] بنظم مرصع و نثر مسجع [illegible]

١٣١٣

# تاریخ محمدی

مصنفهٔ سید محمد حسن صاحب متخلص به ثاقب امروهوی سلمه الله الغنی [illegible] سید محمد حمید حسن متخلص به حمید .. خلف الصدق رشید مصنف

در مطبع مشرق العلوم بجنور باهتمام مولوی سید فیض الحسن مالک مطبع خوش سطور زیر طبع گردید

نسخه اول پانچ سو جلد (۵۰۰)

# گلبن توحید زباغ قدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## خطبہ

الحمد للہ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ھو اللہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السمٰوات والارض وھو العزیز الحکیم ۝

کیا ظہور حمد حق سے جلوہ موفور ہے
کیوں نہو ثاقب زبان روشن بیان
دل تجلی ثنائی رب سے رشک طور ہے
مطلع تحمید خالق سے طلوع نور ہے

### مطلع

جمال روی وحدت سے وہی ہر سو چمکتا ہے
نہیں ہمتا کوی اوسکا وہ یکتای مین یکتا ہے

### رباعی

ہستی مین خدا کی خود پسندی دیکھی
بستی ہے کہین کہین بیابان دیکھا
ہستی سے ہے ناوسکی نقشبند
پستی ہے کہین کہین بلندی

## مخمس

نشان بیچون موزونات برآمد | وجود وحدت بیچون برآمد
چو سیل چشمہ مکنون برآمد | ز دریا موج گوناگون برآمد
ز بیچونی برنگ چون برآمد

یہہ ہے جوش و خروش بحر توحید | ہوا اک چشمہ آب و خون کا تجدید
تجلی و جلالی ہے یہہ تصدید | چو نیل از بہر قوم آب گردید
برائے دیگران چون خون برآمد

یہہ ہے موجون کا دریا مین تعدد | تو موجون مین ہوئے اہل تجرد
نہ بیرون اندرون کا ہے تصاعد | چون این دریائے بیچون موج زن شد
حباب آسمان بیرون برآمد

نشان ہے حقیقت کا مکرم | کر اک قطرہ ہے اوسکو بحر اعظم
وجود نقطۂ وحدت مین مبہم | ازین دریا بدین امواج ہردم
ہزاران گوہر مکنون برآمد

ہوا وحدت کی اوسکی یہہ تشہید | وہ یکتا ہے نہین کوئی تردد
وہ ہے معشوق و عاشق با توحد | گہے در کسوت لیلی فرو شد
گہے در صورت مجنون برآمد

عروج بیچگونی پر ہے بیچون | یہہ بیرون درون مین اوس ہی مقرون
درون مین ہے نگار یار موزون | چو یار آمد ز خلوت خانہ بیرون
ہمون نقش درون بیرون برآمد

نہ تھا وحدت بیچ کچھ کثرت کو بارا　　تھیا انشان تھا وحدت کا ستارا
ہوا انسان سے دونوں کو نظارا　　اگر انسان نگر سے آشکارا

کلام کثرت کشترا چون برآمد

سخن چمکا جو حمد کبریا سے　　ہوا ثاقب زبان ثاقب ثنا سے
ہوئی تزئین تضمین پر ضیا سے　　چو شمع مغربی در ہر لباسے

بعنایت دلبر موزون برآمد

حمد بیحد اوس خلاق برحق کی لایق ہے کہ جس نے اک نور مطلق سے ہیژدہ ہزار عالم کو منور کیا اور ثنائے بیحد اوس رزاق مطلق کی فایق ہے کہ جس نے بیمانہ رزق ہر ذی قوت کا دست قضا و قدر میں دیا ہے قدرت قادر یکتا کہ صدر نشینان مسند رسالت فرمان روائے مملکت علم و ہدایت ہوئے اور والیان ولایت کشور کشائے ممالک کشف و کرامت ہوئے اور ہے شان ایزدی ہے یہ تا کہ ارباب طریقت خلعت محبوبیت سے آراستہ او اصحاب حقیقت لباس قطبیت و غوثیت سے پیراستہ ہوئے۔

ہے عجب قدرت عجب ہیں اوسکے ڈہنگ　　اوس کا ہر اک شئے میں ہے پاکیزہ رنگ
کن کے ایما سے کیا ہر جزو و کل　　نخل دنیا میں کہلے ہر گونہ گل
ہے کوئی باغ رسالت کا شجر　　ہے کوئی نخل ولایت کا ثمر
ہے کوئی شاخ نہال سروری　　ہے کوئی برگ درخت برتری
ہیں کہیں گل بلبل نالان کہیں　　ہیں کہیں سرو سہی کبکان کہیں
ہے کہیں نکہت کہیں لطف شمیم　　ہے کہیں غنچہ کہیں باد نسیم
ہیں کہیں بحر و جبل حیوان کہیں　　ہیں کہیں جن و پری انسان کہیں

| | |
|---|---|
| تخم تشبیہ سے کیا روشن کیے | پر بشر کو خاک مین جلوے دیے |
| تھا وہ بالا رتبۂ انسان ہوا | عرش تک اوسکو رسا حق نے کیا |
| صانع مطلق ہے بیشک کبریا | ہو سکے کیا مصنوع سے اوسکی ثنا |

## غزل

| | |
|---|---|
| عجب عالم ہے ہر عالم مین شان کبریائی کا | کہ دکھلایا ہے خود حق نے تماشا خود نمائی کا |
| خدا نے خود نمائی مین خودی سے خود پسندی کی | خدائی مین جو خود بین ہو تو دعوی ہی خدائی کا |
| وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن | وہی خالق وہی رازق وہی مالک خدائی کا |
| نہوگی اوسکی کنہ مین رسا فکر رسا ہرگز | نہ ادراک بشر کو ہے وہان یارا رسائی کا |
| عیان ہین صورت ہر چیز مین نقش و نگار اوسکے | بنا نقشہ جدا گانہ ہے ہر شکل گدائی کا |

نہوتی کیسی یکتائی سخندانی مین ثاقب کو
کہ تعریف احد مین ہے محل وحدت سرائی کا

## قصیدہ

| | |
|---|---|
| اوج مضمون پر جو خورشید ثنا خشان ہوا | مطلع انوار ثاقب مطلع دیوان ہوا |
| ہوگئی آمد مضامین عظیم الشان کی | طبع کو جو ذکر ذوالاجلال کا ارمان ہوا |
| جسنے دی ہے ہر سخن گو کو زبان ناطقہ | وہ سزاوار ستایش حمد کا شایان ہوا |
| اوسکے حسن وصف سے ہوتا ہے روشن ہر سخن | ضو فشان نور صفت سے جلوہ تبیان ہوا |
| اوسکی دانائی کا ہرگز کوئی دانستہ نہین | یہہ حقیقت ہے کہ مردانا یہان نادان ہوا |
| چونکہ بیچون ہی بیچون ہے بلا چون و چرا | بیچگون کی بیچگونی کا چگون فقدان ہوا |
| ہے ثبوت ذات یکتا قل ہو اللہ احد | شاہد توحید اللہ الصمد قرآن ہوا |

معرفت مین اعتراف عجز فناک اوسکو ہے — عارفو جو قدردان رتبۂ عرفان ہوا
کھل گئی امر فکان سے خوب اوسکی قدرت — جزو کل پیدا کن سے باسروسامان ہوا
کھنچ گئی جب اوسکی پرکار ارادت یک قلم — لوح پر قدرت کے قایم مرکز دوران ہوا
بےسبب اور بے وتد کے خیمۂ گردون کھنچا — فاصلہ افلاک مین باہم نہ بارکان ہوا
آسمانون کے دوایر مین ہے دور قدرتی — مستقر ارضی کرہ پر عالم امکان ہوا
چرخ پر راس و ذنب سے ہے گمان ثعبتین کا — عقرب گردون کے بھی وسواس سے خلجان ہوا
ہین ثوابت اور سیارون سے روشن آسمان — زینت عرش برین زیب زمین انسان ہوا
خاکساری سے تو پستی مین زمین کو ہے سکون — چرخ گردون سربلندی سے ہے سرگردان ہوا
آگئے چکر مین دور تاب سے شمس و قمر — منتقل انوار پر حسن رخ خوبان ہوا
ہین کہین حور و ملایک ہین کہین جن و پری — ہے کہین نوع بشر مطلق کہین حیوان ہوا
اوسکی بحر صنع مین کیا ہو سکے غوطہ زنی — قطرۂ ناچیز سے دریای بےپایان ہوا
آب و آتش باد و گل کا اختلاط باہمی — باوجود ضد بجود حکمت یزدان ہوا
لعل احمر کو نکالا اوس نے بطن سنگ سے — گوہر غلطان صدف مین قطرۂ نیسان ہوا
ہوگیا پھر دل بلبل شرارہ گل کہین — اخگر سوز و تپش افزا کہین ریحان ہوا
دوزخ سوزان مین بھڑکا شعلۂ قہر و غضب — بےخزان باغ جنان خوش منظر رضوان ہوا
عشوۂ ناز قضا سے ہے قدر انداز پر — کیون نہو نازان ادا کا اوسکے جو قربان ہوا
کنہ باری مین کسی ڈہب سے کوئی پہونچا پھر — نارسائی سے تو ادراک خرد حیران ہوا
نیستی مین دولت ہستی عطا کی خلق کو — خالق اکبر کا یہہ مخلوق پر احسان ہوا
بھر دیا گو دامن ایجاد عالم کو بہت — پر نہ خالی مبدء فیاض کا دامان ہوا

ای خداوند جہان جس پہ ہوا تو مہربان — پہر کبھی اوسکو نہ تیرے فضل کا حرمان ہوا
یہہ ترا اظہارِ قدرت ہی کہ حسن عشق سے — ہے کوئی جانباز کوئی دلبر و جانان ہوا
ہے تو علام الغیوب واقف سر نہان — مختفی تجھسے نہ کوئی ظاہر و پنہان ہوا
ہو گئی تیری توجہ جب اصولِ لطف پر — بے تکلف مشکل لاحل کا حل آسان ہوا
ہے ترا نام معظم دافعِ درد و بلا — راحت روح و سرورِ قلب و حرزِ جان ہوا
کیون ہو اے شافی مطلق علیلون کو شفا — شربت رحمت ترا ہر درد کا درمان ہوا

حق نما ہے یہہ کلام ثاقب معجز بیان
حجت ہر فلسفی پر ناطق و برہان ہوا

ہے شکر خداوند تعالے اعلے — انسان کو دئے مرتبے بالا بالا
خلقت مین نبیون نے فضیلت پائی — ہین مرسلون مین سید والا والا

ہے بیانِ نعتِ احمدؐ سے زبان ممنون تر
ثبت اوصاف محمدؐ سے قلم مشکور ہے

نعت سرور کائنات شان پاک لولاک لما خلقت الافلاک سی پیدا ہی اور تحفہ صلوٰۃ طیباۃ کا دلیل قوی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی نذر سلطان المشرقین سید الثقلین کے ہو نازیبا ہی اور ہدیہ طیبات ذاکیات بوجہہ معقول اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول نیاز سید الانبیا رسند الاصفیا مین دنیا بجا ہی رسول خدا مقبول خدا ہے

الصلوٰۃ علے بشیرنا — والسلام علے نذیرنا

اے مظہر کبیر یا علیک الصلوٰۃ — اے سرور انبیا علیک الصلوٰہ
اے خاتم مرسلین علیک التسلیم — اے رہبر اولیا علیک الصلوٰۃ

## ابیات

ہیں محمد دُرّۃ التاج کرم　　ہیں محمد صاحب عز و حشم

ہیں محمد رحمۃ للعالمین　　ہیں محمد راحت العاشقین

ہیں محمد رہبر کون و مکان　　ہیں محمد سرور ہر دو جہان

ہیں محمد مظہر نور خدا　　ہیں محمد زینت ارض و سما

## غزل

جو مصروف ثنا مشغول نعت مصطفےٰ ہوگا　　وہ موصوف خدا مقبول ذات کبریا ہوگا

سخندانو لکھے گا جو سخندان مدحت احمد　　تو اوس کا فہم موزون اوج مضمون رسا ہوگا

تصدق ہونگے خاصان الٰہی جان ہی اوپر　　جو محبوب خدا کے عشق میں دلسے فدا ہوگا

یکایک ہوگا خورشید قیامت سرد خجلت سے　　وہان جب آفتاب مرحمت جلوہ نما ہوگا

کرینگے انبیا تکرار نفسی روز محشر میں　　فقط اک امتی کہنے کو ختم الانبیا ہوگا

خدا مجھ ناتوان کو کوچۂ احمد میں پہونچائے　　مریض درد عصیان کا وہی دار الشفا ہوگا

ہیں ہم عاصیون کو وحشت روز جزا ثاقب
شفاعت کو ہماری حشر میں خیر الورا ہوگا

خوشا احتشام خیر الانام کہ حکمران اقلیم وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کے ہوئے اور مسند نشین سریر خاتم الانبیا والمرسلین کے ہوئے۔

ہیں شجاعت میں وہ بیشک بےنظیر　　ہیں سپہر عدل کے بدر منیر

ہیں خدیو کشور جود و سخا　　ہیں نگین خاتم لطف و عطا

موجب تنزیل قرآن مجید　　باعث تکمیل فرقان حمید

| | |
|---|---|
| رافعِ احکام دین شاہِ ہدا | ناسخِ ادیان نبئے کبریا |
| کیا بیان ہو وصف سلطانِ زمن | ہے ثناخوان اوسکا ربِّ ذوالمنن |

کیا شان شہنشاہِ دوجہان کہ قیصران دوران محکوم فرمان رہے اور خاقانِ زمان غلامانِ غلامان رہے ایسا بادشاہ عالیجاہ دیکھا نہ سنا کہ جسکے اصحاب باصفا تھے اور احباب بے ریا تھے —

ہو نہین سکتی بیان تعریفِ اصحابِ رسول
خلق مین توصیف احبابِ نبی مشہور ہے

صفات اصحاب سرورِ کائنات کی لاتعد و لاتحصے ہین اور تعریفات احباب پیغمبر عالی درجات کی لاتحد و لاانتہا ہین کہ پیشگاہ ملک الجبار سے خطاب مستطاب اشداء علی الکفار کا پایا اور احمدِ مختار نے اونکی شان درخشان مین اصحابی کالنجوم فرمایا

غزل

| | |
|---|---|
| مرشدِ عالم ہین اصحابِ رسول | پیشوائے دین ہین احبابِ رسول |
| اشرف و اعلیٰ ہین اصحابِ کبار | سب سے افضل ہین مگر یہہ چار یار |
| ایک ہین صدیق اکبر باکرم | نائب احمد امام محتشم |
| دوسرے فاروق اعظم نامدار | ہین شجاع و عادل و عالی وقار |
| تیسرے سلطان دین عثمان ہین | فخر شاہان جامع قرآن ہین |
| ہین چہارم شہسوار لافتا | شیر حق حضرت علی مرتضے |
| حق تعالیٰ نے عجب رتبہ کیا اصحاب کا | خوش لقب احباب احمد کو دیا اصحاب کا |
| اونکے پرتو سے ہوئی ہے روشنی دین کی فزون | واہ وا کیسا تھا نور پر ضیا اصحاب کا |

مال و جان کو اپنے وہ کرتے تھے احمد پر نثار
ہو منافق سے نہ اصحاب کا ہرگز اتباع
وہ ہو فیضان اصحاب نبی کی مستفیض

حوصلہ یہہ دیکھتا تھا کبریا اصحاب کا
تابع فرمان رہیگا بے ریا اصحاب کا
قاعدہ جیسے طریقت میں لیا اصحاب کا

کیا بیان ہو ہمسے ای ثاقب صحابہ کی صفت
وصف خود کرتے ہیں شاہ انبیاء اصحاب کا

محمد عربی کو جناب ایزدی سے خطاب یٰسین موید آیا احمد ہاشمی ہوئے نبی معظم سے لقب سید پایا آل اطہار سید ابرار شرف ساداتی سے ممتاز ہے کسی خاندان عالیشان کا نہ ایسا ذاتی اعزاز ہے

اہل بیت مصطفےٰ کا وصف کرتا ہی خدا
کر سکے تعریف اونکی کسکا یہہ مقدور ہی

منقبت آل اطہار کلام پروردگار إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ سے ابین من الامس ہے اور مدحت اولاد سید ابرار حدیث احمد مختار لکن مودۃ اولادی سے اظہر من الشمس ہے نہ زبان کو یارا کہ مناقب اہل بیت نبوت کو میزان تقریر میں تلوائے اور نہ قلم کو چارا کہ مناصب رسالت کو میدان تحریر میں دکھلائے۔

فاطمہ ہیں بنت ختم الانبیاء
جان حسنین و نور الابصار علیؑ
ہیں ایمہ سرور دین متین

سیدہ ہیں وہ بتول پارسا
قرۃ العین پیمبر ہیں حسینؑ
برگزیدہ ہیں خدا کے بالیقین

ہیں حسنؑ لخت دل و جان نبی
حامی دین ہیں سرکوثر ہیں حسینؑ
مومنو سب زوجگان مصطفیٰ

امہات المومنین ہیں باصفا

مرتبہ جو اہل بیتِ مصطفےٰ کا ہو گیا
رتبہ وہ کس خاندانِ باصفا کا ہو گیا

آیتِ تطہیر ہے توصیف اہل بیت میں
پاک دل واقف رموزِ انّما کا ہو گیا

اوسکو کُھلجا سکے ہیں سرِّ حق حقیقت میں تمام
عارفو جو قدرداں آلِ عبا کا ہو گیا

جسنے کی ہے جان نثاری حُبِّ اہل بیت میں
مستحق وہ لطف و مہرِ کبریا کا ہو گیا

وہ حبیبِ رب ہوا جو ہی محبِّ اہل بیت
جو عدو اونکا ہی وہ دشمن خدا کا ہو گیا

لطف شاہی کا ہے مدّاح اہل بیت کو
منقبت خوان کو مزا حمد و ثنا کا ہو گیا

ہو گیا تعریفِ اہل بیت سے روشن سخن
نظمِ ثاقب میں عجب عالم ضیا کا ہو گیا

احمد کی جہاں مدح سرائی ہوگی
ایزد کی وہاں شان خدائی ہوگی

اوصافِ نبی کو جو سنے گا اوسپر
الطافِ الٰہی کی رسائی ہوگی

سبحان اللہ زہی شانِ عالیجاہ شہنشاہ دوجہان پشت پناہ بیکسان باعثِ تخلیقِ مخلوقات موجبِ تصدیقِ موجودات کاشفِ دقائق واقفِ حقائق ہادیٔ دینِ متین بانیٔ شرعِ مبین گوہرِ درجِ رسالت نیّرِ برجِ نبوّت لامعِ ظہورِ ولایت ساطعِ نورِ ہدایت قاطعِ جہالت دافعِ ضلالت گلِ گلستانِ رحمت بلبلِ بوستانِ وحدت شمعِ شبستانِ کبریائی چراغِ ایوانِ رہنمائی سرورِ کونین رہبرِ دارین شگوفۂ بینش نتیجۂ آفرینش حبیبِ جلیلِ ذوالجلال دلیلِ سبیلِ فضل و کمال نورالانوارِ احدیت ظہورالاظہارِ صمدیت مسندِ حقیقت بدرِ معرفت مرشدِ طریقت موجدِ شریعت امیرِ محتشم بشیرِ محترم شفیعِ امم رفیعِ شیم عالی علم والاہمم شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ کہف الوریٰ نورالہدیٰ سے رسولِ خدا نبیِ کبریا احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفےٰ مکرم و معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہم شان نبی کوئی پیمبر نہ ہوا ۔ ہم شکل محمد کوئی خوشتر نہ ہوا
محبوب خدا کا نہیں ہم وصف کوئی ۔ القصہ کوئی آپکا ہمسر نہ ہوا

اے مومنو جب نام نامی اور اسم گرامی حضرت محمد مصطفےٰ فخر انبیا شرف اولیا علیہ التحیۃ والثنا کا پڑھو یا سنو تو درود نا محدود اوپر بھیجو غافل نہو

اَلصَّلوٰۃُ عَلیٰ نَبِیِّنَا * وَالسَّلَامُ عَلیٰ نَذِیْرِنَا

بلبل کو ورد نام نبی ہر سخن میں ہے ۔ صلِّ علےٰ گلوں کی زبان پر چمن میں ہے
شمس و قمر میں ہے رخ پر نور کی ضیا ۔ نکہت شمیم زلف سے مشک ختن میں ہے
دانتوں کی موتیوں میں سپیدی ہے آبدار ۔ سرخی لبوں کی خوبی لعل یمن میں ہے
نزہت ہے گلبدن میں بہار جمال سے ۔ زینت لباس حسن کی گل پیرہن میں ہے
باتیں حضور کی تو شگفتہ ہیں پھول سی ۔ ہرگز نبات یہ کسی غنچہ دہن میں ہے
انداز ناز آپکا نازاں ہے اسلئے ۔ اعجاز ہر ادا میں نزاکت بدن میں ہے
ذیشان تیری شان سے عرش بریں ہوا ۔ برتر ترا النشان یہہ چرخ کہن میں ہے
بہر ظہور ذات خدا نور آپ کا ۔ بحر و سپہر و کوہ و زمین و زمن میں ہے
عالم پہ مرحمت ہے جہان میں ہے منزلت ۔ یہہ رحمت و جلال شہ ذوالمنن میں ہے
کیا ہو بیان عشق حبیب الہ کا ۔ راز و نیاز عاشقی پنہان علن میں ہے
حالت مریض ہجر کی اب کچھ نہ پوچھیے ۔ رکتا ہے دم سسکتی ہے جان دل محن میں ہے
ہو غیرت قمر سے جنازہ پہ کی نظر ۔ عالم شعاع مہر کا تار کفن میں ہے

روشن زبان ثاقب مداح کیوں نہو
نور ثنا کلام ظہور حسن میں ہے

سال مبارک فال حبیب خدا محمد مصطفےٰ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معلوم رکھنا اور اپنے نقد اعمال کو اوس سی پرکھنا باعث سعادت دارین کا ہی اور موجب برکت کونین کا ہے خوب ہی یہہ منزلت عند ذکر اولیاء اللہ تنزل الرحمۃ یعنی ذکر اولیا اللہ مین رحمت نازل ہوتی ہے پس ذکر سید الانبیا مین رحمت زیادہ کامل ہوتی ہے یہہ ہے ارشاد رب کریم قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۝ یعنی کہدے اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہو تاکہ خدا تمکو دوست رکھے اور تمہارے گناہ بخشدے اور بہت بخشنے والا رحمان ہے نہایت مہربان ہی حق سبحانہ نے مدحت اپنے محبوب کی اور صفت اپنے مطلوب کی اسمائے حسنیٰ سے فرمائی یہہ توصیف کسیکی نہین پائی اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائے صفات الٰہی سے موصوف ہین مگر بعض اون مین سے بالخصوص معروف ہین کوئی نور مانند اونکے نور کے اور کوئی ظہور مثل اونکے ظہور کے نہین اور نہ ہم شبیہ اونکا کوئی پایا کہین آپ تمامی اشیا کے واقف ہین اسرار خدا کے کاشف ہین اوصاف سید السادات بالاعتراف بسیط ہین صفات علوم ظاہر و باطن اول و آخر اوسکے محیط ہین ۔

| | |
|---|---|
| بشر سے ہو ان کیا وصف ہائے محمد | کہ کرتا ہے خود حق ثنائے محمد |
| اگر کوئی چشم حقیقت سی دیکھے | نظر آئے ہر سو ضیائے محمد |
| محمد کی مرضی ہے مرضئ حق مین | رضائے خدا ہے رضائے محمد |
| جہان جان و دل سی ہو قربان اوسپر | دل و جان سے ہو جو فدائے محمد |
| در مصطفائی ہے فیض الٰہی | شہنشاہ ہے ہر گدائے محمد |

وہ ہو مثل موسیٰ کی محوِ تجلی
نہ کھل الجواھر ہی آ سئے نظر مین
نہ ڈر اوسکو خورشیدِ محشر کا ہو گا

جو دیکھے رخ خوشنمائے محمدؐ
ہو آنکھون مین گر خاکِ پائے محمدؐ
جو آئیگا زیر لوائے محمدؐ

عجب لطف افزا ہین عالم مین ثاقب
عنایات مہر و وفائے محمدؐ

خوب ذوق و شوق مین محو بیان ہے دل مرا
طور سینہ ہی تجلی داستانِ نور ہی

کاشفانِ دقائق اور واقفانِ حقائق نے نور حقیقت کو دیدار طریقت سے یون چمکایا کہ جناب احدیت نے شان ربوبیت ہی واسطے اظہار ذات با صفات اپنی کی اپنے پرتو کو جلوہ گر فرمایا اور کئی ہزار برس پیشتر وجود جمیع کائنات سے نور وافر السرور حضرت خیر البشر صاحب الظفر سرور محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کر میدان قربت مین رکھا اور وہ نور پاک ایک مدت تک طایف رہا پہر سجدہ کیلیئے مامور ہوا او تسبیح و تہلیلِ معبود مطلق سے ماجور ہوا اور اوس سے ظہور تجلیات کا بڑھتا تھا اور وہ جلوہ گری لمعات کی کرتا تھا ۔

محمدؐ کا یہ ہے نور تجلّی
عیان ہر سو تجلّی نبی ہے
چمک جاتا ہی وہ لمحہ جہاں مین
ہین دیکھا جمالِ ضو فشان کو
جو دکھلائی وہ مجکو اپنا جلوہ

کہ ہر عالم ہے معمورِ تجلّی
ہوئی ہے خلق مشکورِ تجلّی
جو ہو جاتا ہے منظورِ تجلّی
مری آنکھین ہین مسحورِ تجلّی
تو سینہ ہو مرا طورِ تجلّی

تجلی تھی وہ جو روئے روشن — مہ و خور گواہ ہین مشہور تجلی
گھٹایا برق کی تابش کو اوسنے — بڑھایا حسن مقدور تجلی
بنا جب نور او سکا خلد تنویر — تو اوسکی ضو بنی حور تجلی
ہوئی پرتو سے اوسکی زندہ مردی — جلا دینا ہے دستور تجلی
خوشی سے گل ہین پہولے نہ سماتے — صبا کرتی ہے مسرور تجلی

زبان ثاقب کی تفسیر ضیا ہے
سخن مین ہے جو مذکور تجلی

قادر قدیر نے اوس نور پر تنویر سے چار حصہ لیئے اور اونکو اس طرح پر جلوہ دی
دے کہ ایک سے عرش اور دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتہے سے قلم بنایا اور
اپنی قدرتی صنعتون کا تماشا دکہلایا اپنے حبیب کی محبت کا اظہار کیا اور قلم احکام
رقم کو حکم دیا کہ اے قلم فرما بر ساق عرش و ابواب بہشت اور اوراق و قباب و
خیام جنت پر رقم کر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ چنانچہ خامہ فیجاہ
حسب فرمان ایزد منان رقم طراز ہوا بعد اوسکے تحریر کیا جو کچہ قیامت تک شدنی
تہا پہر نسبت آدم کی حکم آیا صاف تحریر پایا کہ جو فرمان برداری جناب باری کی کرے گا
وہ خلد برین مین جانشین ہوگا اور جو نافرمان رہیگا وہ دوزخ کے عذاب الیم سے
نہ بچیگا جبکہ قلم فرمان رقم نسبت تمامی امتون کے عیسی ابن مریم تک امر خدا کو لکہہ چکا
تو نوبت امت محمدی پر سر اوسکا جہکا جب اوسنے تخویف سقر کو بخطر لکہنا چاہا تو
فوراً اوسکو خطاب پر عتاب پہونچا تادب یا قلم تادب یا قلم یعنی ادب کر
اے قلم ادب کر اے قلم اوسکو سنکر رنگ قلم کا فق ہوگیا بلکہ وہ شق ہوگیا ہزار برس تک وہ

کا پتنار ہا کچھہ نہ لکھہ سکا بعدہ دست قدرت ربُّ العزت سے اوس مین نقط لگا اور
اوسکو حکم ہوا کہ کر رقم اُمَّتُہٗ مُذْنِبَۃٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ بحق حبیبہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَآلِہٖ وَسَلَّمَ - یعنی یہہ امت گنہگار ہے اوس کا بخشنے والا غفار ہے بحق حبیب
خداوند عالم اور بطفیل محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم واہ واصل علی کیا مرتبہ جناب مصطفی
کا ہے کہ اونکی اُمت مرحومہ یہ فضل وکرم حضرت کبریا کا ہے اُمّت خاتم الرسالت
نے کیسا مرتبہ علویت پایا کہ جسکی فضیلت مین کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ آیا
اور جو کمالات جدا جدا اور امتون کو خدا نے عطا کئے وہ جملہ یکجا امت محمدی کو دئے
آپ بہترین اولاد آدم ہین اور آپکے امتیان افضل ترین اُمم ہین آپ پر ہزار جان سے
نثار ہونا بجا ہے اور آپکا فرمان بردار رہنا نہایت اولیٰ ہے - آپ محبوب خدا ہین مرغوب انبیا ہین

| | |
|---|---|
| - اے دوست ہی خدا و محمد مین دوستی | یہہ قربت ومحبت ولطف وودادہی |
| نام احد جدا ہین احمد کے نام سے | پردہ اوٹھا کے دیکھہ لے کیا اتحاد ہی |

جب خالق اکبر نے نور پیغمبر سے کرسی معظم لوح وقلم عرش برین آسمان وزمین کو ہیلایا
اور اپنی قدرت کی تجلیات کو چمکایا اور ہر ایک کے طبقات جدا گانہ ترتیب دئے اور
رہنے کو جماعت ہائے مخلوقات کے مقرر بتہذیب کئے تو ایسا ظہور نور ہوا کہ جس سے
رات دن کا ظہور ہوا پہر فرمان واجب الاذعان رب جلیل کا جبرئیل ع کو پہونچا کہ اک
مشت خاک جائے پاک سے جو مقام تربت خیر الانام کا ہے لا اور اوسکو نور پاک کے
ساتھہ ملا چنانچہ روح الامین حسب الارشاد رب العالمین خاک کو لائے اوسی جلوی
نور پاک کے پائے اور خمیر اوسکا آب تسنیم مین ہوا اور اوسکو بشکل گوہر انور کے
بنا کر انہار جنت پر بہار مین غوطہ دیا اور اوسکو وہ دریا پر ظاہر کیا اس اظہار سے

قبل پیدایش شناخت صرور کائنات کا خوب موقع ملا حدیث مین آیا نبی نے فرمایا
کہ مین اسوقت مین پیغمبر تھا کہ جسم آدم پانی اور مٹی مین مخمر تھا اللہ تعالے
جل علٰے نے پہلے پیغمبری محمد عربی کو دی اوّل پیدا نور حضور ہوا گو آخر مین آپ
کا ظہور ہوا نور نبی مظہر ذات غنی ہے ظہور احمد ہاشمی مصدر صفات مصطفی ہے
تمام کائنات مین وہ جلوہ گر ہے اور جمیع مخلوقات مین اوسکا لمعۂ نور ہے

منظور جب شکور کو اپنا ہوا ظہور
خود اپنے نور سے کیا پیدا نبی کا نور
اوس نور ضو فشان سے ضیا کا ہوا وفور
وہ نور شان حق سے ہوا لمعۂ سرور

تو یہ قدرتی ہے جو وہ جلوہ گر ہوا
اظہار ذات رب کا تو مد نظر ہوا

اللہ رے وہ نور رہا ظلمتون سے دور
لمعات قرب حق سے ہوا ہر وہ نور نور
پیش حضور وہ ہوا ممتاز و ذی شعور
تسبیح مین رہا کیا تہلیل پر عبور

خالق نے جبکہ اوس سے اوٹھایا حجاب کو
پہچانا رمز کن سے رسالت مآب کو

نور نبی تجلی نور قدم بنا
پرتو فزا سے جلوۂ ناز و نعم بنا
اوسکے جو شعشعون سے فروغ حشم بنا
تو عرش و فرش و کرسی و لوح و قلم بنا

احمد کے دائرہ مین احد کا ظہور ہے
احمد کا میم نقطۂ نور غفور ہے

نور قدس سے نوری و قدسی ہوئی ملاک
قایم ہوا ہے اوسکی شعاعون پہ نہ فلک
افلاک مین سما گئی اوسکی نئی چمک
اوسکی چمک سے چرخ پہ تارونکی ہے جھلک

کیا خوب روشنی رخ شمس و قمر مین ہی
اظہار روز و شب کو وہ شام و سحر مین ہے

ہے سلک نور عقد ثریا ئے خوش خطاب
مریخ نیزہ باز فلک پر ہے نوریاب

زہرہ و مشتری کی بنی خوب آب و تاب
روشن زحل ہی گو ہی نحوست مین لاجواب

انشائے ضو سے اوسکے عطارد دبیر ہے
پیر فلک کا قطب تو روشن ضمیر ہے

قندیل نور تاب سے تابان ہی لامکان
مشعل ہے آفرینش عالم کی ضوفشان

روشن ہوئی ہی شمع شبستان کون و کان
ضو کی چراغ ضنع سے ہی لو لگی عیان

تابش ہین لالٹین مکان فضا کی ہے
لمعات سے رضا کی ضیا دو سرا کی ہے

وہ نور نور حق سے جو پر تو فزا ہوا
نورانیون مین لمعۂ زینت نما ہوا

سامان ظہور خلق کا پہر جا بجا ہوا
روحانیون مین جلوۂ روشن لقا ہوا

اوسکی تجلیان جو ضیا بار ہو گئین
ارواح پاک مطلع انوار ہو گئین

پرتو سے اوسکے خوش ہوئین ارواح انبیا
طلعت سی اوسکی قالب خاکی مین ہی ضیا

جان جہان کو اوسی عجب جلوہ ہی دیا
پرنور اوسنے عالم ایجاد کو کیا

الحمد کا نور صنعت رب العلامین سے ہے
قدرت خدا کی شان رسول خدا مین ہے

نور محمدی سے جو پیدا ہوئی زمین
خالق نے اوسکو رتبے دی برتر و مبین

داخل ہے نور جوہر ارضی مین بالیقین
اکسیر ہی ہے خاک سے اوسکی اثر گزین
مخلوق ہین اگرچہ زمین خاکسار ہے
لیکن ظہور نور سے عالی وقار ہے

اوس نور سے پہاڑون کی یہ بند وبست ہین
پستی سی ہین بلند بلندی کی پست ہین
بے پا ہین سوزناک ہین اہل نشست ہین
سنگین دلی سے اپنی وہ سختی پرست ہین
پھر جہان پناہ خداداد ہین جبال
اسباب استواری کے اوتاد ہین جبال

اوسکی ہوا ہوا ہین جو قدرت نما ہوئی
بے بال و پر جہان مین پران ہوا ہوئی
شایستگی سے خوب سکر و صبا ہوئی
چلنے لگی نسیم صبا جب ہوا ہوئی
باد سموم کا تو غضب سینہ چاک ہے
جھونکون سے سربسر صرصر یہ خاک ہے

چشمہ سے نور پاک کے دریا ہوئے روان
لہرین خوب بحر فنکی موجین ہوئین عیان
پایان بحر اعظم عالم کا ہے کہان
اوسکے نہ عرض و طول و عمق کا ملا نشان
طوفان کے ہر طریق سے گو وار ہوتے ہین
بیڑ ڈوبتے اچھلتے بہت پار ہوتے ہین

نزہت بہار نور سے خلد برین مین ہے
کثرت طراوتون کی جنان حسین مین ہے
نعمت نشاط جنت عشرت گزین مین ہے
رحمت بہشت ہشت بشارت قرین مین ہے
دار القرار جنتی بہیت المرام ہے
مستوجب سلامتی دار السلام ہے

دریائے نور عدل میں نہر ینکا سی کفیل
ہے اوسکی آبیاری کی جنت میں یہ دلیل

جاری ہی رہینگی کوثر و تسنیم و سلسبیل
شاداب ہون میں خلد کا کوئی نہیں عدیل

باغ جنان میں جنتی آرام پائینگے
لطف بہار خلد بہشتی اوٹھائینگے

فردوس کے حسینوں میں احسن ہی حسن نور
رضوان کا کاروبار تجمل سے ہے پُر سرور

غلمان ہیں جمیل ہے اجمل جمال حور
ہر شکل تحویوں سے ہے تزئین میں ضرور

جنت کے ہر مکان میں تعمیر نور ہے
قصر جنان عمارتون میں بے قصور ہے

سامان نور جب کہ گلستان میں ہوگیا
ایجاد نو حدیقۂ امکان میں ہوگیا

دور بہار گلشن دوران میں ہوگیا
رونق فزا وہ روضۂ رضوان میں ہوگیا

گلزار میں ہیں نزہتیں نور رسول کی
ہیں بوستان میں نکہتیں اوسکی اصول کی

ہے نور مصطفائی سے سرسبز ہر شجر
ہر رنگ و بو میں ہے وہی ہر گل میں جلوہ گر

ہر شاخ و برگ میں ہے اوسی نور کا اثر
اوسکا ہی خوشہ چین ہی ہر خوشۂ ثمر

اوس نور سے ہی باغ جہان باغ باغ ہے
گلشن میں عندلیب بھی روشن دماغ ہے

تازہ بہار نور سے ہے رونق چمن
جوبن پہ ہیں نرگس و نسرین و نسترن

پھیلی ہے خوب ہر گل تر کی نئی پھبن
ہے یاسمین شگفتہ کھلیں سوسن و سمن

غنچونکی بستگی سے ہے دروں بستہ نور ہے

پہولون کی ہے شگفتگی اوسکے ظہور سے

اوسکے ہی قہقہے سے اوڑی طرح جابجا — کرتے ہین خوب چہچہے مرغانِ خوش نوا
کیسے طیندا وڑتے ہین طیار پر کشا — کیا بولتے ہین طوطیان کرتے ہین واہ وا

پروازیان پرون سے پرندونکی تیز ہین
بازو بہی طائرون کے بہت زود خیز ہین

خوشبو ہے اوسکی عنبر سارا مین سربسر — مشک ختن اوسی سے مہکتا ہے بیخطر
ہین عود و زعفران مشک بو خو بتر — کافور مین ہے تازگی نور کا اثر

اوسکی شمیم سے معطر مشام ہے
نکہت سے ہے آسمان پہ دماغِ انام ہی

ہے گوہر صفا مین اوسی نور کی جلا — ہین سرخ رو اوسی سے ہی لعل بے بہا
خوش رنگ و خوش جمال ہین یاقوت خوشنما — فیروزۂ و زہرد و مرجان ہین باصفا

جلوے سے جو اوسکے مایۂ تزئین بنگئے
پتہر بہی تو جواہر رنگین وہ بنگئے

اوس نور پاک سے ہوا امکانکا انتظام — اوسکا حدوث مین ہوا قدرت سے اہتمام
ہر چیز مین وہی ہے ہنین اسمین کچہہ کلام — ثاقب ہوا ظہور سے اپنے وہ نیکنام

مقبل تو اوسکا پایگا راحت ثواب سے
منکر کو اوسکے ہوگی نہ مہلت عذاب سے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ خدائے واحد نے یکدرخت چار شاخہ پیدا کیا اور اوسکا نام شجرة الیقین رکہا اور نور معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو پردۂ گوہر صفا مین بشکل طاؤس

بناکر اوسپر بٹھلایا اور وہ ستر ہزار برس تک تسبیح مین رہا پھر آئینہ حیا کا پیدا کیا
اور اوسکے آگے رکھا جب اوسنے اپنی صورت پُر زینت کو جمیل وشکیل پایا تو وہ
خدا سے حیا کر کے سر بسجدہ ہوا اور اوسنے معبود مطلق کو پانچ سجدے کیئے اور
وہ اوسپر فرض موقت ہوے چنانچہ رسول خدا اور اونکی امت باصفا کو حکم نماز
پنجگانہ کا ہوا جبکہ نور حضور بغرض ظہور ذات سرمدی بمصداق اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ
نُوْرِیْ ماقبل جملہ مخلوقات ماسبق تمامی کائنات کے پیدا ہوا تو نشان سایر مکنونات
علوی وسفلی اوس نور پُر تجلی اور جوہر منجلی سے ہویدا ہوا اور اللہ تعالے نے جل علا نے نماز کو
ہو بہو بصورت احمدؐ خوشخو کے مقرر فرمایا کہ قیام الف کی شکل اور رکوع حے کی مثل اور
سجدہ مانند میم خوش جمال اور نشست بہ شبیہ دال اور خالق بے نیاز نے انسان خوش
انداز کو ہر سو بہ ہیئت لفظ محمدؐ خوشخو پیدا کیا۔ سر بشان میم مدور دونون ہاتھ بشان
حائے خوشتر اور شکم بجو میم ثانی اور دو پا مثال دال قدردانی کوئی کا قیاس ہیئت
کذائی سے جلا پا نہ جائیگا۔ نقشہ تبادل پائیگا۔

نبی کے نور کی جلوہ گری ہے — اوسی کی خلق مین ضو گستری ہے
جہان پُر نور ہے نور نبی سے — عجب تر اوسکی شان انوری ہے
تجلی مین ہے بالا عرش اعلا — عروج نور کی یہہ برتری ہے
شعاع نور انور سے منور — فلک پر آفتاب خاوری ہے
چمکتے ہین ستارے آسمان پر — محیط نور چرخ چنبری ہے
ضیا لے حضرت انسان سے ضو یاب — ملک ہے حور ہے جن ہے پری ہے
کیا پرتو سے اپنے مجو سب کو — یہہ اوسکا خوب طرز دلبری ہے

| بهلا پهر کسکو اوسکی همسری هی | | هوئے سب نور احمدؐ سے سرافراز |
|---|---|---|
| | مرقع هے یهه نظم نور ثاقب<br>سخنور خاص اسکا جوهری هے | |

مروی هے که جب نور پاک صاحب لولاک کا پیدا هوا اور اوس سے پرتو انبیا علیهم السلام کا هویدا هوا تو بامر الهی حضرت نے اون انوار پر نظر فرمائی نور محمدی نے اپنی شعاعون مین اون نورون کو چهپا لیا انبیا علیهم السلام نے جناب باری مین عرض کیا که ای خالق اکبر یهه کسکا نور انور هے که جسنے همارے نورونکو پوشیده کر دیا خدا نے یهه ارشاد کیا که یهه نور درخشنده مهر وماه کا هے یعنی محمدؐ ابن عبد الله کا هے اگر تم اوسپر ایمان لاؤ گے تو میرے حکم سے مرتبے نبوت کے پاؤ گے سب نے کها که اے بار خدا هم اوس پر اور اوسکی نبوت پر ایمان لائے رب العزت نے سبکو اپنے شاهد رهنے کے مژدے سنائے چنانچه یهه مقال هے که قول قادر ذو الجلال اسی معنی پر دال هے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ الاٰیه پس رسول خدا سرور سرور هین نبی الانبیا هین اور یهه معنی آخرت مین ظهور پذیر هونگے که جمله انبیا علیهم السلام تحت لوائے رسول قدیر هونگے الغرض نور محمدی سرمایه سرمدی مظهر جلوهٔ خدا الصورت گوهر باصفا قبل تخلیق کالبد آدم علیه التحیة والثناء تا چند مدت بطور قندیل زیر ساق عرش معلا معلق رها جبکه قالب خاکی آدم علیه السلام باهتمام تمام مرتب هوا اور به تهذیب خوش انجام مهذب هوا تو کارپردازان قضا و قدر نے اوس نور پر سرور کو پیشانی نورانی آدم مین امانت رکها تمام جسد آدم لمعانی هوا یهه روایت معتبر هے که جب اوس نور نے ستر هزار سال تسبیح کهی تب خالق نے

اوس سے ارواح طیبۂ انبیا کو پیدا فرمایا اور اون سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہلایا پہر خدا نے ایک قندیل عقیق سُرخ کی صاف وشفاف بنائی اور وہ صورت پُر زینت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دنیا مین تہی اوسی قندیل مین مزیّن فرمائی تمامی روحون نے اوسکے طواف کی راہ لی اور ستّر ہزار برس تک تسبیح وتہلیل کی جب حق تعالے نے اوس نور کی طرف دیکہا تو وہ پسینہ پسینا ہوا عرق سر سے ملک عرق رخ انور سے فلک اور عرش وکرسی لوح قلم چاند سورج تارے آسمانوںکے درمیانی سارے اور عرق سینہ سے انبیا اولیا عُلَما شُہدا صُلحا اور عرق ابرو سے سب اہل ایمان باصفا اور کانون کے عرق سے ارواح مجوس ویہود ونصارا اور پشت کے عرق سے بیت المعمور پُر نور بیت المقدس کعبہ اقدس زمین مساجد زیبا اور پانون کے عرق سے پورب پچہم اور جو اوسمین ہے بلا بیش وکم پیدا ہوئے زہے شان حبیب یزدان کہ صاحبدلان ہزاران دل وجان سرور خوبان پر شیدا ہوئے ۔

ایدل اگر حبیب الٰہی پر آئے دل
رنگین ہوا ہے رنگ تعشق سے دل مرا
یکجائی عشق مین دل عاشق کی ہے بجا
لطف خدا وہ دل سکے لگا ہین پائیگا
عُشاق اوسکے عشق مین باہم نثار ہین
بالون سی عشق مین ہہین بنتی ہے کوئی بات
مرغوب دلکو ہین شہ خوبان کی خوبیان

دلہا سئے شیفتہ مین ہر قشنو ونمائی دل
اس رنگ مین ہی دیکہیے کیا رنگ لائی دل
بیجا ہوجا بجا کہین گر آئے جائے دل
محبوب کبریا سے جو اپنا لگائے دل
دل تو فدائی جان ہی جان ہی فدائی دل
بن آگئی نہ بات نہ باتین بنائے دل
صَلِّ علٰی ہی صَلِّ علٰی ہی صدائے دل

| | |
|---|---|
| اے دل انوار آپکو روشن ہے دل کا راز | کیا حال پُر ملال کو اپنے سنائے دل |
| یارب وصالِ دلبرِ یکتا سے شاد کر | صدمے مفارقت کی کہانتک اوٹہائے دل |
| زندہ دلی ہو زندگئی مستعار مین | گر مردہ دل کا فخر مسیحا جلائے دل |

ثاقب تپاک قلب ہے ہولِ گناہ سے
تسکین ہو مفرحِ بخشش جو پائے دل

جب خالق انام نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اونکو کنیت مین ابو محمدؐ لقب دیا اور جو غلطی اونسے وقوع مین آئی تو اونہون نے بوسیلہ محمد نبی اوس گناہ کی خدا سے معافی چاہی خدا نے فرمایا کہ اے آدم ابو الانبیا تو نے محمدؐ کو کیونکر جانا اور کیسے پہچانا آدم نے یہہ عرض کیا کہ اے کبریا جسوقت تو نے مجھکو پیدا کیا اور ہوش دیا تو مین نے ساق عرش اور ابواب بہشت پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکہا پایا تو فوراً میرے خیال مین آیا کہ محمدؐ بہترین خلایق ہے اور تیرے نزدیک وہ بہت فایق ہے کہ نام نامی اوسکا تیرے اسم گرامی کے ساتھہ تحریر ہے اس مین کسیکو کیا مجال تقریر ہے پس ندا آئی اور یہہ بشارت پائی کہ اے آدم اگرچہ وہ آخر پیغمبران ہوگا مگر افتخار جمیع مرسلان ہوگا اور تیری ذرّیت مین مراتب عالی پائیگا اور اپنی شان متعالی کہلائیگا تو اوسکا جدّ امجد ہوگا نام اوسکا آسمان پر احمدؐ اور زمین پر محمدؐ ہوگا اے آدم اگر مین اوسکو پیدا نکرتا تو زمین و آسمان کو ہویدا نکرتا اور تجھکو بطفیل اوسکے پیدا کیا اور تمامی مخلوقات کو اوسکے نور پُر تجلیات سے جلوہ دیا۔

| | |
|---|---|
| ہے باعثِ ظہورِ خدا ذات مصطفیٰ | فخرِ رسل محمدِ عالی جناب ہے |

| | |
|---|---|
| ایجاد کل ہوا ہے اوسیکے طفیل سے | کہا ہے تحیۃ جناب رسالتمآب نے |

## غزل

| | |
|---|---|
| اگر خلقت مصطفائی نہوتی | تو ظاہر خدا کی خدائی نہوتی |
| جو پیدا نہوتا نبی کچھ نہوتا | نہوتی خوشی خوشنمائی نہوتی |
| نہ آتی نظر مجکو اوسکی تجلی | جو آنکھون مین آکے سمائی نہوتی |
| نہوتے جو نقش و نگار محمد | عیان صنعت کبریائی نہوتی |
| جو پیدا تو نہوتا حبیب خدا کا | تو آسے دلبرو دلربائی نہوتی |
| نہ امکان مین ہوتا حدوث دو عالم | ازل مین جو اوسکی رسائی نہوتی |
| اگر لطف تحریر سیحا نہ کرتا | تو مخلوق کی جان فدائی نہوتی |
| نہ تلمیذ رحمن شاعر کو کہتے | جو احمد کی مدحت سرائی نہوتی |

صفات نبی کو جو ثاقب نہ لکھتا
سخن مین کبھی روشنائی نہوتی

حدیث شریف مین ہے حکایت لطیف مین ہے کہ جبرئیل بحکم رب جلیل پاس سید عالم رسول اکرم کے آئے اور یہہ خبر لائے کہ اے محمد سرور انبیا خداوند کبریا فرماتا ہے اور یہہ خوشی سناتا ہے کہ مین نے ابراہیم کو اپنا خلیل کیا اور تجکو اپنا حبیب جلیل کیا اور کسیکو تجسے زیادہ گرامی نہین بنایا اور نہ زیادہ نامی بتلایا اور دنیا کو اسلیئے پیدا کیا اور فہم رسا دیا کہ تیری منزلت و مرتبت کو جو میرے نزدیک ہے بہ اسلوبی جانے اور تجکو بخوبی پہچانے اگر تجکو پیدا نکرتا تو دنیا کو ہویدا

نہ کرتا۔

| | |
|---|---|
| کیا شانِ ذاتِ حضرتِ خیر الانام ہے | کیا باصفاتِ سیدِ عالی مقام ہے |
| کیا نسبِ جناب شہِ مشرقین ہے | کیا خطبۂ مراتبِ ذوالاحتشام ہے |
| ہے ہاشمی حبیبِ خدا مکی عرش | بانی دین سرورِ ہر خاص و عام ہے |
| فغفور کے و قیصر و جمشید و کیقباد | ادنےٰ ہین سب سے علے نبی کا غلام ہے |
| خالق نے نظم خلق طفیل نبی کیا | ایجادِ کُل مین قدرتی ہر انتظام ہے |
| ہین نقش اسم اعظم احمد مین عظمتین | عالم مین حرزِ جان محمدؐ کا نام ہے |
| جون مبتدا سے ہوتا ہے جملہ خبر پہ ختم | یون خاتم الرسل پہ رسالت تمام ہے |
| جو قولِ حق ہے اہل سخن نے کیا ہے اخذ | موزون وہی کلام ثنا کا کلام ہے |

بہرِ نجاتِ **ثاقب** مدّاح دوستو
مداحئی رسول علیہ السلام ہے

اللہ جل جلالہ نے نورِ محمدی کو پیشانی نورانی آدم مین رکھا اور وہ جبین حسین آدم پر چمکا اوس سے تمام اعضا مین سرایت کی خدا نے یہہ عنایت کی کہ بہ برکت نورِ احمدی اسماء تمام مخلوقات کے تعلیم کئے اور الطاف عمیم کیئے فرشتون کو اوسکے لئے سجدہ کا حکم دیا ملائکہ نے اوسکو قبول کیا ابلیس مغرور ہوا اور بوجہ نکرنے سجدہ کے درگاہ الٰہی سے دور ہوا جب خالق دوجہان نے زمین و آسمان و ملائکہ و جنّیان کو پیدا کیا تو فرشتون کو آسمان پر پیدا اور جنون کو زمین پر رہنے کا حکم دیا جن مدت تک عبادت معبود مین مشغول رہے درگاہ خدائے ودود مین مقبول رہے بعدہٗ بغاوت و شقاوت مین مبتلا ہوئے اور فسر نتنگان اونکی ہلاکت

واستقبال کیلئے بحکم خدا زمین پر رہا ہوئے ابلیس گروہ جنبیان کا رئیس تہا اور اونکا پیشوا
در ہم جنس وانیس تہا جنبیان زمین متصرفہ سے نکالے گئے اور خرابیون مین
ڈالے گئے پہاڑون اور دریاؤن مین بہاگے نہ پیچہے رہے نہ آگے ملائک نے ابلیس کو
ملک تمام روئے زمین واسمان وبنائے نورآگین اور بہشت برین پر متصرف کیا
اور فرمان سرداری ملائکہ ہم جنس کا اوسکو دیا وہ کبہی زمین پر اور کبہی آسمان پر کبہی بہشت
مین عبادت کرتا تہا سوائے عبادت کے کسی کام مین قدم نہ دہرتا تہا جبکہ
حکم معبود واسطے سجدہ کے ورود ہوا تو وہ اوسکے انکار سے مردود ہوا۔ مواہب لدنیہ مین
حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الکرام واولادہ العظام سے روایت ہی
فی الواقع یہہ قابل اشاعت ہی کہ اوّل جبرئیل پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر عزرائیل علیہم السلام
پہر ملائکہ مقربین نے لا کلام آدم کو سجدہ کیا بعد ہم بحکم فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ
كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ کے تمامی فرشتگان نے سر بسجدہ ہوکر ثواب لیا پہر
آدم کو بہشت مین لائے اور خزائن اوسکے دکہلائے خداوند عالم نے حسب خواہش
آدم خواب آدم مین بائین پسلی سے حوّا کو پیدا کیا اور آدم کو اونپر شیدا کیا آدم نے
ہاتہہ اپنا حوّا پر دراز کیا فرشتون نے اوس سے اونکو باز رکہا اور یہہ کہا کہ اے
آدم حوّا سے نکاح کر باداے مہر مباح کر آدم نے کہا کہ مہر کیا فرشتون نے
سمجہایا محمد سید الانام علیہ السلام پر تین مرتبہ اور بروایت ثانی بیس بار درود کا بہیجنا
بتلایا۔ پس خدائے عزوجل نے نکاح آدم کا حوّا سے کیا اور اپنی کلام اقدس سے خطبہ
پڑہا ابلیس کو حسد ہوا اضلال بیحد ہوا اوسنے وسواس ڈالا آدم کو جنت سے
نکالا آدم زمین پر آئے اپنے کئے ہوئے کی پشیمانی لائے گرفتار بلا ہوئے مشقت مین

مبتلا ہوئے ایسا خوف جناب باری تہا کہ ہر وقت گریۂ وزاری تہا تین سو برس تک سر جہکائے رہے نظر کو چہپائے رہے کبہی آنکہہ نہ اوٹہائی نہ صورت آسمان نظر آئی ۔ مسعودی نے کہا کہ آدم ایسا چشم پرنم رہا کہ اگر آنسوؤن کو تمام اہل زمین کے جمع کیا جائے تو اشکہائے آدم کو اون سے زیادہ پائے القصہ آدم ملہم ہوئے استغفار کے متکلم ہوئے یہہ کلمات زبان پر لائے رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ بالیقین آدم نے بتوسل ختم الرسل شفاعت با صفات پائی بتوسط ہادی سُبُل نجات پائی ۔

مرحبا اے نبی عالم پہ ہے احسان تیرا ۔ حبذا اے صفی آدم پہ ہے فیضان تیرا

زحمتین دیکہتے عالم مین نہ پاتے رحمت ۔ گر نہوتا شہ دین لطف فراوان تیرا

ای شہنشاہ جہان ہے تو ہی فخر شاہان ۔ حکمران کیسے نہو تابع فرمان تیرا

عرش منزل ہے جہان مین ترا باب عالی ۔ قدسی وعرشی وفرشی ہوا دربان تیرا

عشق بت کو نہین کچہہ عشق نبی سے نسبت ۔ بیدماغی سے ہے سودا دل نادان تیرا

خوشنمائی سے متین دین کو کیا ہے تو نے ۔ خوب ہے کار نمایان مین یہہ سامان تیرا

نعمتین دعوت معراج مین تو نے بخشین ۔ ایخدا صدر مین ذو القدر ہے مہمان تیرا

مین ہون عاصی ہے معافی کیلیے گستاخی ۔ تا شفاعت نہین چہوڑونگا مین دامان تیرا

بنگیا ہر سخن نعت شہاب ثاقب
جب ہوا ثاقب مداح ثنا خوان تیرا

ہر چند کہ عادت الہی یون جاری تہی کہ حوّا سے ولادت پسر و دختر توام کی ہر بار ہی تہی لیکن حضرت شیث جد احمدؐ دادرس ہر مستغیث تنہا پیدا ہوئے اور فواید تنہائی

یہہ ہویدا ہوئے کہ نور محمدی کسی غیر کو بلا نشان رکہتا نہین سا جب آدم کا وقت وفات
آیا تو آدم نے شیث کو وصیت یہہ کیا کہ اس نور نفیس کو تجھ کو سا پاک عورتون مین
رکہا جاوے تا کہ کوئی برائی نہ آوے پہر یہی وصیت شیث نے انوش سے اپنے
بیٹے کو کی ایسے ہی وہ وصیت آیندہ کو ہوتی رہی حتی کہ وہ نور دوا فراسر در
منتقل ہوتا ہوا عبد اللہ ابن مطلب تک پہونچا خدا نے اوسکو مد نظر رکھا کہ نسب شریف
حضرت کا سفاح جاہلیت سے محفوظ رہے تا کہ سبکو علوی مرتبہ اونکا ملحوظ رہے۔

ہے محمد کا یہہ نسب نامہ
اونکی ہین عبد مطلب دادا
مرہ و کعب و لوئے و غالب
خوش ہین الیاس ہین مضر و انا
متفق اس پہ ہا سب ہین
اختلافات ہین بہت پیدا
یعنی ابن خلیل اسمعیل

ہین بہ ترتیب سلسلہ اعلا
ہاشم با وقار و عبد مناف
فہر و مالک ہین نضر ہین اعلا
ہین نزار و معد اور عدنان
ہے اس مین کسیکو شک اصلا
پر یہہ نزد محقق انساب
نوح و ادریس شیث تا دو لاعلا

ہان محمد ہین ابن عبد اللہ
ہین قصی و کلاب ذی رتبا
ہین کنانہ خزیمہ مدرکہ خوب
ال اعزاز با شرف جملہ
پہر تو عدنان سے بہی آدم تک
ہین یہہ اجداد سید والا
جد امجد ہین حضرت آدم

## جدہ عالیہ ہوئین حوا

حدیث مین آیا ہے اوسکو صحیح مسلم مین پایا ہے کہ اللہ جل شانہ نے برگزیدہ کیا کنانہ کو اولاد
اسمعیل سے اور برگزیدہ کیا قریش کو کنانہ جلیل سے اور برگزیدہ کیا بنی ہاشم کو قریش سے
اور برگزیدہ کیا رسول اکرم کو بنی ہاشم ذو الحبش سے اور دوسری حدیث مین وارد ہے
یہہ ارشاد نبی ماجد ہے کہ خالق نے برگزیدہ کیا اپنی خلایق کو اور اونمین سے برگزیدہ کیا بنی آدم
فائق کو پہر اونمین سے برگزیدہ کیا عرب کو اور برگزیدہ عرب سے مجہہ بندہ رب کو اور جو

دوست رکھتا ہے عرب کو وہ میری دوستی مین دوست رکھتا ہے سبکو اور جو دشمنی کرتا ہے عرب سے وہ میری دشمنی مین دشمنی دھرتا ہے سب سے ۔

تو ہوا باعث ایجاد جہان مطلبی
ہے تری ذات مقدس شرف جملہ نبی
عندلیب چمن زمزم و سیّد والا نسبی
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حق تعالی کو عرب کا جو شرف تھا منظور
اوس مین کعبہ کو کیا بہر عبادت معمور
جب ہدایت کیلئے ہوگئی تجویز ضرور
ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور

زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

شمس روشن ہے ترے رخ سے ہوا ای مہ نجم
ہے خطا گر کہون واللیل ہے زلف پر خم
کیا کہون ہو نہین سکتی کوئی تشبیہ بہم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

الله الله چہ جمال است بدین بو العجبی

گرچہ مخلوق ہے تو پر نہین کوئی تجھسا
تجکو ہے برتری یکتائی سے بس بعد خدا
نور سے جسکے ہین تیرا ہی ہوا جلوہ نما
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

بہتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

ہے بہار چمن فیض کا تجھسے اقدام
ہے جو بلبل تری گلشن کا وہ ہے خوش انجام
آب رحمت سے ہی شاداب ترا لطف تمام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین رطبی

لامکان ہے ترا معراج نہ جہان شہر و دشت
قاب قوسین ہے اوذنی تری جاگشت
تری گلگشت سے ہے نزہت فردوس بہشت
شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت

بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

ہیبت وصولت سگ ہی تری الاکرم
آگے سگ کے ترے روباہ رہا ہی ضیغم
شوکت دارا و کی حشمت فغفور و جم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بے ادبی

ہم ہوئی خشک زبان کہہ نہین سکتی کچہہ بات
مرتے ہین پیاس سی ہو جلد دم خضر نجات
ہونٹ ہم چاٹتے ہین خشک لبی سی دن رات
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

رحم فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی

کیا یہہ حالت ہی مری خود مین ہوا ہون ششدر
دیکہہ تو کیسا مرا حال ہوا ہے ابتر
دل ہی آشفتہ مین رہتا ہون پریشان اکثر
چشم رحمت بکشا سوی من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

عام ہی بندہ نوازی تری ای بندہ نواز
ترے فیضان سی ارباب عرب ہین ممتاز
تری فیاضی کا عالم مین نیا ہے انداز
بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز

ہندی و زنگی و رومی یمنی و حلبی

تو ذکی تیری مقابل مین مسیحا ہے غبی
کیون نہ امید شفا ہو دل ثاقب کو نبی
شان حکمت ہی تری شان مسیحائی دلی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

قدرت ایزدی سے نور محمدی جبین خوش جمال عبد المطلب سے مثال ہلال چمکتا تہا اب دمکتا تہا کہ اوسکی شعاعین مانند چراغ روشن نہین اور وہ بیت الحرام پر پرتو افگن نہین جب ابرہہ بقصد انہدام کعبہ آیا اور فیل سفید عظیم و جسیم اپنے ساتہہ لایا تو

عبد المطلب بسبب لیجانے اونٹون کے اوسکے پاس گئے اور اپنے عقیدہ پر جو بابت
نور پیغمبر کے تہا قایم رہے جسدم ابرہہ کی نظر عبد المطلب پر پڑی اور آنکہہ لڑی تو ابرہہ
بیہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو اوسنے عبد المطلب کو سجدہ کیا اور کہا
کہ تو سید قریشی ہے اے لوگو دیکہو کہ یہہ کیسی حالت وحشی ہے کہ اوس فیل نے
بہی عبد المطلب کو سجدہ کیا اور اوس نور با احتشام کو سلام بہیجا حالانکہ وہ فیل مثل دیگر
فیلان کے عادی سجدہ کا نہ تہا جب اوس ہاتی کو اوٹہانا چاہا تو وہ نہ اوٹہا ہرچند
کہ اوسکو زد و کوب کیا پہر وہ بجانب یمن چلے آتش غضب سے جلے اللہ جل جلالہ
و عم نوالہ نے اونکی ہلاکت کیلیئے دریا سے ابابیل کو مقرر کیا دو سنگریزے
ہر دو پا مین اور ایک سنگریزہ منقار ابابیل طیار مین دیا جب وہ سنگریزے
ڈالے جاتے تہے تو وہ لوگ موت کو پاتے تہے جو سنگریزے ابرہہ کے چشم و
رو پر پڑے تو وہ چشم و رو مین گرے اور اونگلیان اوسکی پارہ پارہ ہوگئین باجرای آب زرد
و خون خارہ خارہ ہوگئین او شگاف اوسکے دل تک پہونچا وہ فنا ہوگیا نعوذ باللہ
من عذاب اللہ اور یہہ معجزہ سرور کائنات کا ارہاصات سے تہا۔

| | | |
|---|---|---|
| مومن پہ ہوگا رحم کریم الرحیم کا | | کافر معذب ہوگا عذاب الیم کا ؎ |

جب عبد المطلب نے بعنایت الٰہی شر ابرہہ سے نجات پائی تو اونہون نے
عجب کیفیت کا خواب عظیم دیکہا اور اوس سے اونکے جسم کو تہرتہری چڑہی اونہون نے
کاہنان سے بیان کیا کاہنون نے تعبیراً یہہ جواب دیا کہ تیری پشت سے ایسا شخص پیدا
ہوگا کہ جہان اوسپر شیدا ہوگا اور اہالیان زمین و آسمان اوسپر ایمان لائینگے اور بتون کو خاک مین
ملائینگے عبد المطلب نے فاطمہ سے شادی کی اور وہ بارور ہوئی عبد اللہ سے ذبیح زالدنی

فقیر پیدا ہوئے اور یہہ واقعات ہویدا ہوئے عبد المطلب نے نذر کی تھی کہ اگر میرے
دس بیٹے پیدا ہون تو ایک کو اون مین سے قربان کرون اور اپنے عہد سے نہ ٹلون
خدا نے اونکو دس بیٹے دیے جب وہ بلوغ کو پہونچے تو عبد المطلب نے خواب مین
دیکہا کہ کسی نے کہا نذر کو پورا کر کام کو نا ادہورا کر عبد المطلب لرزان و ترسان خواب سے
بیدار ہوئے بیٹے کے ذبح کرنے سے بیزار ہوئے اونہون نے ایک بکری کو ذبح کیا
اور فقیر مساکین کو دیا پہر خواب مین یہہ سنا کہ کسی نے کہا کہ قربان کر اپنے پسر کو یعنی فرزند بزرگ
تر کو عبد المطلب نے گائی کو قربان کیا پہر خواب نے پریشان کیا ایسا حیران کیا کہ اونہون نے
شتر کو قربان کیا پہر وہی حکم خواب مین پایا جو پہلے خوابون مین آیا پہر عبد المطلب
سخت غمناک ہوئے تیغ الم سے سینہ و دل چاک ہوئے عبد المطلب نے اپنے بیٹون سے
مشورہ کیا سب نے بالاتفاق یہہ جواب دیا کہ اگر ہمکو قربان کیا جاوے تو ہم سب رضامند ہین
بہت خورسند ہین عبد المطلب بیٹونکی اطاعت سے شاد ہوئے اس پر دل نہاد ہوئے
کہ قرعہ ڈالا جاوے جسکے نام پر قرعہ آوے وہ اختیار کیا جاوے جب قرعہ ڈالا تو عبد اللہ کے
نام پر آیا چونکہ عبد اللہ کی پیشانی سے نور محبوب یزدانی چمکتا تہا اور وہ صاحب جمال و کمال و
شجاع و با اقبال و پہلوان یکتا تہا اسلیئے عبد المطلب کو بہت پیارا تہا گہر کا اوجالا تہا
عبد المطلب نے ناچار ہاتہہ عبد اللہ کا پکڑکر اوٹہایا اور اصناف و نائلہ کے پاس پہونچایا
یہہ دونون بت نزد کعبہ نصب تہے اور قربانی کیلیئے معمول عرب تہے جب اہل
قریش نے یہہ حادثہ پرطیش دیکہا تو عبد المطلب کو عبد اللہ کے ذبح کرنے سے باز رکہا اور
اور لوگ پاس سنجاح کاہنہ کے گئے اور سب حالات اوس سے کہے وہ کاہنہ حجاز مین بہت
ہوشیار و حیلہ تہی فہم فراست مین اور کاہنونسے زیادہ عقیلہ تہی اور قوت مین جنیان صعود آسمان

استراق واستماع سخنان سے ممنوع نہ تھے اور وہ کون سی واقعات آسمانی تھی جو اون کو مسموع نہ تھے غرض کہ اوس کاہنہ نے کہا کہ اب جاؤ اور کل کو میرے پاس آؤ وہ لوگ اوس روز متوقف رہے پھر دوسرے دن اوسکے پاس گئے کاہنہ نے پوچھا کہ تمہارے یہان دیت انسان کیا ہے سب نے کہا کہ دس اونٹ خون بہا ہے اوسنے کہا کہ دل کو سنبھالو اور قرعہ ڈالو اگر قرعہ اونٹون پر نہ آئے تو دس اونٹ کو زیادہ کیا جائے اگر پھر بھی قرعہ نہ آئے تو اور دس اونٹون کا اضافہ کیا جائے جبتک قرعہ اونٹون پر نہ آؤے ہر مرتبہ دس دس اونٹ بڑہاؤ عبد المطلب نے نزد اصناف و نابلہ قرعہ اندازی کی خدا نے یہہ بندہ نوازی کی کہ جب سو اونٹ ہوگئے تو قرعہ اونٹون پر آیا عبد اللہ کو ذبح ہونے سے بچایا عبد المطلب نے نہایت خوشی سے اونٹون کو قربانی کیا شکر یزدانی کیا۔

| | |
|---|---|
| عالم پہ الٰہی ترے الطاف ہین کیسے | اکرام ہین کیسے تری اعطاف ہین کیسے |
| موصوف ہے باجملہ صفت ذات مقدس | انعام ہین کیسے ترے اوصاف ہین کیسے |

جب آوازہ حسن وجمال اور طنطنہ غنج ودلال عبد اللہ رفعت پناہ کا بلند ہوا اور قضیۂ ذبیح و فدیۂ ملیح کا شہرۂ آفاق و دلپسند ہوا تو زنان قریش بہ تمنائے عیش عاشق جان باز و طالب دیدار بصد نیاز اور متمنی بہار جمال وخواستگار وصال ہوئین اور اکثر نازنین پری تمثال جذبہ عشق مین محو اختلال ہوئین عورتین راستون پر بیٹھ کر عبد اللہ کو اپنے پاس بلاتی تھین اور ناز و انداز سے لبھاتی تھین مگر خدائے ستار نے عبد اللہ باوقار کو بدانجامی سے محفوظ اور اونکی نیکنامی کو ملحوظ رکھا اور جو کفار کو علامات سے ظاہر ہوا کہ وجود باجود پیغمبر آخر الزمان رہبر ہر دو جہان صلب عبد اللہ سے پیدا ہوگا تو بعداوت و دشمنی اونکا ہلاک چاہا اور کفار بقصد ہلاکت عبد اللہ ودر سے

آئے اونہون نے آثار غریبہ و امور عجیبہ مشاہدہ کیے ناچار اپنا ضرر اوٹھا کر چلے گئے
کچھ نہ ہے ایکدن عبد اللہ شکار کو گئے صحرا مین تھے کہ ایک گروہ کثیر اشقیا بارادۂ قتل
عبد اللہ جانب شام سے آیا اور اوسکو اہل کتاب و شمشیر آہیختہ پایا اوس جنگل مین وہب
بن مناف جو نانا رسول خدا کے ہین موجود تھے جہان مقصود تھے اونہون نے
دیکھا کہ سواران جنت الماوا جو اس عالم کے مردمان سے مشابہت نرکھتے تھے اور نہ یہان کسی
سے باتین کرسکتے تھے نمودار ہوئے اور اوس گروہ اشرار کو مارکر عبد اللہ کے مددگار
ہوئے وہب یہہ دیکھکر اپنے گھر کو گئے یہہ کلمات اپنی بی بی سے کہے کہ مین اپنی آمنہ کی
شادی عبد اللہ کے ساتھہ چاہتا ہون پیغام بھیجتا ہون چنانچہ بوسیلہ دوستان پیام
خوش بیان پاس عبد المطلب کے پہونچا اونہون نے سوچا کہ آمنہ شرف حسب و نسب
عصمت و عفت مین ممتاز ہے اور اوسکے خاندان کا بہت اعزاز ہے لیکن عبد المطلب کو
پسند آئی اونہون نے قبول فرمائی یہین شادی عبد اللہ کے ساتھہ آمنہ کی ہوئی اور سبکو
خوشی بہ تہنیت اعظمہ کی ہوئی ۔

| | |
|---|---|
| للہ الحمد خدا نے کیا سامان خوشی | خانۂ خاطر صد حیدلان آباد ہوا |
| ہوگیا ساز طرب خلق مین نغمات سرا | ہو مبارک دل ناشاد کی اب شاد ہوا |

روایت ہی عجیب حکایت ہی کہ قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت قیصمہ یا قتیلہ نامی بنت
نوفل پاس کعبہ کے کہڑی تھی اور اوسکی آنکھہ عبد اللہ سے لڑی تھی دیکھتے ہی عبد اللہ خوش نگار
پر عاشق زار و جان نثار ہوئی اور یہہ بات کہی کہ اے عبد اللہ مجھسے قربت کرین
دونگی تجکو سو شتر عبد اللہ نے حیا کی اور نہ شایستگی ابا کی دوسرے دن خثعمیہ نامی
ایک عورت کہ کہانت مین مہارت رکھتی تھی اور بوجہہ تمول و دولت کبر و نخوت

کرتی تہی ویسے ہی عبد اللہ سے امیدوار ہوئی جیسی پہلی عورت خواستگار ہوئی اور او سکی منکوحہ نے عبد اللہ کو مال سے فریب دینا چاہا مگر عبد اللہ او سکے فریب مین نہ آیا عبد اللہ نے کہا کہ مین اپنے مکانکو جاتا ہون بہت جلد یہان واپس آتا ہون عبد اللہ اپنے مکان مین آئے اور اپنی بی بی کی صحبت سے فواید بیشمار پائے نور محمدی عبد اللہ سے منتقل ہوکر آمنہ کو ملا گل مراد کہلا آمنہ حاملہ ہوئین بعنایت الہی حاملہ ہوئین جب عبد اللہ پاس اوس عورت کے واپس آئے تو اوسنے جلوے اوس نور کے نپائے اوسنے کہا کہ اے عبد اللہ تو جب گہر کو گیا تو آیا کسی عورت سے ہمصحبت ہوا عبد اللہ نے کہا ہان مین نے اپنی بی بی آمنہ بنت وہب سے بطور جایز صحبت کی اوس نے یہہ بات کہی کہ تیری پیشانی سے جو نور چمکتا تہا اوسکو مین نے چاہا مگر مجکو نصیب نہوا اور وہ اور کو ملا اور بعض نے خواہر ورقہ بن نوفل برادر زادہ عم خدیجہ کو لکہا ہی اور بعض نے لیلی عدویہ کو کہا ہے غرضکہ انہین عورات مین سے کوئی عورت تہی جس نے عبد اللہ سے خواہش کی ۔

آیا قریب وقت جو شہ کے ظہور کا — جلوہ ہوا حدوث مین پرتوے نور کا
اقبال وجاہ عز و حشم آئینگے ضرور — جسدم جلوس خلق مین ہوگا حضور کا
توریت کا جو وصف محمد مین حال تہا — انجیل مین وہی تہا وہی تہا زبور کا
پائی وہی جو مقدم سرور کی تہی خبر — کیا خوب آگیا ہے زمانہ سرور کا
ہے آمد نبی کی بشارت جو اندنون — جن و پری مین شاد ہے نغمہ طیور کا
انسان زمین پہ خوش مین ملک آسمان پر — جنت مین شادیانہ ہے غلمان و حور کا
ایسا ہے جان فروز یہ مژدہ جہان مین — ہے شادمان ہر کوئی نزدیک و دور کا

| | | |
|---|---|---|
| وہ خوشی میں جو کہ فنا فی الرسول ہو | | ملزم نہ ہوگا وہ کسی جرم و قصور کا |

ثاقب شفیع عاصیان ہوگا مرا شفیع
مجکو خطر ہو کسلیئے روز نشور کا ✽

## ذکر میلادِ محمدؐ سے دلِ صاحبدلان
## شاد ہے خورسند ہی خوش ہی بہت مسرور ہی

سبحان اللہ استقرار نطفہ ذکیہ مصطفویہ کا اور ابداع ذرہ صافیہ محمدیہ کا صدف آمنہ میں زمانہ مبتہج یعنی ہنگامہ حج بالتحقیق اوسط ایام تشریق شب جمعہ میں ہوا لہذا امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے لیلۃ الجمعہ کو فاضلترین لیلۃ القدر کہا اور اس رات میں خیرات و حسنات و برکات و کرامات مومنان اور عالمیان پر نازل ہوئیں بلکہ ہمیشہ کو کال ہوئیں اگر شب میلاد خوش بنیاد کو لیلۃ القدر سے افضل اور بدر سے اجمل کہا جائے تو بجا ہے بلکہ بہت خوشنما ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| آثارِ خوشی گشت مقرر امشب | | امید بر آمد بہ مقدر امشب |
| امشب طرب و عیش بہرد و عالم | | آمد خبر مقدم سرور امشب |

**اخبار معتبر** سے خبر پائی کہ ملکوت میں ندا آئی کہ عالم کو انوار قدس سے منور کرو اور جہان کو فوائح روائح سے معطر کرو اور ہر ملک زمین و آسمان اہتزاز و ابتہاج میں دل لگائے اور جمیع طبقات سموات اور بقاع اراضیات میں کہدیا جائے کہ امشب نور محمدی نے رحم آمنہ میں قرار پایا اور عجائب و غرائب جلوے لایا اور وہ مبدا عالم اور اصل اصول بنی آدم ہے مصدر انوار و اسرار ہے مظہر ذات کردگار ہے۔

عیان ہر شی مین ہی جلوہ تمہارا یا رسول اللہ
حقیقت مین کو ہوتا ہی نظارا یا رسول اللہ

کیا نورِ درخشان نے تمہاری خلق کو روشن
ہوا محو تجلّی دل ہمارا یا رسول اللہ

تمہاری عشق کا دریا ہی بیپایان عالم مین
نہ ہاتھہ آیا کہین اوسکا کنارا یا رسول اللہ

تلاطم مین ہی کشتی عمل طوفانِ عصیان سے
سنبھالو نا خدا ہو تم خدارا یا رسول اللہ

تمہارے اسم اعظم کا ہمیشہ ورد رہتا ہے
تمہارا نام نامی ہے پیارا یا رسول اللہ

خدا دیگا بلاشک دو جہانکی نعمتین ہمکو
اگر ہو جائیگا کچھہ بھی اشارا یا رسول اللہ

ٹپکجائیگا گر قطرہ تمہاری آبِ رحمت کا
تو دوزخ کا بجھیگا ہر شرارا یا رسول اللہ

خدا خود ہے ثنا خوان آپکا فرطِ محبت سی
بشر کو کیا ہو مداحی کا یارا یا رسول اللہ

تمہارے نور فیضان سے ہو تابان طالعِ ثاقب
خدا ثاقب کا چمکا دے ستارا یا رسول اللہ

راوی بیان کرتا ہے صحیح بات عیان کرتا ہے کہ بہنگام صباح شب حمل بتانِ روئے زمین اوندھے گرے اور تختہائے سلاطینِ دنیا کے دون سرنگون ہوئے ابلیس پر تلبیس بھاگا روئین رو پوش ہوا اور سر گردانی و پریشانی سے مدہوش ہوا تمام مکانات روشن ہوئے انوار ایسے پر تو افگن ہوئے کہ کوئی جگہہ روشنی سے خالی نرہی اور کوئی صورت اختلاق نہیں رہی قحط قریش دور ہوا ہر گھر معمور ہوا امطار مطیر باران آب ہوئے درختان خشک سرسبز و شاداب ہوئے وحشیان مشرق نے وحوش مغرب کو بشارت دی اور طائران عرب نے طیور عالم کو نوید بالنضارت دی مزاجِ عالم مسرت امتزاج ہوا تمام اس سال کا سنۃ الفتح والابتہاج ہوا بی بی آمنہ والدۂ معظمہ جناب رسالت مآب کی فرماتی ہین اور یہہ خبر سناتی ہین کہ کوئی ثقل حمل مثل عورات حاملہ و بیکل کے نتہا اور نہ کوئی بار عمل ہمشکل آثار حمل کے

نہ تہا مین اپنی آبستنی کو نہ جانتی تہی اور نہ اوسکو پہچانتی تہی جو چوپایے زمین پر رہتے ہتے وہ خواب و بیداری مین مجہسے کہتے ہتے کہ تو حاملہ ہے اور یہہ آبستنی بہترین خلایق کے حاملہ ہے ہنوز آفتاب مہر و وفا برج حمل مادر سے جلوہ نما نہوا تہا یعنی محمد پیدا نہوا تہا کہ عبد اللہ والد ماجد حضرت کو سفر آخرت پیش آیا سب کو رنج و الم مین پایا فرشتون نے کہا کہ اے بار خدا نبی و حبیب تیرا یتیم ہوا اللہ نے فرمایا کہ اوسکو نہ خوف ہی اصلا کہ مین اوسکا نصیر جلیل ہون حافظ و کفیل ہون سلام بہیجو اوسپر اور دعا کرو بہتر صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَالنَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَرَكَاتُهٗ وَسَلَامُهٗ

| | |
|---|---|
| ہوتا نہ کیون یتیم وہ محبوب کبریا | دُرّ یتیم ہوتے ہی ہوتا ہے بے بہا |

رہے د بدبۂ حمل چہے کو کہ عمل کہ زمانہ ظہور حضور فسانہ مبشر وجود پر نور بہت قریب ہوا اور عرصۂ زمانہ بفضل الہ باجاہ وحشم نہ بیش نہ کم پورا انضباب ہوا ملائکۂ علیین سرطایف آسمان و زمین بہ شادیانہ نغمہ سرا ہتے اور اوس مین مضامین اس غزل کے ادا ہتے۔

| | |
|---|---|
| آمد آمد ہے جہان مین احمدِ مختار کی | آمد آمد ہے جنابِ سیّدِ ابرار کی |
| کیون نہ ہو عالم مین سامانِ سرور و انبساط | آمد آمد ہے حبیب داورِ دادار کی |
| ہوگئے آراستہ تہذیب سے کون و مکان | آمد آمد ہے عجب کونین کے سردار کی |
| چہچہے بلبل کرینگے گل کرینگے قہقہے | آمد آمد ہے بہارِ گلشن اسرار کی |
| شادمان و مبتہج ہین اسلیئے اندوہگین | آمد آمد ہے شفیقِ بیکس و ناچار کی |
| اے گنہگارو شفاعت کی خبر آجائیگی | آمد آمد ہے رسولِ حضرتِ غفار کی |
| بہر تعظیم و ادب کرتا ہے ثاقب ہوشیار | آمد آمد ہے یہان اے غافلو سرکار کی |

الحمد للہ رب العزت للہ الشکر والمنت کہ نیر اعظم وحدت با وجود آدم طلعت مشرق قدم سے افق با حشم پر طلوع ہوا یعنی مہر سپہر رسالت ماہ سمائے نبوت از روئے محبت بسوئے خلقت رجوع ہوا ولادت باسعادت سید الثقلین نبی الحرمین لشب دوازدہم ربیع الاول بوقت صبح صادق افضل قبل طلوع آفتاب جہانتاب نزد ظہور غفر انور یعنی سہ کوکب منازل قمر واقع ہوئی تجلی برکات وحسنات ہر عالم مخلوقات مین لامع ہوئی ہر چند کہ تعین وقت ولادت شریف پیغمبر مین ارباب سیر سے اختلاف کیا ہے مگر اکثر نے اسی قول اصح واشہر پر اعتراف کیا ہی چنانچہ اہل مکہ بارہوین رات اور دوشنبہ کے دن مین زیارت مقام معظمہ ولادت مقدسہ کی کرتے ہین اور مولود شریف بہ آداب شایستہ واوضاع بایستہ کی پڑھتے ہین۔

تولد ہوئے احمدِ خوش سیر
تولد ہوئے لخت قلب وجگر
تولد ہوئے مظہرِ شانِ حق
تولد ہوئے دل فروزِ قمر
تولد ہوئے افتخارِ ملک
تولد ہوئے فخر جن و بشر
تولد ہوئے بادشاہِ زمن
تولد ہوئے خسروِ بحر و بر
تولد ہوئے سرورِ دو جہان
تولد ہوئے یاور و داد گر
تولد ہوئے بانیٔ دین حق
تولد ہوئے ہادی و راہ بر
تولد ہوئے سیدِ خوش نسب
تولد ہوئے شاہ والا گہر
تولد ہوئے رازدارِ خدا
تولد ہوئے مخبر باخبر

تولد ہوئے شاہِ ثاقب نواز
تولد ہوئے دستگاہِ قدر

جب شہنشاہ کونین پشت پناہ دارین نے بجاہ و جلال نزول اقبال فرمایا اور زمین خاکسار با انکسار نے قدوم میمنت لزوم جناب رسالت مآب سے کمال پایا تو تمام مخلوقات میں شادیانہ نوازی ہوئی اور جمیع کائنات میں سرفرازی ہوئی غلغلہ مسرت و شادمانی کا بلند ہوا اور غلغلہ تہنیت و کامرانی کا پسند ہوا اور سب طرف سے مبارک باد خوش انجام پائی اور ہر جانب سے ندائے الصلوٰۃ والسلام آئی۔

الصلوٰۃ والسلام ای دوستدار کبریا
الصلوٰۃ والسلام اے فخر ابنیا

الصلوٰۃ والسلام ای احمد عالیجناب
الصلوٰۃ والسلام اے سید ہر دو سرا

الصلوٰۃ والسلام ای مقتدای متقین
الصلوٰۃ والسلام اے پیشوای اولیا

الصلوٰۃ والسلام ای قبلۂ ہر شیخ و شاب
الصلوٰۃ والسلام ای کعبۂ اہل صفا

الصلوٰۃ والسلام ای رحمۃ للعالمین
الصلوٰۃ والسلام ای زینت ارض و سما

الصلوٰۃ والسلام ای مرجع ایجاد کل
الصلوٰۃ والسلام ای مجمع لطف و عطا

الصلوٰۃ والسلام ای زبدۂ خاصان حق
الصلوٰۃ والسلام ای قدوۂ اہل تقیٰ

الصلوٰۃ والسلام ای خاتم پیغمبران
الصلوٰۃ والسلام ای ناظم ملک ہدا

الصلوٰۃ والسلام ای زینت دار السلام
الصلوٰۃ والسلام ای حضرت خیر الوریٰ

الصلوٰۃ والسلام ای دستگیر بیکسان
الصلوٰۃ والسلام ای دلپذیر اصفیا

الصلوٰۃ والسلام ای طالع ماہ عرب
الصلوٰۃ والسلام ای شافع روز جزا

عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے یہ حدیث حکایت ہے کہ وادی فاطمہ طہران میں ایک راہب شامی تھا عیص نامی تھا اوس نے کہا کہ اے اہل مکہ ایک لڑکا

پیدا ہوگا اور عرب اوسکا فرمان بردار وشیدا ہوگا اور وہ مالک ملک عجم کا رہیگا ہر شخص
اوسکو صاحب اقبال وحشم کا کہیگا جو مکہ مین لڑکا پیدا ہوا ہے اوس راہب کو حال اوسکا
پیدا ہونا تہا جس شب مین حضور تشریف لائے اوسکی صبح کو عبد المطلب عیص کے
پاس آئے اوہنون نے اوسکو حضرت کے تولد کی خبر دی اوس راہب نے یہہ بات
کہی کہ یہہ وہی لڑکا ہے جسکو مین نے کہا ہے راہب نے پوچھا کہ اوس کا کیا نام رکہا
عبد المطلب نے کہا کہ اوس کا نام پاک محمدؐ ہے وہ صاحب لولاک احمدؐ ہے عیص نے
اپنا موہنہ کہولا یہہ بولا کہ مین نے تین خصلتون سے اوسکو جانا اور خوب پہچانا ایک نجمہ کا
رات مین طلوع پانا دوسرے بروز دوشنبہ اوسکی ولادت کا وقوع مین آنا تیسرے
محمدؐ کا نام ہونا فرخندہ فرجام ہونا حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین اور یہہ حدیث
سناتی ہین کہ مکہ مین ایک یہودی تجارت کرتا تہا فہم و فراست رکہتا تہا جب شب
ولادت باسعادت آئی تو اوس نے یہہ خبر سنائی کہ اے اہل قریش تمہارے اقارب و
خویش مین کوئی پسر پیدا ہوا ہے سب نے کہا ہمکو کچہہ نہین ہویدا ہوا اوس نے صاف کہا کہ کسیکو
مخفی نرہا کہ آج کی رات مین پیغمبر امت اخیرہ نے ظہور فرمایا اور ہر صغیرہ و کبیرہ نے
اوس سے نور پایا اور مابین ہر دو کتف حضرت کے علامت نورانی ہے یعنی
مو ہائے روشن سے ضوفشانی ہے پس یہودی در دولت پر حاضر ہوا اوس نے حضرت
کے باہر لانے کو کہا جب جسم اطہر پیغمبر کو برہنہ دکہلایا تو اوس نے اوس علامت کو بخوبی
پایا یہودی اوسکو دیکہتے ہی بیہوش ہوگیا اور زمین پر گر کر پُر خروش ہوگیا پہر اوس نے
یہہ بات کہی کہ واللہ بنی اسرائیل سے نبوت گئی ابو نعیم حسان بن ثابت سے
روایت کرتے ہین اور اوسکی صحت کی سند دہرتے ہین کہ بوقت ولادت باسعادت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کوئی ہفت یا ہشت سالہ تھا کہ اوسکا بیان تھا کہ یہودی فریاد کرتا تھا اور اپنی قوم والوں کو یاد کرتا تھا لوگوں نے اوس سے کہا کہ کیا ہے یہہ شور و واویلا ہے وہ بولا کہ قسم ہے مولا کہ امشب طلوع نجم احمد ہوا تولد محمد ہوا۔

کیا شان ہے رسول خدائے قدیر کی
رحمت تھی دلپذیر ظہور بشیر کی
نور بصر سے مردمک چشم کن فکان
پائی نہیں نظیر اوس بے نظیر کی
اللہ رے یہہ عشق جمال محمدی
وحشت تھی کافروں کو شکوہ نذیر کی
معمور خیر مقدم سرور سے تھا جہان
بستی ہے یوں ہی روشنی ہمین بصیر کی
روح القدس ہی بلبل گلزار احمدی
بینا تھیں شوق دید میں آنکھیں ضریر کی
یہہ خوش عمل تھا علم نبی کا نہار مل
ہرگز مجال شر نہ تھی اوس دم شریر کی
ہے ذاکر حضور کو پاس ادب ضرور
کیا خوب منزلت ہی مرے ہم صفیر کی
مانگے زبان سے ثاقب مسکین کس لیے
حاضر ضمیر غیب تھی مافی الضمیر کی
نازک ہی لا کلام طبیعت امیر کی
حاجت طلب سوال ہی صورت فقیر کی

روایت کی ہے یہہ عثمان بن ابی العاص سے کہ اشاعت کی ہے میری والدہ با اخلاص نے کہ مین ہنگام ولادت خیر الانام موجود تھی اور ساعت تولد احمد نہایت مسعود تھی مین نے اک نور دیکھا عجب اوسکا ظہور دیکھا کہ تمام مکانات نورانی ہوئے اور جمیع بقاع آرا ضیات لمعانی ہوئے اور ستارے آسمان سے زمین پر جھوٹنے والے تھے اور میرے گمان مین مجھہ پر ٹوٹنے والے تھے حدیث صحیحہ شہیرہ مین آیا کہ بی بی آمنہ نے یہہ فرمایا کہ شب وضع مین اک نور ایسا پر تو افگن ہوا کہ ہر مکان شام روشن ہوا اور مین نے قصور شام کو روشنی سے معمور دیکھا اور ہر طرف سے اوس نور کا ظہور دیکھا آمنہ کا یہہ بیان

حدیثون سے ہے عیان کہ مین بوقت دردزہ اپنے مکان مین تنہا تہی عبدالمطلب کو
طواف کعبہ سے فرصت نہ ہوئی تہی مجکو آواز عظیم آئی وہ میرے دل پر خوف لائی پہر مین نے
دیکہا کہ اک مرغ سفید ہی خوشنما اوس نے اپنے بازو کو میرے دل پر ملا خوف فورًا جاتا رہا
پہر مین نے شربت سفید پایا اوسکو پیکر مجہے قرار آیا اور پہر دیکہا مین نے نور بلند کو اور
زنان بلند قامت دل پسند کو مین نے گمان کیا کہ یہہ دختران عبدمناف کی ہین مگر بوجہہ
استعجاب کے ناقابل اعتراف کی ہین تردد مجکو رہا اون مین سے ایک نے مجسے کہا کہ اک
آسیہ زن فرعون بے سامان ہے دوسری مریم بنت عمران ہے باقی عورتین حورالعین
ہین خوش جبین ہین ہر دم آوازین پیہم آتی تہین وہ مجکو دہشت دلاتی تہین اس اثنا مین دیبائے
سفید بنظر آیا اوسکو مین نے مابین ارض وسما دراز کہچا پایا پہر مردان حسین درمیان آسمان و
زمین دیکہے اونکے ہاتہون مین ابریق نقرہ بہنے طیور پر سرور با منقار ہائے زمرد خوشتر
دیار بوہا سے یاقوت احمر میرے سامنے آئے بہت رونق لائے اوہنون نے میری
حجرے کو چہپایا حجرہ عجب رنگ لایا خدا نے میری آنکہون سے پردہ اوٹہایا مجہے مشارق و
مغارب ارض کو دکہلایا اور تین علم دیکہے کہ وہ مشرق و مغرب و بام کعبہ پر نصب تہے جب دم
رسول اکرم پیدا ہوئی عجائبات ہویدا ہوئے محمد کی عجب شان تہی انگشت سبحہ سوئے آسمان تہی
سجدہ مین سر تہا طرف خدا نظر تہا پہر ایک ابر سفید نے آکر میرے فرزند دلبند کو میری آنکہون سے
پوشیدہ کیا اور غائب ہوکر مجہے رنجیدہ کیا مین نے سنا کسی نے کہا کہ اسکو مشارق و مغارب مین
پہراؤ پہر شہر مین لاؤ تا کہ لوگ اوسکے نام نامی کو جانین اور اوسکی صورت و صفت کو پہچانین
اور عالم روحانیت مخلوقات مین لیجاؤ خوبیان اوسکی سبکو دکہلاؤ اوسپر الطاف کئی جائین اوسکو یہہ
اوصاف دیئے جائین - خلق آدم - معرفت شیث کرم - شجاعت نوح - خلت ابراہیم ذی فتوح لسان

اسمٰعیل - رضائے اسحاق جمیل فصاحت صالح باصفا - حکمت لوط باوفا - تبشر یعقوب حلیم - شدت موسیٰ کلیم - صبر ایوب طاعت یوسف خوب - جہاد یوشع فخر مجاہدان صوت داؤد خوش الحان - حب دانیال وقار الیاس باکمال - عصمت یحییٰ زہد عیسیٰ اور اسکو غوطہ دو دریائے اخلاق پیغمبران میں اور نہلاؤ بحر وفاق مرسلان میں - بعد اوسکے جب ہو گیا خوب صفا تو میں نے محمدؐ پر نظر کی دیکھا میں نے اوسکو مانند چودھوین رات کے قمر کی جبین اور چمکتی تھی جسد اطہر سے بوئے مشک اور فر مہکتی تھی اہمان فضہ بیت یک لفر تھا طشت زمرد سبز یہ یدہ دگر تھا تیسرے کے ہاتھ میں حریر سفید تھا سر ایک معروف تو دیتا تھا محمدؐ کو غسل دیا سات بار ما بین کتف مبارک کے لگائی مہر خوش نگار اوسکو لپٹایا پارچہ حریر میں اور سونپا مجکو ساعت بشیر میں -

| | |
|---|---|
| اے نبی ہو گیا میں والہ و شیدا تیرا ✣ | ہون دل و جان سے فدا |
| پر تری عشق کا میں کر نہیں سکتا دعویٰ ✣ | تو ہے معشوق خدا |
| عشق میں ہوتے ہیں عشاق ذلیل و رسوا ✣ | شک نہیں اس میں ذرا |
| تیرے عاشق کے ہیں اعزاز و مراتب اعلا ✣ | ہے یہہ انداز نیا |
| ہے تری حسن خداداد کا طرفہ عالم ✣ | ہان تحیر میں ہیں ہم |
| ہے تجلی ترا کیا خوب اہا ہا آ ہا ✣ | اوس کی ہر سو ہے ضیا |
| نیستی تھی نہ تھی آباد کہین یہہ بستی ✣ | تری ہستی سے بسی |
| تری صدقے سے کیا حق نے جہان کو پیدا ✣ | کوئی تجھسا نہ ہوا |
| یون ترا ناز ہے اے نازنین سرو ناز ان ✣ | ہے وہ عشوہ گر جان |
| تری اعجاز کرشمہ سے ہون مردے زندا ✣ | ہے عجب تیری ادا |

مرض ہجر سے کئی ہے مری حالت ابتر ✢ کیا نہین تجھکو خبر
شربت وصل سے اب میری تشفی فرما ✢ تو مسیحا ہے مرا
تو ممدوح الٰہی و حبیب داور ✢ کیا ہو مداح بشر
ثاقب عبد خداوند ہے عاجز مولا ✢ کیا لکھے تیری ثنا

عبد المطلب نے کہا کہ مین شب ولادت حضرت مین نزد کعبہ تہا جب رات آدہی گئی آدہی تہی تب مین نے دیکہا کہ کعبہ مقام ابراہیم پر مائل ہوا اور یہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ مین داخل ہوا — اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ الْمُصْطَفٰی وَالْاٰنَ قَدْ طَهَّرَنِیْ رَبِّیْ عَنْ اَنْجَاسِ الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ مبارک ہو آمین آمین ندائے غیبی آئی کہ خداوند کبریائی الٰہ نے کعبہ کو برگزیدہ کیا نہایت پسندیدہ کیا اوسکو قبلہ مقدس بتلایا اور مسکن اقدس احمد بنایا بتان پر اموان کعبہ ذلیل و خوار ہوئے اور پارہ پارہ ہوکر نابکار ہوئے بت کلان ہُبل نامی گر کر نگون سار ہوا اوسکا ہنر شیاری شرمسار ہوا جمہور اہل سیر معترف ہین گو بعض مورخ غیر معتبر مختلف ہین کہ سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ متولد ہوئے سب لوگ جا بیر کے معتقد ہوئے جو نشانیان اور بزرگیان بوقت ولادت با کرامت پیغمبر آخر زمان سرور مرسلان کی ظاہر ہوئین اور جو خوبیان اور اسلوبیان میلاد سعادت بنیاد سید بردہ پہان افسر پیغمبران کی ظاہر ہوئین وہ سب احصا ہین بے انتہا ہین بعض اون مین سے یہہ امور اعظم باب ہین مشہور عالم ہین کہ قصر کسری مین قصور آیا اوس نے زلزلہ پایا ایسا تہرایا اور سرنگونی لایا کہ اوسکے چودہ کنگورے زمین پر گر پڑے باقی شش در رہگئی کہڑی دریائے ساوہ سوکہا ریا ردوکہا وادی سماوہ بعد ہزار سال کے ہو گیا تازہ اوسمین پانی لہرایا اک دریا روان پایا آتشکدہ فارس جو ہزار برس سے گرم تہا سرد ہوگیا

مرض ہجر سے کی ہے مری حالت ابتر ✤ کیا نہیں تجھکو خبر
شربت وصل سے اب میری تشفی فرما ✤ تو مسیحا ہے مرا
تو ممدوح الٰہی و حبیب داور ✤ کیا ہو مداح بشر
ثاقب عبد خداوند ہے عاجز مولا ✤ کیا لکھے تیری ثنا

عبد المطلب نے کہا کہ میں شب ولادت حضرت میں نزد کعبہ تھا جب آدھی رات گئی آدھی رہی
تب میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیم پر مائل ہوا اور یہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں داخل ہوا —
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ رَبُّ الْمُصْطَفٰی وَالْاٰنَ قَدْ طَہَّرَنِیْ رَبِّیْ عَنْ اَنْجَاسِ
الْاَصْنَامِ وَاَرْجَاسِ الْمُشْرِکِیْنَ ۔ مبارک ہو آمین آمین ندائے غیبی آئی کہ خداوند
کبریائی اللہ نے آپکو برگزیدہ کیا نہایت پسندیدہ کیا اوسکو قبلۂ مقدس بتلایا اور مسکن اقدس
احمد بنایا بتان پر اموات کعبہ ذلیل وخوار ہوئے اور پارہ پارہ ہوکر نابکار ہوئے بت کلان ہبل
نامی گرکر نگونسار ہوا اوسکا ہر پجاری شرمسار ہوا جمہور اہل سیر معترف ہیں گو بعض مورخ
غیر معتبر مختلف ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختنہ شدہ اور ناف بریدہ متولد ہوئے
سب لوگ جماہیر کے معتقد ہوئے جو نشانیاں اور بزرگیاں بوقت ولادت باکرامت
پیغمبر آخر زمان سرور مرسلان کی ظاہر ہوئیں اور جو خوبیاں اور اسلوبیاں میلاد سعادت
بنیاد سید ہر دو جہان افسر پیغمبران کی ظاہر ہوئیں وہ سب احصا میں بے انتہا
ہیں بعض اون میں سے یہ امور اعظم ہیں مشہور عالم ہیں کہ قصر کسرا میں قصور آیا اوس نے
زلزلہ پایا ایسا تھرایا اور سرنگونی لایا کہ اوسکے چودہ کنگورے زمین پر گر پڑے باقی ششدر
رہ گئے کھڑے دریائے ساوہ سوکھا رہا رود کہا وادی سماوہ بعد ہزار سال کے ہوگیا تازہ اوس میں
پانی لہرایا اک دریا روان پایا آتشکدۂ فارس جو ہزار برس سے گرم تھا سرد ہوگیا

کسرا بے شرم تہا مبتلاے درد ہوگیا اوسنے اپنا راز نہ فاش کیا کاہنون کو تلاش کیا
سطیح کاہن کو بلایا اوس کا عجب حال پایا کہ اوسکے نہ مفاصل تہے نہ قابو ست قعود و قیام حاصل
تہے جب وہ غضب مین آتا تہا تب قدرت نشست پاتا تہا سواے استخوان کاسہ سر اوسکے
کوئی استخوان اعضا نہ تہا اور بہ شکل انسان اوس کا سراپا نہ تہا ہاتون اور انگلیون مین اوسکے
صرف گوشت تہا نہ ہڈی تہی نہ پوست تہا جب کہین اوسکو لیجاتے تہے تو اوسکو مثل کپڑے کے لپیٹا تہا
تہا اوسکا رخ سینہ مین تہا نہ کوئی عضو قرینہ مین تہا اوس نے اپنی زندگی کی ہوس کی تہی
عمر اوسکی چہہ سو برس کی تہی جب سطیح بحضور کسرا آیا اوسنے کسرا کو تحیۂ و سلام پہونچایا کچہہ
جواب نہ پایا کسرا نے ابیات مین کچہہ پڑہکر سنایا اوسکو ہنسایا سطیح مضامین و مطالب کو
پیش لایا کہ جب محمد رسول اللہ پیدا ہوگا سطیح فنا ہوگا یہہ کہکر وہ دفعۃً مر گیا دنیا سے گذر گیا
ایک گروہ قریش کا بت سنگین تہا تراشیدہ و رنگین تہا آغاز سال مین لوگ اوسکے گرد جمع ہوتے
تہے سامنے اوسکے سوتے تہے اور اوسکے آگے اعتکاف کرتے تہے عبید کہ کر لاف
کرتے تہے ایک رات مین دیکہا کہ وہ بت پڑا ہے اوندہا اوسکو لوگون نے اوسکی جگہہ پر رکہا
وہ قایم نہ رہا پہر اوسکی مقام پر اوسکو سیدہا ٹہہرایا وہ اوندہی پن سے باز آیا اوسکے پرستش
والے شرمندگی سے کرتے تہے نالے آخرکار ناچار ہوکر اوسکی جگہہ پر اوسکو مستحکم کیا اوسکو خوب
کسندیا جوف بت سے یہہ آواز آئی کہ سنو بہائی۔

| | |
|---|---|
| مولود خوش سیر کا نزول جلال سے<br>ہیبت سے اوسکی سنگدلان تہرتہرا گئے | اقبال و جاہ و عظمت و شوکت مین محترم<br>لرزان مین اوسکی رعب سے شاہان محتشم |

اگرچہ تعین سال ولادت حضرت مین کچہہ اختلاف خبری مگر باتفاق اکثر یہ اشہر و ابہر ہیکہ تولد
شریف سرور کائنات مفخر موجودات کا زمان حضرت آدم علیہ السلام سے بعد چہہ ہزار سات سو برس کے

سالِ فیل مین ہوا اور روز وفات سکندر رومی سے بعد آٹھہ سو بہتر سال کے اور یوم حکومت کسریٰ سے بعد بیالیس سال کے عہد نوشیروان عادل عقیل مین ہوا زہی قسمت شب تولد پیغمبر کہ لیلۃ القدر پر فایق ہوئی اور رکھے مرتبت نعمہ سرای پیدایش سرور کہ اس مضمون سے زبان زد خلق ہوئی۔

شبِ میلادِ پیغمبر سے فخر روز روشن ہی
ہوا اوجِ شرف مہر فلک پر پرتو افگن ہی

ظہورِ نور خورشید سے ہوئی دن کو بہت خجلت
وہ خوبی رات لائی ہی کہ قربان جسپہ جوبن ہی

صدائی شب نوید مقدم احمد ہی عالم مین
مسلمانون کو تہنیت ہی کفار دن کو شیون ہی

جو مشتاقِ زیارت مولدِ احمد کا دل سی ہے
نہ اوسکو خواہش جنت نہ لطفِ سیرِ گلشن ہی

اوسی کا حسن ہی بے مثل اور اوسکا مثالی ہے
حسین خوبانِ عالم مین حسینون مین وہ احسن ہی

وہ ہی ظل الہی تخت مین ہی اوسکی ہر عالم
جہان مین گوشہ امن و امان اوسکا ہی دامن ہی

ہی اوسکی دوستی و دشمنی مین فرق مہر و قہر
محب کو ہی عطا کوثر ہوا الابتر مین دشمن ہی

ہوا راہِ خدا کا نظم ابلاس شہ دین مین
نہ ہرگز رہروانِ دین کو کچھہ خوف رہزن ہی

بھروسہ ثاقب عاصی کو ہے اوسکی شفاعت کا
گناہون کا نہ ڈر ہے دہشت محشر سے ایمن ہے

ثویبہ لونڈی ابولہب کی تہی اوس نے خبر مسرت اثر ولادت حضرت اوس بوالعجب کو کی ابولہب نے بوجہہ شادمانی تولد محبوب یزدانی کے ثویبہ کو آزاد کیا ثویبہ نے اپنے دل کو یون شاد کیا کہ اوس نے اوّل دودہ اپنا رسولِ خدا کو پلایا ثواب پایا ابولہب کا فر تہا کفر اوس کا وافر تہا چنانچہ قرآن مین سورۂ تبت اوس کی مذمت مین ہے۔ ہر چند کہ ابولہب عذاب الہی سے مذلت مین ہے مگر بباعث خوشی ولادت نبی کے بروز دوشنبہ

عذاب سے محفوظ ہوتا ہے حدیثوں سے ملحوظ ہوتا ہے کہ اگر مسلمان چاہیں کہ سرور تولد حضور میں
بذل اموال فرمائیں تو بہت اولے ہے مگر اوس میں دخل بدعت بیجا ہے ۔

| | |
|---|---|
| بدعت ہے نہیں مسرت میلاد مصطفےٰ | خوشنودی تولد احمدؐ ثواب ہے |
| کفار کو بھی اوسکی ولادت کا تھا سرور | ناشاد اوسکے ذکر سے بھی ناصواب ہے |

حضرت جان فروز نے سات روز اپنی والدہ آمنہ کا دودہ پیا اور چند روز ثویبہ خیر آموز
نے آپکو اپنا دودہ دیا بعدہ حلیمہ سعدیہ نے حضرت کو دودہ پلایا اور بروایات صحیحہ معجزات
بے انتہا سعود کائنات کا زمانہ رضاعت حضرت میں مشاہدہ فرمایا اون میں سے
کچھہ یہاں بیان کئے جاتے ہیں کلک گوہر فشان کو دیے جاتے ہیں حلیمہ نے کہا ایک سال
قحط تھا کوئی قطرہ پانی کا نہ برستا تھا ہر شخص ترستا تھا میرے گدہے لاغر تھے اور سب
شیر مادہ شتر سے تھے عشرت سے نہ کچھہ کام تھا عسرت سے نہ دنکو چین نہ شبکو آرام تھا میں
ہمراہی قافلہ بنی سعد بن بکر مکہ میں آئی اور اپنے شوہر و کودک کو ساتھہ لائی عورات قوم نے
مکہ میں پہونچکر اطفال کو رضاعت میں لیا اور حضرت کو یتیم سنکر خیال بے بضاعتی کا کیا
کسی نے اونکی رضاعت قبول کی سعادت حصول کا کوئی رضیع سوائے ہی شفیع کے
باقی نرہا میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ واللہ باللہ میں بلا رضیع کسیکے پاس نجاؤنگی اوس یتیم کو برائے
رضاع ہمراہ لاؤنگی بالآخر اوسکے پاس گئی وہاں جاکر خوشحال رہی میں نے دیکھا کہ وہ ثوب
صوف سفید میں لپٹا ہوا چمکتا ہے اوسکی خوشبو سے عالم مہکتا ہے حریر سبز کا بستر ہے [illegible]
دماغ معطر ہے اپنی فضائے پاک سے سوتا ہے حسب عادت خرخر ہوتا ہے یہہ علامت
انفتاح مجاری نفس ہے اوس سے نیکیوں پر دسترس ہے میں نے چاہا کہ اوسکو بیدار
کروں جان و دل اپنا نثار کروں پھر اوسکے نزدیک آہستہ پہونچی یہہ تدبیر سوچی کہ

مین نے ہاتہہ اپنا اوسکے سینہ پے کینہ پر پہونچایا اوس نے تبسم فرمایا اور اپنی چشم مبارک کو
کہولا مین اوسکو اپنے دل مین تولا اور نگاہ کی اوسپر پایا اوسکو خوشتر اوسکی چشمان
عنو فشان سے اک نور آسمان تک متصاعد ہوا میرا دیدۂ روشن اوسکا شیدا ہوا مین نے
مابین عینین بوسہ دیا اور اوسکو اپنی گود مین لیا مین اوسکی عاشق زار ہوگئی فریفتۂ دیدار
ہوگئی دل کی عجب حالت تہی محویت مین جلالت ہتی -

محو ہے عشق نبی مین دل شیدا کیسا — جذبۂ شوق مین ہے ذوق ہی کیسا کیسا
خوبتر ہو بہی خوبان سی ہے اوسکی خوبی — اپنا محبوب خدا نے کیا پیدا کیسا
نور سے اوسکی ہوئی شمس و قمر پر انوار — واہ واصل علا ہے رخ زیبا کیسا
تیرے قامت سی قیامت ہو بپا رحمت — اللہ اللہ ترا ہے قد رعنا کیسا
ہو وہ دیوانہ ہے سودائی جو سمجہی مجکو — شیفتہ زلف کا مین ہون مجہی سودا کیسا
جیا ہا عاشق نے جو معشوق سی کچہہ راز و نیاز — سب حجابون کو اوٹہا کر کہا پردا کیسا
عرش اعظم سی بہی بالا ہے عروج والا — حق تعالے نے دیا مرتبہ اعلا کیسا
قدرت حق سے نہین ہی کوئی ہمسر اوسکا — آپ یکتا ہے کیا اوسکو بہی یکتا کیسا

شاد ہو شافع عصیان ہے شفیع محشر
تجکو اے **ثاقب** عاصی غم فردا کیسا

العرض مین نے پستان راست کو دہان مبارک مین دیا حضرت سے دودہ پیا پہر مین نے
شیر پستان چپ کے پلانیکا قصد کیا مگر آپنے اوس پستان کو مونہہ مین نہ لیا یہہ انصاف پروری
ہتی عدالت گستری ہتی کہ ایک پستان اپنے لئے مقرر کی اور دوسری برادر رضاعی کو
دی پہر لیکلی مین اپنے مقام مین پایا مین نے اپنے شوہر کو انتظام مین دیکہا اوس نے جمال

جہان آراے حبیب خدا کو اور خوبی حسن روح افزاے رسول کبریا کو وہ ہو گیا اون پر
شیدا جان سے نثار دل سے فدا فوراً وہ سجدہ مین آیا یہہ مضمون زبان پر لایا۔

آینۂ عالم ہے زیبا تجھکو پھر یاوری ۔۔۔ مہتری و بہتری پیغمبری و افسری
ہین تری خوبی کے صدقے حسن پر قربان ہین ۔۔۔ وحشی و طیر و بشر حور و ملک جن و پری
تیرے غمزے ہین کرشمو نسے ہین طرفہ آن پر ۔۔۔ ناز و انداز و ادا غنج و دلال و دلبری
آسمانون پر ہین سیارے تمہارے نور کے ۔۔۔ خور زحل مریخ مہ زہرا عطارد مشتری
آپکی شان معظم سے ہے حاصل اا کلام ۔۔۔ عرش و فرش و کرسی و لوح و قلم کو برتری
ہے تری ذات مقدس کی صفاتون سے عیان ۔۔۔ بخشش و جود و کرم فیض و عطوفت گستری
حق نے عالم سے زیادہ تر نبی کو کی عطا ۔۔۔ حکمت و فہم و ذکا عقل و خرد دانشوری

ہے کلام ثاقب روشن سخن مین نعت سے
لمعہ و نور و ضیا پرتو و ضو جلوہ گری

شوہر حلیمہ کے پاس ایک اونٹنی تھی وہ دودہ نہ دیتی تھی بہ برکت شاہ رسالت کے اوسنے
دودہ دیا شوہر و زوجہ دونون نے پیا خوب سیر ہوے مشکور خیر ہوئی حلیمہ نے کہا کہ مین نے ایک
رات مین یہہ دیکھا کہ نور غاشیہ شدہ گرد حضرت روشن زیادہ ہی اور اوسکی بالین پر ایک مرد سبز
پوش ایستادہ ہی مین نے اپنے شوہر کو بیدار کیا اور اوسکے دیکھنے کا اصرار کیا اوس نے کہا
اے حلیمہ خاموش باش راز کو مکر فاش جب سے یہہ لڑکا پیدا ہوا ہے اور اوس کا چرچا ہے
تب سے احبار یہود کو طعام و شراب خوشگوار نہین اونکو صبر و قرار نہین پہر مین آمنہ سی رخصت
ہو کر اپنے دراز گوش پر سوار ہوئی اور پیارے محمدؐ کو اپنے آگے بٹھلا کر ہمراہ قافلہ کے
رہگذار ہوئی میرا دراز گوش ایسا چست و چالاک ہوا کہ ہر شخص اوس کو دیکھکر حیرت ناک ہوا

جب وہ پاس کعبہ کے پہونچا تو اوس نے کچھ سوچا پہر تین بار سجدہ کیا اپنے سر کو سوئی آسمان
اوٹھا دیا پہر وہان سے روان ہوا خوب جولان ہوا جو عورتین میرے ساتھ تہین وہ بولین
کہ اے حلیمہ یہہ وہی دراز گوش ہی کہ جسپر تو سوار ہوکر آئی تہی اور مصیبت سواری کی
اوٹھائی تہی اب کیا سبب ہی کہ وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ جس سی ہر دراز گوش شرمسار ہوا
مجھسے بہت کلام رہا آخر کو دراز گوش نے کہا کہ میرا مرتبہ اعلی ہی رتبہ دوبالا ہے کہ مجھپر سید
المرسلین خیر الاولین والآخرین سوار ہے بخت میرا بیدار ہے مجھ مردہ نے زندگی پائی
مجھ لاغر پر فربہی آئی حلیمہ فرماتی تہین کہ مجکو راہ مین چپ و راست سی آوازین آتی تہین کہ
اے حلیمہ تو ہوگئی غنی اور زنان بنی سعد مین بہتر ہی گلے گوسفندون کے میرے سامنے
آتے تہے اور مجھکو یہہ سناتے تہے کہ اے حلیمہ تو جانتی ہی خوب پہچانتی ہی کہ رضیع تیرا نبی
پروردگار آسمان و زمین ہے اولاد آدم مین اوس سی کوئی بہتر نہین ہے اور کوئی منزل ایسی
نہوتی تہی کہ جس مین باوجود قحط نزہت سرسبزی نہ ہوتی تہی جب ہم منازل بنی سعد مین داخل
ہوئے تو مجکو وہان کی ویرانی اور خشکی سی غم حاصل ہوئی جو ہمارے گوسفند چرنیکو جاتے تہے
تو وہ شام کو سیر ہوکر پر شیر آتے تہے جب سی قوم نے ہماری چرواہون کے ساتھ اپنی گلونکو
چروایا تو اون مین بہی مزا خیر و برکت کا آیا جبتک ہماری قبیلہ مین رسول خدا رہی تب تک
تحایف و برکات بہ صدقہ وجود باوجود سرور کائنات عطا رہی جب حضرت کا وقت نطق آیا تو
آپنے بزبان صدق فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین وسبحان
اللہ بکرۃ واصیلا نہ ہوا آپکا کلام جست کبہی میلا اور لا الہ الا اللہ قدوسا نامت
العیون والرحمن لا تاخذہ سنۃ ولا نوم فرماتے تہے بہت پیاری باتین
سناتے تہے اور جب حضرت پیغمبر نے بجانب قمر کے اشارہ فرمایا اور وہ اشارہ پر آیا ملائکہ نے

آپ کو جھولا جھلایا اور آپ کا معجزہ ہر بات میں پایا کبھی آپ کپڑوں پر بول و براز نکرتے تھے
خیال وقت مقررہ بول و غائط کا دھر لیتے تھے اور جبکہ میں شیر آلودہ کو دھونا چاہتی تھی
تو غیب سے اوسکی شست و شو پاتے تھے اگر ستر مبارک آپ کا کھل جاتا تھا تو فوراً جسد اطہر
حرکت لاتا تھا اوسکو ڈھانپ دیا جاتا تھا اور بحالت تاخیر غیب سے پوشیدگی
پاتا تھا جب رسول خدا رفتار میں آئے تو جو اطفال کھیلتے پائے آپ نے اونکو کھیلنے سے منع فرمایا
اور یہہ سمجھایا کہ خالق نے کھیلنے کو پیدا نہیں کیا لہو لعب کو زیبا نہیں کیا بعض قصص و
حکایات میں آپکا کھیلنا بچون کے ساتھ لکھا ہے وہ صریح خطا ہے آپ کا نشو و نما مثال
دیگر اطفال نہ تھا بالیدگی آپ کو ایک روز اور ایک ماہ میں جیسی ہوتی تھی اوروں کو ایک ماہ
اور ایک سال میں ویسی ہوتی تھی ہر روز ایک نور روشن مانند آفتاب پاس رسالت
مآب کے آتا تھا اور آپکو چھپا کر متجلی ہو جاتا تھا دو مرغ سفید پاحواس اور بروایت دیگر
دو مرد سپید لباس آتے تھے اور گریبان حق نشان میں پہونچکر غائب ہو جاتے تھے
آپ کبھی نہ روتے تھے بشاشی سے سوتے تھے نہ بدخلقی نہ بے لطفی کرتے تھے بسم اللہ پڑھکر
ہر چیز پر ہاتھ دھرتے تھے میں اونکو کبھی باہر نہ جانے دیتی تھی ہر وقت دیکھتی رہتی تھی ایکدن
میں کام میں مشغول تھی اون سے غافل تھی وہ گرمی میں ساتھ اخت رضاعی کے باہر
چلے گئے میرے دل و جان سلے گئے میں باہر آئی خبر اونکی پائی میں نے لڑکی سے کہا کہ ای ہمشیرہ
باوجا کسلیے اپنے بھائی رضاعی کو ہوائے گرم میں باہر لیگئی اوس نے یہہ بات کہی کہ گرمی نے
اون پر دخل نہ پایا ابر نے کر دیا تھا سایا ایک دن حضرت کے خیال میں آیا حلیمہ سے
فرمایا کہ مجکو بھی ہمراہ برادران رضاعی کے چراگاہ میں بھیجو تاکہ مجکو شبانی سے محرومی
نہو حلیمہ نے آپ کے بالوں میں شانہ کیا سلسلہ معشوقانہ کیا آنکھوں میں سرمہ لگایا عمدہ جامہ پہنایا

جزع یمانی براے نگہبانی گلے مین لٹکایا آپنے اوسکو اپنے گلے سے جدا فرمایا حلیمہ سے کہا کہ
اے اماں تمہارا کیا گمان ہے پروردگار میرا نگہبان ہے جناب حبیب الٰہی ہمراہ برادران رضاعی
چراگاہ مین گئے او سفندان کو چراتے تھے ناگاہ دوپہر مین ایک مرد آیا اوس نے حضرت کو
اوٹھایا پہاڑ پر لیگیا کچھہ نہ کہہ گیا شکم مبارک کو چاک کیا نور بہردیا حمزہ پسر حلیمہ یہہ دیکھکر شور
وغوغا بیداد وزاری لایا یا اماہ یا ابتاہ کہتا تہا اور اس واقعہ کی خبر دیتا تہا حلیمہ اور
اور اوس کا شوہر افتان وخیزان بہاگے جب پہونچے پہاڑ کے آگے تو دیکھا کہ رسول خدا
پہاڑ پر رونق افزا ہین اور نظرین آپکی بسوئی سمان ہین جب ہمکو دیکھا تو تبسم فرمایا ہمنے اونکی
سر وچشم کو چوما اور حال واقعہ پوچہا حضرت نے سب قصہ کہا ہمنے سنا کتب احادیث
مین یہہ قصہ مختلف العبارت ہے ضرور حضرت کی یہہ اشارت ہے کہ تین شخص آئے اور برف طشت
طلائی مین لائے میرے یاران مین سے مجکو اوٹھایا اور میرے مابین مفرق صدر کو تا منتہای عانہ
چیرا مجکو نہ کچھہ دہشت آئی نہ مین نے تکلیف پائی پہر میرے احشاء البطن کو نکالا اور اوس
برف سے خوب دہویا پہر اوسکو بجائی خود رکہا بعدہٗ دوسرا شخص اوٹھا اوس نے شخص اول سے کہا
کہ اے بندہ خدا ایک سو ہو علیحدہ رہو پہر اوسنے ہاتھہ اپنا میرے شکم مین پہونچایا اور میرے دلکو باہر لایا
اوسکو شگاف کیا اوس مین سے مضغہ سیاہ لیا اوسکو زمین پر پہینکا اور یہہ کہا کہ یہ نصیب شیطان ہے
عام یہہ غسل قلب مرسلان ہے پہر اوسکو بہردیا جو اوسکے ہاتھہ مین تہا پہر جب درا ست
اوسنے اپنے ہاتھہ سے اشارہ کیا ناگاہ خاتم نور کو لیا اوس مہر کو میرے دل پر لگایا مین نے
اپنے دلکو نور سے معمور پایا وہ نور نبوت وحکمت کا تہا بعدہٗ میرے دلکو بجائی خود رکہا شق صدر
نبی مخصوص بزمانہ صغیر سنی نہین وقوع اوس کا بعمر شش سالہ اور نیز بسال دہم لکہا ہے کہین
اور احادیث صحیحہ سے یہہ صحیح پایا کہ بشب معراج بہی وقوع مین آیا جب قصیہ شق صدر پاک

جناب صاحب لولاک واقع ہوا تو شوہر حلیمہ اور اکثر اہل سلیقہ نے کہا کہ اے حلیمہ کسی آسیب کے
پہونچنے سے پہلے اس فرزند ارجمند کو یہانسے لیجا مکہ مین اوسکی والدہ اور دادا کے پاس پہونچا
چنانچہ حلیمہ حضرت کو ساتھہ لیکر متوجہ مکہ ہوئین جب حوالی مکہ مین پہونچین تو آپکو ایک جگہہ بٹھلایا اور خود
حلیمہ نے بضرورت قضائے حاجت گوشہ پایا جب فراغت پاکر آئین تو وہان ہرچند نظرین دوڑائین مگر
اوس نور بصر لخت جگر کو نہ دیکھا آنکھون مین آگیا اندھیرا بہت واویلا کیا غم نے دلکو ملا کیا نہ ہوش ہا خروش
مین یہہ کہا وا محمداہ وا ولداہ - اے راحت جان کہان ہو ناگاہ وہان ایک پیر ضعیف آیا عصا
اوسکی ہاتھہ مین تھا وہ بولا کسلیئے یہہ بکا حلیمہ نے کہا اے مرد خدا نور دیدہ میرا سرور سینہ میرا
یعنی رسول الله محمد عالم پناہ یہانسے گم گیا ہے میرا دل مضطر بیقرار ہو رہا ہے مین نے اوسکو
اپنا دودہ پلا کر پالا ہے وہ میری آنکھون کا اوجالا ہے اوس نے دلاسا دیا اور یہہ کہا کہ گریہ
نکر اوسکی گم ہونیسے نہ ڈر بت بزرگ ہبل نامی کے پاس جا اوس عالم گرامی سے استفسار فرما حلیمہ نے اوسپر بہت
افسوس کیا اور یہہ جواب دیا کہ تو نہین جانتا کہ شب ولادت حضرت مین یہہ بت سرنگون ہوا اور مبتلا افتادگی
ہوکر محزون ہوا پہر جوف بتان سے آواز آئی کہ اے بوڑہے واہی تو یہان سے دور ہو ہماری پاس
نہ اوسکا کچہہ مذکور ہوا اگر تو نام اوس پسر فرخندہ فرجام کا لیگا تو بتون اور بت پرستون مین
ہلاکت سے کوئی نہ بچیگا اوس کا نہ خوف جان ہے خدا اوس کا نگہبان ہے ناچار حلیمہ پاس عبد المطلب کے
آئین اونہون نے صورت حلیمہ پر علامتین ملالت کی پائین پوچہا کہ اے حلیمہ خیر ہے
یہہ کیا اندھیر ہے کہ محمد تیرے ساتھہ نہین ہین ہوگیا اوندہگین حلیمہ نے سب حال
بیان کیا نہایت پریشان کیا عبد المطلب گئے کوہ صفا کی جانب اور ندا دی یا آل غالب
بس اہل قریش جمع ہوکر ساتھہ عبد المطلب کی جستجو مین روان ہوئے سر سود وان ہوے
جب نہ پایا رسول خدا کو تو عبد المطلب نے مسجد حرام مین بعد طواف اوٹھائی ہاتھہ دعا کو

ہاتف غیبی سے نے ندا دی کہ اے متلاشی نبی خوش ہو جا و غم نہ کہا و محمدؐ حفاظت خدا مین ہے پوچہا کہ اے منادی وہ کس جا مین ہے آواز آئی یہہ خبر پائی کہ وادی تہامہ مین زیر درخت خرما دولق افروز مین درخشندہ مہر منیر وہ مین عبد المطلب وہان آئے چلے راہ مین ورقہ بن نوفل ملے یہہ دونون وادی تہامہ مین داخل ہوئے جب حبیب خدا سے واصل ہوئے تو عبد المطلب نے پوچہا کہ اے لڑکے تو کون ہے کس کا ہے آپ نے فرمایا کہ مین محمدؐ عبد الله میرا باپ عبد المطلب میرا دادا ہے عبد المطلب نے کہا کہ میری جان تجہہ پر فدا مین ہون عبد المطلب تیرا دادا پہر عبد المطلب حضرت کو پیش زین خود بٹہلا کر مکہ مین لائے اور بہ بہجت و شادمانی بہ مسرت کامرانی طلائے بسیار و شتران بیشمار صدقہ فرمائے اور حلیمہ کو انعام دیئے بہت اکرام کئے معلوم نہین کہ گم گشتگی نبی مین کیا اسرار نہا عالم اوس کا خداوند کردگار تہا بعض مفسرین آیات کریمہ سے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدىٰ کو تفسیر کیا ہے علام الغیوب خدا ہے زمانہ رضاعت دو سال رہا ایک راوی نے یہہ بہی کہا کہ حلیمہ حضرت کو پہر اپنے گہر لیگئین دو یا تین سال بعد اونکا اور رہین وَاللهُ عَالِمٌ بِحَقِيقَةِ الْحَالِ عَلَىٰ وَجْهِ الْكَمَالِ مختصر ام ایمن کنیز عبد الله والد سلطان زمن نے نونہال گلشن رعنائی گلبن چمن دلربائی کو اپنی گود مین پالا پایا مرتبہ اعلا ام ایمن نے یہہ خبر دی کہ اپنے کبہی شکایت گرسنگی و تشنگی کی نہین کی سبحان الله کیسا حبیب خدا وند متعال ہے کہ اوسکی چال سب سے نرالی ہے۔

| | |
|---|---|
| الله کو ہے الفت خیر البشر ایسی | دیکہی نہ کسی نے کبہی حب دگر ایسی |
| تیرے رخ پر نور کے جلوے جو ہوتے | پاتے نہ ضیا مین کبہی شمس و قمر ایسی |
| ہر وقت شب و روز مین رہتا ہے تحیر | باہم رخ و مو رکہتے ہین شام و سحر ایسی |
| پر تو سے ترے نور کے روشن ہوئین آنکہین | مجکو نظر لطف ہے نہ نظر ایسی |

| | |
|---|---|
| مصروف طرب تیری مناقب سی جہان ہی | ہی فرحت دل راحت جان و جگر ایسی |
| رحمت ہی تری امت عاصی پہ خدا کی | دی ہمکو ہی خود تمنے پیمبر خبر ایسی |
| ہین اہل سخن وجد مین ای ثاقب مداح | ہے یہ غزل مدح تری پر اثر ایسی |

## مختصر احوال ہے جو بعض واقعات کا وہ روایات صحیحہ سے یہان مسطور ہے

جب سن شریف حضور والا چھہ یا سات برس کا ہوا تو آمنہ آپکی والدہ نے موضع ابوا متصل مدینہ مین وفات پائی اوس مین اونکی مدفن کی نوبت آئی ایک روایت مین لکھا ہی کہ قبر آمنہ کی حجون مکہ مین بجانب معلا ہی بعد وفات آمنہ عبد المطلب کفیل تربیت حضرت کے ہوئے اور ایسے وابستہ محبت کے ہوئے کہ اپنی تمام فرزندون سے آپکو زیادہ عزیز رکھتے تھے اور بلا آپکی کہانا نہ کہا سکتے تھے اور جسوقت حضرت اونکی پاس آتے تھے تو اونکی مسند پر بلا تکلف بیٹھ جاتے تھے اور جو بعض خواص عبد المطلب عالی نسب برعایت قواعد آداب آپکو مسند نشینی سی ممانعت کرتے تھے تو اون خواصون کو عبد المطلب ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اسکو میری مسند بیٹھنے سے منع نکرو اور یہہ سنو کہ علو مرتبہ اوس کا محسوس ہوتا ہے اور ہر شخص اسکے سر سے مایوس ہوتا ہے مین امید کرتا ہون کہ وہ ایسا عالی مرتبت ہوگا کہ عرب مین کوئی اگلا اور پچھلا اسکا ہمرتبہ اور ہم منزلت ہوگا اکثر اہل قیافہ کہتے تھے اور حضر بہتی تھے کہ ای عبد المطلب اس پسر نیک سیر کی خوب حفاظت رکھو اسکو کوئی مضرت نہو اثر اوسکے قدم کی نسبت لزوم کا مقام ابراہیم پر پہونچتا ہی کعبہ اوس شرف سی بزرگی عظیم پر پہونچتا ہے جب عبد المطلب سفر یمن سی واپس آئی تو قحط سے حالات اہل قریش کے بہت تغیر پائے بعد ایام کے ہاتف غیبی کے کوہ ابو قبیس پر استسقا کیا بدعا سے

نبی ایسا پانی برسا کہ تلافی خشکی بخوبی ہوگئی قریش مین اسلوبی ہوگئی جب حضرت کی عمر شریف
آٹھ برس کی ہوئی تو عبد المطلب نے دار فانی سے رحلت کی سبکو قلق وفات تہا سن اونکا
ایک سو دس یا کچھ زاید ایک سو چالیس تک تا حیات تہا پہر ابو طالب عم اعیانی رسول
یزدانی نے جناب محمد فخر رسالت کو اپنی حفاظت مین لیا اور جو عبد المطلب نے بوجہہ خصوصیت
واتحاد باہمی عبد اللہ و ابو طالب کے درباب تربیت حضرت وصیتہً کہا ابو طالب کا موافق اوسکی
عمل رہا روایت مین یہہ بہی آیا کہ حضرت کو اختیار دیا کہ اپنے اعمام مین سے جسکو چاہین اوسکی
تربیت مین آئین حضرت نے ابو طالب کو اختیار فرمایا اور کوئی اون کے خیال مین نہ آیا
ابو طالب نے محافظت حضرت کی قبل ظہور نبوت و بعد وقوع رسالت بہ احسن الوجوہ کی
ابو طالب بغیر حضرت کے کہانا نہ کہاتے تہے اور درون بیرون خانہ ہمراہ آپکو آپنے لیجاتے تہے
کبہی تنہا نہ چہوڑتے تہے کہین اونسے منہ نہ موڑتے تہے حضرت سے بہت خوش رہتے تہے اکثر اشعار
آپکی تعریف مین کہتے تہے اون مین سے ایک شعر یہہ ہے تابندہ مہر یہہ ہے۔

| فذو العرش محمود وهذا محمد | | وشق له من اسمه ليجله |
|---|---|---|

حسان بن ثابت نے اسکو تضمین کیا ہے اوس تضمین کو یون پر تزئین کیا ہے۔

| باياته والله اعلى وامجد | | الم تران الله ورسل عبده |
|---|---|---|
| فذو العرش محمود وهذا محمد | | وشق له من اسمه ليجله |

جبکہ پہر قریش مین بوجہہ خشکی بلائے قحط آئی تو آپکی دعائے استسقا سے اوس بے موقوفی
پائی بہ مطالب غالب ابو طالب نے آپکی مدح مین قصاید لکہی مدحت ممدوح کے فواید لکہے
ایک بیت قصیدہ یہہ ہے مضمون پسندیدہ یہہ ہے۔

| شمائل اليتامى عصمة الارامل | | وابيض يستسقى الغمام بوجهه |
|---|---|---|

محمد بن اسحاق نے اس قصیدہ کی اسّی بیتونکا ذکر کیا ہی اور یہہ کہا ہی کہ ابوطالب نے یہہ ابیات
مجمع قریش مین کہین اور اون مین باتین ہجو قریش اور نیز ترغیب اطاعت نبی حق کیش کی
لکہین جب سن مبارک پیغمبر خدا بارہ برس کا ہوا تو آپنے بجانب شام روانہ ہوکر بصرے مین
نزول اجلال فرمایا اس سفر مین قصہ بحیرائی راہب پیش آیا بحیرا احبار نصاری سی تہا اور زہد
و ورع مین بہتر ہزار ہا سے تہا اوس سے توریت و انجیل و دیگر کتب سماویہ سی پیغمبر آخر الزمان کو
جانا تہا اور اونکے مراتب علیا کو پہچانا تہا مدت مدید عرصہ بعید سی مشتاق دلی تہا منتظر دیدن
جمال انہی تہا ہر چند کہ اس مین اوسکی بہت عمر گذری مگر اوسکو یہی خبر ی جو قافلہ قریش و ہاشمی
گذرتا تہا بحیرا اپنی صومعہ سی باہر آکر اوس پر نظر کرتا تہا جب کوئی نشان اپنی قیاس مین نہ دیکہتا
تہا تو اپنے صومعہ مین جاکر آہین سرد بہرتا تہا یکبارگی قافلہ قریش آیا اوس نے دیکہکر یہہ پایا
کہ حضرت اقدس رسول مقدس پر پارہ ابر سایہ کرتا ہے اور ہمراہ آپ کے وہ بہی گذرتا ہی بحیرا
اوسکو دیکہکر بہت حیران ہوا اور متعجب ہوکر حضرت کا جویان ہوا اور اوسنے یہہ لیاقت کی کہ
اوس قافلہ کی ضیافت کی ابوطالب وہان گئے اور حضرت مقام قیام پر رہی بحیرا نے حضرت
کو بلایا وہ ابر پارہ بہی ہمسایہ افگنی ساتہہ آیا جب قافلہ محل مین پہونچا تو بحیرا نے ہر شجر و
مدر سے یہہ سنا السلام علیک یا رسول اللہ اور شانہ مبارک مین دیکہی اوسنے مہر نبوت
علامت پاؤ جب بحیرا نے موافق کتب سماویہ کے مہر نبوت کو پایا تو دوڑ کر اوسکو بوسہ دیا اور
ایمان لایا بحیرا اون لوگون مین شمار ہوا گیا جنکو خدا کی طرف سے قبل نبوت شرف اسلام دیا گیا
نقل صحیح بخاری و ترمذی و دلائل نعیم کی ہے یہہ رحمت خدائی کریم کی ہی اس سفر مین بات شتی
پوشیدہ قتل نبی سے معلوم ہوئی اسلیے بحیرا نے واقفیت نبوت بدلائل صحیحہ سنائی اور حضرت کی طرف
کو اشارہ کیا اور یہہ کہا کہ صفت اس لڑکے کی توریت و زبور و انجیل مین ہی اور جو خواستہ خدا ہے

وہ بلا تنخواہ امور میں ہے کوئی اوسکو روک نہین سکتا تو کٹ نہین سکتا پہر بحیرا نے ابوطالب کو یہہ وصیت
کی خوب نصیحت کی کہ اسکی حفاظت لازمی ہے یہہ ہی خادمی ہے یہہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان
ہوگا ناسخ ادیان ہوگا اسے شام کو لیجاؤ اسکی جان بچاؤ یہود اسکے دشمن ہین نصاریٰ اعدائی
بد ظن ہین پس ابوطالب نے مال تجارتی اپنا بصرے مین بیچا رخت مراجعت کہینچا مکہ مین واپس
آئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخیر وعافیت اپنے ساتھہ لائے ایک روایت
مین آیا کہ ثابت مین پایا کہ سلطان رسالت کو ہمراہ ایک جماعت کے مکہ مین
بہیجدیا اور خود ابوطالب نے قصد روانگی شام کا کیا جو ابوطالب نے انوار افضال اور آثار
کمال اور ظہور ملائکہ خوش جمال اور امور برکات مال مشاہدہ کئے اور حالات عجیبہ اور
واقعات غریبہ معائنہ کئے تو ابوطالب محمد صاحب کو پاس کاہنون کے لیگئے اور اسکی خبرین
طبیبون کو دیگئی سب نے کہا کہ اے مرد خدا یہہ حال نیک فال ہے اور یہہ بے قیل وقال اثر
کہ نہ کوئی وسوسہ شیطان ہے نہ مرض جسمانی ہے جب سن شریف پچیس برس کا ہوا تو
ابوطالب نے رسول خدا سے کہا کہ اب میرے پاس مال نہین رہا اور وقت تجارت شام کا
آگیا کاروان شام کو جاتے ہین یہہ خیال میرے دل مین آتے ہین کہ خدیجہ بنت خویلد مالدار
ہے اوسکی یہان تجارت کا کاروبار ہے وہ لوگون کو مضاربت پر مال دیتی ہے اور تجارت کو
بہیجتی رہتی ہے اگر تم پاس اوسکے جاؤ گے تو یقین ہے کہ اوس سے مال لاؤ گے اور
تجارت سے فائدہ اوٹہاؤ گے اپنا مقصود پاؤ گے اور یہہ صحیح ہے صریح ہے کہ خدیجہ کو
تلاش امین کی تہی نہ ضرورت کسی خمین کی تہی اونہون نے حضرت سے زیادہ کسیکو
امانت دار نپایا آپکو بلایا آپ اون کے پاس گئے خدیجہ نے یہہ امور کہے کہ تم شام کو جاؤ
میری مال سے نفع اوٹہاؤ منافع تم بہی لو مجہکو بہی دو حضرت نے بمشورہ ابوطالب کے قبول فرمایا

اور یہہ قرار پایا کہ خویشان خدیجہ مین سے خزیمہ اور غلامان مین سے میسرہ خدمت بابرکت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رہین اور وہ کرین جو آپ کہین چنانچہ حضرت شام کو
راہی ہوئے اور محفوظ بہ فضل الٰہی ہوئے جب آپ بصری مین پہونچے تو ایک درخت کے نیچے
بیٹھکر کچھہ سوچے اس اثنا مین نسطورا راہب اپنے صومعہ سے باہر آیا اور آپکو زیر درخت
بیٹھا پایا اوسنے کہا کہ سوائے پیغمبر کے اس درخت کے کوئی نہین بیٹھا رہا وہ درخت خشک
بے بار تہا بوسیدہ و خوار تہا حضرت کے بیٹھتے ہی وہ درخت سرسبز و میوہ دار ہوگیا اوسکی
گرد اگرد مرغزار ہوگیا نسطورا آپکے پاس آیا یہہ کلام زبان پر لایا کہ تجکو سوگند لات و عزّا ہے
بتلا کہ تیرا نام کیا ہے آپنے فرمایا کہ ای مشرک ناسزا تو مجھسے دور ہو نہ مغرور ہو یہہ سنکر وہ
متحیر رہا اوسنے صحیفہ کو دیکھکر کہا کہ یہہ وہی ہے بخدا جس کا ذکر توریت مین ہوا القصہ حضرت نے
متاع خود بصرے مین فروخت فرمائی اوروں سے دوچند منفعت اوٹھائی اور قافلہ
کو بہی بہ برکت صحبت حضرت بارفعت کے بہت فائدہ ہوا جب سید سرو سرا مکہ مین
ہوے جلوہ نما تو وہ وقت پر ضیا دوپہر کا تہا خدیجہ بالاخانہ پر رونق افزا تہین اور اونکے پاس
چند زنان خوش لقا تہین اونہون نے دیکہا کہ دو مرغ خوش نما نے سرسرور پر یہہ سایہ کیا ہے
اور رخ زیبا حضرت کے ہر سو ضیا ہے روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ مواہب نے یہہ کہا ہے
کہ خدیجہ کو یہہ نظر آیا کہ دو فرشتون نے آپ پر کیا ہے سایہ خزیمہ اور میسرہ نے جو راہ مین خوارق
و کرامات حضرت کو مشاہدہ کیا اوسکو بصراحت خدیجہ سے بالمشافہ کہدیا خدیجہ حضرت پر شیدا
ہوئین اور اونکے دل مین خواہشین نکاح کی پیدا ہوئین خدیجہ عقیل و فہیم تہین مال دار و نعیم تہین
زنان قریش مین ممتاز تہین بہت ذی وقار و با اعزاز تہین اکثر اشراف قریش
اون سے نکاح کے خواستگار تہے مگر ناچار تہے کہ وہ قبول نہ فرماتی تہین کسیکو

خیال مین نہ لاتی تہین خدیجہ نے ایک عورت کو حضرت کے پاس خفیہ بہیجا اوس عورت نے بہت ترغیب دیکر حضرت سے پوچہا کہ آپکو کونسی چیز مانع نکاح ہے اور اب تمہاری کیا صلاح ہے آپ نے فرمایا میرے پاس ساز وسامان نہین اسلیئے مین خواہان نہین اوسنے عرض کیا اے مرد خدا اگر کوئی زن جمیل وشکیل تونگر وجلیل ملجائے تو بہی میری گذارش پذیرائی پائے آپنے کہا کہ ایسی عورت کہان اوس نے کہا کہ ہے یہان خدیجہ بنت خویلد تمکو چاہتی ہے نکاح کیلیئے فرماتی ہے الغرض وہ عورت پاس خدیجہ کے واپس گئی اور جو گفتگو آئی تہی وہ سب کہی خدیجہ اوسکی احسان مند ہوئی اور خواستگاری نبی دلپسند ہوئی پس خدیجہ نے بلایا اپنے چچا عمر بن اسد خوش منزلت کو اور حضرت نے طلب فرمایا ابو طالب وحمزہ ودیگر اعمام خود وابو بکر ورؤسائے مصر با قدرت کو ابو طالب نے خطبہ پڑہا خلاصہ ترجمہ اوسکا یہہ تہا کہ حمد خدا کو سزاوار ہے اور سپاس کبریا کی بیشمار ہے کہ ہمکو فرزندان ابراہیم اور فروع اسمٰعیل مین داخل فرمایا اور اصل معد ومضر سے باہر لایا اور حرم محرم ہمکو عطا کیا اور اوسکا ہمکو افضل قرار دیا ہمکو حاکم بنایا مردمان کو ہماری تابعداری مین لایا یہہ لڑکا محمد بن عبداللہ ہے اہل قریش مین عالیجاہ ہے اگرچہ وہ بظاہر مالدار نہین لیکن قریش مین اوس کا مرتبہ رہنما نہین وہ خدیجہ کا خواستگار ہے بیس شتر بابت مہر کا جو اوس زمانہ مین از روئے بہا پانچ سو درہم تہا میرے مال سے اقرار ہے جب خطبۂ ابو طالب ختم ہوا تو ورقہ بن نوفل عمزاد خدیجہ نے خطبہ پڑہا الحمد للہ کہ خدا نے ہمکو فضیلت دی اے ابو طالب جو تمنے کہی ہم پیشوایان عرب مین اور آپ افضلترین وعالی نسب ہین ہمکو تم سے ملنا مرغوب ہے اور تمہارے ساتھہ ہم پیوند ہونا خوب ہے اے اہل قریش گواہ رہو اور یہہ سنو کہ خدیجہ بنت خویلد کو زوجیت مین محمد بن عبداللہ کی دیا اور مہر اوسکا چار سو مثقال

قبول کیا ابوطالب نے فرمایا کہ اسے ورقہ مجکو یہہ خوش آیا کہ عمر بن اسد عم خدیجہ سے کہدو
کہ وہ بہی اس مین شریک ہو پہر عمر بن اسد نے بہی بیان کیا کہ خدیجہ بنت خویلد کو زوجیت
مین محمد بن عبداللہ کے دیا اے اہل قریش گواہ ہو اور مبارکباد دو یس طرفین سے ایجاب و
قبول متحقق ہوا ہر شخص اوسکا مصدق ہوا انکے کان خدیجہ نے حسب فرمایش خدیجہ دف بجائے
اور اپنے رقص دکہلائے اور خدیجہ نے محمد صلعم سے کہا آیا ابوطالب نے فرمایا کہ تقسیم طعام کرین بہت
نام کرین جناب رسالت مآب وصلت سے شاد ہوئی بہجت و مسرت سے آباد ہوئی اور
ابوطالب نے نہایت خوشی سے الحمد للہ الذی وھب عنا الکرب ورفع عنا
الھموم کو تقریر کیا اور مفسرین نے ووجدک عائلا فاغنی کو تفسیر کیا
بتیسوین سال ولادت باسعادت حضرت بابرکت سے بناے کعبہ جدید ہوئی قابل دید ہوئی
سب نے قوم نامی رومی اوستاد فن بنا سے فرمایا اوس نے حسب فرمایش کعبہ بنایا اہل قریش
پتہر لاتے تہے آپ بہی اون کے سنگ اوٹہاتے تہے سب اپنے پاجامے نکالکر اپنے کاندہون پر رکہتے
تہے اور اوس وقت مین برہنگی کو بوجہ شایع ہونے بیستری کے بزمانہ جاہلیت کچہ نہ کہہ سکتے تہے
عباس نے شفقت سے کہا آپ نے اونکے کہنے سے اپنا پاجامہ اپنے کاندہے پر رکہا آپ
بیستر ہوگئے بیہوشی سے بیخبر ہوگئے جب ہوش آیا تو آزار پایا غیب سے ندا آئی کہ
اے مقبول کبریائی ستر پوش ہو نہ بیہوش ہو یہہ ندائے غیبی اول حضرت کو ہی
پہر آپ نہ ہوئے بیستر کبہی حضرت نے بعد تصفیہ باہمی اہل قریش کے سنگ اسود کو بجائے
خود اوسکے رکہا اور مورخین نے یہہ کہا کہ بناے کعبہ پانچ بار ہوئی اول زمانہ حضرت آدم
علیہ السلام مین آشکار ہوئی وہ بنا طوفان نوح علیہ السلام مین غرق ہوگئی ناپیدا بلا فرق
ہوگئی پہر خلیل رب جلیل نے کعبہ کو بنایا پہر عمالقہ بعدہ قبیلہ جرہم نے تعمیر سے کعبہ کو سجایا

پھر عبداللہ بن زبیر نے کعبہ کی تعمیر کی پھر حجاج امیر لشکر عبدالملک نے اوسکی تعمیر کی یہہ تعمیر ہنوز
باقی ہے یہہ امر اتفاقی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اول کعبہ کو ابراہیم نے
بنایا اسمٰعیل نے اپنی گردن نازک پر پتھر اوٹھائے اور فرشتے تھے مددگار اسمٰعیل پہاڑون
سے پتھر لائے ابن عباس نے کہا کہ پانچ پہاڑون کے پتھرون سے کعبہ بنا
حرا و ثبیر و لبنان و طور و جودی اور بعض نے کہا کہ حرا و ابوقبیس و قدس و ورقان و
رضوی الحاصل خوبیان رسالت آپ کی بے اسلوبی ہین اسلوبیان جناب کی بیجوئی ہین
حضور سراپا حسن جمال ہین آپ کے تمام اعضا مین تجلی اون کے بیان کی فکر ہے بطور مختصر
اون کا یہان ذکر ہے —

ہے عجب پرتو فراشان جمال مصطفیٰ
اوسکے نور حسن سے کون و مکان معمور ہے

حسن و لطافت رسول خدا جمال صورت حبیب کبریا بے مثال تھا کسی مین نہ یہہ فضل و کمال تھا
یہہ صفت رسول اکرم حدیث شریف مین ہے ما رأیت شیئا احسن
من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکی عجب شان ہے نظم جمال باکمال آپکا
ہے سر خلاق جمال اشیا یہہ فرقانی تھا سے محبوب خدا کیا کہون تمہاری ثنا —

مثال تیری خدا ہی کوئی تجھسا حسین نہین — یہہ حسن تجھ حسینون مین ہرگز نہین نہین
تیری تو شان کی ہے نزاکت خدا رہی — تجھسا کوئی جہان مین کہین نہین نہین
افلاک کو بلند کیا تیری شان نے — ہمسر تری جناب کا عرش برین نہین
اوس مین شعاع نور کا اک ذرہ ہوگئے — جو خاک پا کی پاک سے روشن جبین نہین

تجکو خدا نے رحمۃ اللعالمین کیا
یہہ رحمت وکمال کسی مین کہین نہین

ہر شے مین ہے حبیب الہی کی خوبیان
اسلوبیون کا آپکی کسکو یقین نہین

میدان نعت پاک ہے ثنا قب بہت وسیع
محدود ہو جہان مین ایسا وہ زمین نہین

واضح ہو خبر دار ہو کہ تشبیہات صفات ذات بابرکات سرور کائنات بروش شعر وشاعری ہین عادات ومعمولات ظاہری ہین ورنہ مکنونات مین ایسی اشیاء موجودات نہین ہین صفت بابرکت نبی سے مشابہت پائین کہین قدرت خدا سے مماثل صفات خلقیہ محمدیہ کا کوئی پیدا نہوا صنعت کبریا ہے معادل حسنات خلقیہ احمدیہ کا کہین ہویدا نہوا شمائل شریف جمالی خوب ہین خصائل لطیف جلالی مرغوب ہین ہرسو آپ کا ظہور ہے حلیہ حضور سراپا نور ہے۔

مرحبا اے قلم خوب نگار محسضر
لوح محفوظ پہ کہنچی ہے شبیہ سرور

پائی جو ہیئت زیبا کی جلائی عکسی
آئینہ صورت تصویر بنا ہے ششدر

خود مصور کو وہ تصویر پسندیدہ ہے
سرو وعالم کے مرقع مین جو ہے خوش منظر

وہ رہا ہمہ تن جلوۂ شان خالق
جسکو کہتی ہین سخنور ہے خور ومہ پیکر

قامت زیبائی محمد قدرعنائی احمد سرو گلستان قدس تہا نہال بوستان انس تہا نہ کوتاہ تہا نہ دراز مائل تہا یہ درازی خوش انداز چنانچہ حدیث شریف مین آیا کہ قد موزون نبی کو متوسط پایا عجب خوبی قامت نبی کی ہے یہہ حدیث حضرت علی کی ہے کہ آپ نہ بہت لانبے تھے نہ پست قد بسبب خدائے احد سرفراز رہتے تھے اپنی قوم مین سب سے دراز رہتے تھے ایسے ہی حدیث حضرت عائیشہ مین آیا ہے کہ آپکو قوم سے سب سے دراز

پایا ہے جب حضرت علیہ التحیتہ اپنی قوم کے لوگون کے پاس جاتے تہے تو آپکو دراز قد پاتے تہے اور علیحدگی مین متوسط القامت نظر آتے تہے آپ اچھی شان دکہلاتے تہے قد شریف سراپا نور تہا اوس سے سایہ دور تہا نور آپکے اسمائے مقدس مین ہے قامت بے سایہ سایۂ جناب اقدس مین ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| قامت پاک سے ہر راستی قد قامت<br>کوئی تشبیہ کہین ہے نہ قدِ زیبا کی<br>قامتِ نور کا کس طرح سے سایہ ہوتا | | الصلوٰۃ اوس پہ کہ ہر جس پہ درود اکبر<br>سرو و طوبےٰ ہین شجر ہے قدِ رعنا بہتر<br>نور ہوتا ہنین ہرگز کبہی سایہ گستر |

رنگ نبی بموجب حدیث علی سُرخ و سفید تہا بموجب بشارت و نوید تہا صباحت بالاحت تہی حمرت باوجاہت تہی ملاحت بہر دلربائی تہی وجاہت برائے جانفزائی تہی صباحت صرف صفت یوسف علیہ السلام ہے اور ملاحت خاص مدحت محمدؐ خیر الانام ہے حدیث مین آیا رسول خدا نے فرمایا اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ۔

| | | |
|---|---|---|
| حُسنِ رنگین کا خوش رنگ تہا احسن صبغہ<br>بہر خوش لون ہوا صانع قدرت صبّاغ | | صبغۃ اللہ کی رنگت کا کہلا تہا جو ہر<br>رنگ و بو نقش و نگار اوسکی نہ لاتے کیونکر |

رسولِ پروردگار تیز رفتار تہی سید ابرار زود رہگذار تہے چال مین نزاکت تہی جمال مین نفاست تہی زمین پر پائے مبارک کو رکہکر پورا کرتے تہے اور قدم شریف کو کشادہ دہرتے تہے آپ بلا تکلف چلتے تہے ہمراہی دوڑکر مشکل سے نکلتے تہے یہہ طریقہ رفتار اوالعزم و اہل ہمت کا تہا یہہ طرز وقار ذو العظم و شجاعت کا تہا۔

| | | |
|---|---|---|
| کیا بہار چمن ناز تہا حُسنِ رفتار<br>خوش خرامی مین بہت نیک چلن تہین چالین | | اوسکے انداز سے آتے تہے صبا کو چکّر<br>چال سے اوسکے تہی بہو چال مین برق مضطر |

موئے شریف بسیر لطیف نرم نرم مشتہ تھے پیچیدہ و خوش سو رشتہ تھے یا بین گوش یا تا گوش یا تا نیم گوش یا تا دوش دراز تھے ولیکن تر تھے جب آپ بالون مین تیل ڈالا کرتے تھے تو وہ بال بڑہتے تھے جب زیادہ بڑہجاتے تھے تو آپ اون کو کترواتے تھے کبھی مانگ نکالتے تھے کبھی ولونی مانگ کو نالیتے تھے آپکے تو سے سلسل ہوئے سلسلہ عنبر چار گیسو تھے۔

| | |
|---|---|
| موئے سر کو جو کہیگا کوئی رات سیاہ کے | مثل مجنون کے بلا آگئی اوسکے سر پر |
| لیلۃ القدر کے عالم مین نہین ہے اندھیر | مونشگافی ہے ہر شب تا بین ناحق اکثر |
| زلف پیچان مین عجب لٹکی تھا طرہی | عقد دل کھلتے تھی گیسوئے معنبر کہ کر |
| موئے کاکل سے معطر تہا دماغ عالم | نکہت موسے مہکتا تہا پھنکا دفتر |

حضرت خیر البشر والا گہر تھے جناب سرور بزرگ سر تھے بزرگی سر دلیل عقل و کیاست ہے اوراوس مین جوہر دماغی سبیل فہم و فراست ہے آپ ایسے سردار ہوئے کہ تمام عالمیان تاجدار ہوئے۔

| | |
|---|---|
| راس زیبا کا ہوا عکس جو پر تو افزا | کہکشان کا تو خط نور ہوا جلوہ گر |
| نقشہ فرق جو نقاش ازل نے کہینچا | عرش اعلےٰ سے ہی سرور کا رہا بالا سر |

یہان بیان روئے درخشندۂ آفاق کا ہے اور وہ مصداق کلام مالا یطاق کا ہے۔ حدیث بخاری مین ہے کہ براء بن عازب سے یہہ بات امر استفساری مین پوچھی کہ آیا رخ مبارک رسول خدا لمعان و تقالت مین مثل شمشیر با صفا تہا کہا وہ منظر تدویر لمعان کے مثل قمر پر ضیا تہا حدیث مسلم مین آیا یہ کہا کہ مانند آفتاب و ماہتاب تہا یعنی مستدیر لاجواب تہا اگرچہ شروق و لمعان آفتاب مین زیادہ ہے مگر ماہتاب مین ملاحت بے اندازہ ہے سبکو ملاحت بہاتی ہے دلون کو لبہاتی ہے

بقول شاعر۔

شاہدآن نیست کہ موی و میانے دارد ، بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد

حضرت صدیق اکبر سے یہہ خبر ہے کہ رُخ پاک صاحب لولاک بسان دائرہ قمر تہا ماہ سے اشارہ بہ بانمہ انوار اطراف وجہ خیر البشر تہا یہہ کمال نورانیت رخ حضرت کا ہی کہ اوس سے شہر ظلمت دائمیت کا ہے مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ یہہ صفت روی محبوب خدا ہی کہ جسوقت حضور مسرور ہوتے تہے تو عجب طہور نور ہوتے تہے رُخ خوشنما مثل آئینہ مجلا متجلی ہو جاتا تہا اوس مین لشہر و دیوار و در نظر آتا تہا جابر بن سمرہ نے کہا ہی کہ ہو گند خدا ہے مین نے زینت آفتاب کو شب ماہتاب مین دیکہا حلہ سرخ زیب تن زیبا تہا روی انور کو ماہ سے زیادہ منور پایا اور جمال باکمال آپکا قمر سے احسن نظر آیا۔

آئینہ ہوتا رُخ پہ نور کا بدل انوار ، کاسہ شمس لئی پہرتا ہے چرخ چنبر
حُسن رُخ کی ہے جمالی و جلالی یہ نشان ، رات مین ہو وہ قمر دن مین ہی مہر خاور

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے پیشانی محبوب یزدانی کو واضح الجبین فرمایا اور دیگر روایات مین صلت الجبین و واسع الجبین آیا۔

مہر و مہ مشتری و بدر و سہیل و زہرا ، نوریابی سے ہین مشکو جبین انور
ضو جبین سائی سے سجدہ مین تو پیش آئی تہی ، جبہ روشن پہ تہی آثار مبارک اظہر

بخاری مین کعب بن مالک صحابی سے جو شاہد و صحیح ہے اور ناشر تلمیح ہے روی ہے اور یہہ شکل صوری و معنوی ہے کہ جب پیشانی نورانی شاہ زمن پر شکن پڑتا تہا تو اوس سے نور چہرتا تہا عجب جبین جبین منور تہی کہ وہ محمول بہ پارہ قمر تہی۔

چشمہ حسن کی تہین چین جبین پر جو جبین ، سلسلہ تار شعاعی مین تہین سلک گوہر

دشمن دین کو تہی چین جبین تیغ قہر
رعب سے جسکے تہی بید یون کی رنگت اصفر

ابروان شاہ خوبان ہو بہو بشکل کمان لایق خوشنمائی ہتین اور وہ بہ سرخی ہو موافق زیبائی ہتین باہم اقتران مناسب تہا ہر دل شیدا اونکا راغب تہا۔

طاق ابرو پہ وے دیندار رہا بیت اللہ
تہا خط نسخ کا اون بہر نصیب دیگر

پشت خم دل ہوئی کہنچتے ہی کمان ابرو
کیا اثر اوسکی کشش کا تہا دلون کے اندر

بینی پاک صاحب لولاک متوسط بالوا تہی کلان نہ تہی خوش نگار تہی باریک نہ تہی اوس سے نور اعلے چمکتا تہا بادی النظر مین دیکھنے والا اوسکو بالا سمجھتا تہا۔

خوبی ہیئت بینی مین خدا بینی تہی ژ
یہہ کہان رنگ تہا خودبین کی خودبینی پر

ہر گل تر کی تہی دلبستگی خوش بینی سے
غنچہ یاسمین خاموش تہا حیران ہو کر

چشمان تہی بموجب حدیث علی عظیم العینین تہین یعنی خوبی مین بڑی بازیب و زین تہین ہر عضو حضور اعتدال مین پرنور تہا وبوفور نور حسن حضور تہا حدیث مین اشکل العینین آیا یعنی سرخی کو سپیدی چشمان مین پایا اور یہہ بہت محمود ہے دلربائی کو مسعود ہے اور آپ اکحل العینین اور ادعج العینین تہے یعنی سرگین چشم سیاہ نین تہی ابن عباس کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین کہ پیغمبر خدا ہی کبریا کو جیسا کہ روز روشن مین نظر آتا تہا ویسا ہی شب تار مین دکہلائی دیا جاتا تہا۔

عین پر صاد ہوا اکحل علے کا موزون
حق کو تہی مد نظر عظمت چشم ازہر

لغو دعوے جو کیا چشم سے ہمچشمی کا
اسلئے نرگس شہلا ہے خزان سے ابتر

مژگان خوشنمائی رسول خدا شعاع نور تہین موافق حدیث شریف بصعود نور دراز ضرور تہین۔

گلشن حسن مین ہی تار تہین مژگان جنکو
تیز تر چلتے تہے اونکے ہی دلون پر خنجر

| تہی مژہ تیر غضب بد کو کمان ابرو کی | | تہی رگ جان کو سودائی حسد مین نشتر |
|---|---|---|

سمع شریف اعلیٰ تہی سماعت مین لطیف و بالا تہی فرمایا رسول خدا نے یعنی محمد مصطفیٰ نے
کہ جو مین سنتا ہون اوسکو نہ کوئی سن سکتا ہے نہ اون باتون کو چن سکتا ہی جامع کبیر مین ہر
محققین کی تقریر مین ہے کہ آپ نام الاذنین تہی امام الدارین ہتے –

| حق جو تہی مین رسی گوش پیمبر پرہوش | | تہی سماعت مین عجب خوبی اذن اطہر |
|---|---|---|

حدیث شریف مین آیا اوسکو محدثین نے پایا کہ لبہائے شیرین پیغمبر لب خرد بشر سے
زیادہ تر لطیف و حسین تہی اور حسن و خوبی مین لائق تعریف و تحسین ہتے –

| تہی لب جان فزا آب حیات عالم | | بحر امواج تحمل مین تہی موج کوثر |
|---|---|---|
| سرخ دلب سی ہین یاقوت و عقیق و مرجان | | بے بہا ہین لب اعجاز سے لعل احمر |

مسلم مین جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور شمائل ترمذی مین یہی قول ابن ہالہ مداح
نبی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ضلیع الفم ہتے یعنی فراخ دہان و خوش نعم
ہتے فراخی دہان ممدوح نزد عرب احسن ہی مذموم تنگی دہن ہے مردون کی فراخ دہانی
خوب ہی عورتون کی تنگ دہنی محبوب ہے آپ بہت بلیغ و فصیح ہتے صبیح و ملیح تہی آپ کے
آب دہن مین شفا تہی یہ اثر لطیف صفا تہی خیبر مین حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کی آنکھین دکھنی آگئین
تہین آپ کے آب دہان مبارک سی فوراً شفا پا گئین تہین ایک شخص ڈول پانی کا لایا
آپ نے اوس مین سے کچھ پانی جبکہ کلی کا پانی اوس مین ڈالا ڈول کا پانی کوئین مین بہا کوئین کا
پانی خوشبو مین مشک سی ہو گیا اچہا خانہ انس رضی اللہ عنہ مین ایک چاہ تہا آپ کی آب دہن
مبارک سے مدینہ مین بہت شیرین حسب دلخواہ تہا ایکبار طفلان شیرخوار آپ کے پاس
آئے حضرت کے آب دہن نور انگن سے سیراب لائے ایکدن حضرت امام حسن علیہ السلام بہت

تشنہ کام تھے نہایت بے آرام ہوتے زبان مبارک کو چوسا چاٹا شاہزادہ تمام دن سیراب سیر رہا۔

| | |
|---|---|
| نقطۂ نور ہے خوشتر و سکے دہن کا نقطہ | صفر موہوم کا ہستی میں عدم ہے مظہر |
| پھول جھڑتے تھے جو باتیں تہی کرتو پھر | شرم ساری سے سمٹ جاتے تھے غنچے اکثر |

دندان پاک صاحب لولاک باصفا تھے پر نور و ضیا تھے حدیث شریف میں آیا آنحضرت مفلج الثنایا یعنی کشادگی دندان تھی عذوبت اسنان تھی حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا صبالح الثنایا یعنی دندان روشن و تابان۔

| | |
|---|---|
| نور اسنان سے ہے رونق عقد پروین | لمعۂ طالع دندان سے ہیں روشن اختر |
| جبکہ اوسنے نہیں ہوتا ہی مثال اعلےٰ | پھر تو دانتوں سے نہ ہو سکتے ہیں موتی ہمسر |

گردن شریف عنق لطیف حسب حدیث ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ صورت ہنسلی عاج تراشیدہ کی تھی اور بموجب حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صفت فضہ سے کی اگرچہ تشبیہ گردن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نازیبا ہے مگر بنظر آراستگی و صنعت سے روا ہے۔

| | |
|---|---|
| غیرت گردن مینا کی جو دیکھی خوبی | خوب گردن کش عالم بہی ہے گردن بچہ کبر |

صدر والا قدر کشادہ تہا سینہ بے کینہ دل ساد تہا اشارت الم نشرح لک صدرک بصد معنوی ہی ہے یہہ عجیب مقام عالی نسبی ہے کہ تمام کمالات باصفات ذات بابرکات سرور کائنات میں مخصوص ہیں اور تفضلات باکرامات سید السادات میں ثابت انشراح ہیں البتہ اکمل اولیا کو باندازہ اتباع ہی حاصل ہیں اور افضل اصفیا کو بقدر اقتدار قلبی دو اجمل ہیں سینہ حضور روشن شکم پر نور دونوں ہموار تھے پسندیدہ و خوش نگار تھے۔

| | |
|---|---|
| سینۂ پاک تہا گنجینۂ اسرار حق | خواہش دل تہی اوس میں نہ برد اتیو زر |

علم سینہ کے نہ کیون دل کو وقیقہ کہلتے     صدر حکمت کا خدا کی تو وہی تہا دفتر

دانت ہی مبارک آثار ہتے قوی وسکبسار ہتے خوشنما ہی اور زیبا ہتے صفائی مین باصفا ہتے

دو بتیس نازک ہتے ہم آغوش جلائے مرآت     حق کے آئینہ قدرت مین ہتے عکس گوہر

نعلین شریف شفاف ہتین سفید وصاف ہتین طبری نے کہا کہ یہہ وصف نعلین نبی تہا کہ کبہی رنگ نعل کا متغیر ہوتا تہا مثل اور دن کے اون پر کوئی اثر ہوتا تہا رنگ نعلین دیگران مین تغیر آجاتا ہے رنگ نعل کا سیاہی لاتا ہے اور نعلین مبارک سے بوئے مشک آتی تہی اور وہ خوشبو دماغون مین بسجاتی تہی۔

رہبر دین کے مقابل کہان دلبر ہوتے     یاسمین بر کا نہ ہمسر تہا کوئی سیمین بر

پشت پاک صاف تہی سفید وہموار اور صاف تہی عجب نقشہ پشت مبارک ساختہ تہا گویا نقرہ گداختہ تہا۔

پشت ممدوح رہی پشت پناہ عالم     پشتبانی کو اوسے حق نے کیا تہا یاور

مابین کتفین شریف خاتم النبوت تہی اوسکے اشتیاق دیدار مین خاطر مشتاق پرحسرت تہی اوس مین اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ تَوَجَّہْ حَیْثُ کُنْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ تحریر تہا بعض روایات مین نور درخشندہ پیدہ تنویر تہا مہر نبوت خاتم النبوت بجا تہی اور ذات پاک نبی خاتم الانبیا تہی

پشت پہ مہر نبوت تہی برائے اثبات     تہی یہ تکمیل رسالت کی بہ حکم داور

دست ہای مبارک نرم ہتے ہرگز نہ گرم ہتے برف سی سرد زیادہ تر ہتے خوشبوی قدرتی سے معطر ہتے بخاری مین انس بن مالک سی ہے یہہ خبر کہ پایا کف دست رسول خدا کو حریر ودیبا سے نرم تر طبرانی وبیہقی نے کہا کہ وائل بن حجر نے مصافحہ رسول کبریا سے کیا ہو گئے ہاتہ اونکے معطر مشک سی خوشتر کہا رسول پروردگار نے اپنا دست باصفا ہاتہ مین یزید بن اسود کے

دیا وہ برف سے زیادہ سرد و خوشگوار تہا مشک سے زیادہ خوشبودار تہا یہہ کیسی سردی ہتی کہ جس سے صحت ہتی یہہ سردی نہ بواسطہ مزاج کے ہتی نہ یہہ خنکی برابطۂ طبیعت برودت امتزاج کے ہتی اوس سے روح راحت پاتی ہتی ذوق مین آتی ہتی۔

| دست احمدؐ ہی ہوا ہے ید بیضا روشن | دستِ رس حسن پہ تہا دستِ نبی کا باہر |
|---|---|

پاہائے مبارک صاف و ہموار نہو ربیاد خوشنگار رہتے ہتے مسح القدمین ہتے ششن الکفین ہتے حدیث شریف مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ میری قرسناوگی اور قیامت مین بقدر تفاوت دو انگشت یعنی وسطی و سبابہ کے فرق ہے اور باریکی و خوبی و سپیدی مین ساق شریف مثل برق ہے۔

| عرش منزل ہے زمین چرخ برین ہین افلاک | ہین عجائب برکات قدم پیغمبر |
|---|---|
| ہے ثناخوانِ نبی ثاقب عاصی یارب | کیجئے اوسکو قدم بوس شفیع محشر |

**حسن خلق مجتبائی سی ہی خوبی خلق کی**
**ہر کمال مصطفائی مین صفا محصور ہی**

خُلق سیرت باطنی ہے اور خَلق صورت ظاہری ہے یہہ خوب تمیز ہے کہ خلق عزیز ہے حدیث ابن مسعود مین آیا رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے قسمت کیا اخلاق کو جیساکہ قسمت کیا ارزاق کو خالق ذوالافضال نے اخلاق و خصال جمال و جلال کو ذات بابرکات عالی درجات سید کائنات مین مجتمع فرمایا و راحمد مرسل کو فخر انبیا بنایا موید اخلاق عمیم رسول علیہ التسلیم اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ہے سبحان اللہ شاہد خلق عظیم کتاب کریم ہے اور خدا نے یہہ بہی فرمایا كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ذات پاک

سو مکارم اخلاق سے مہذب ہوتی کیونکہ معلم اوس کا رب علیم ہے اور مودب اوس کا
قرآن عظیم ہے حدیث مین آیا حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خلقہ القرآن
صفت خلق محمد ذی شان ہے اوسکی معنی ظاہری کا یہہ بیان ہے کہ جو مکارم اخلاق اور
حمائد وفاق قرآن مین مذکور ہین اون سے حضرت فخر مرسلان موصوف ضرور ہین عوارف
المعارف مین لکہا ہے کہ یہہ مراد عائشہ رضی اللہ عنہا ہے کہ قرآن مہذب اخلاق نبی ہے
تہذیب نبی بہت قوی ہے اور بعض نے کہا کہ یہہ ہے مدعا جیسی معنی قرآن غیر منتہا
ہین ویسے ہی اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ بے انتہا ہین ہرچند کہ عارفان نے سوچا
مگر قیاس معرفت اسامین حقیقت مقام اور کنہ حال خیر الانام پر نہ پہونچا ذات خدا کو بجز
مصطفے اسکے کوئی نہین پہچانتا ہے اور صفات مصطفے کو سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے۔

| | |
|---|---|
| تہذیب کل ہے قرآن مین خلق محمدی | رحمت فزا حضور کا خلق عظیم ہے |
| حق نے کیا مہذب اخلاق آپ کو | یہہ فیض و لطف و فضل خدائے کریم ہے |

جیسے اخلاق نبوی اکمل واکمل ہین ویسے ہی اطلاق عقل کامل وعلم شامل مصطفوی اعظم وافضل
ہین یہہ حق بیانی ہے کہ عقل نور روحانی ہے اوس سے علوم ضروریہ ونظریہ معلوم ہوتے
ہین اور لزوم علیہ وخیریہ مفہوم ہوتے ہین ابتدا اوسکی ولد مین وجود پاتی ہے اور رفتہ
رفتہ نمو پاکر بلوغ تک کامل ہوجاتی ہے وہب بن منبہ اہل کتب واخبار نے لکہا کہ
مین نے اکہتر کتاب قدما مین پڑہا کہ حق سبحانہ نے اپنے حبیب فاضل کو عقل کامل عطا فرمائی
اور تمامی انسانون نے آغاز دنیا سے اوسکے انجام تک عقل مانند ذرہ ریگستان دنیا سی
پائی ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین تحریر کیا ہے اور عوارف مین بعض علماء سے تسطیر
ہوا ہے کہ عقل کے کچہہ قصے ہین اوس کے سو حصے ہین ننانوے حصون کا

حق سبحانہ پیغمبران سے پایا اور ایک حصہ قسمت ہندوستان میں آیا ہندو مسکین کہتا ہے
یہہ یقین دیتا ہے کہ اگر عقل کے ہزار حصے کئے جائیں اور اونمیں سے نو سو ننانوے حصے
احمد مختار میں آئیں اور ایک حصہ تمام دنیا میں جملہ مردمان دنیا میں تو بٹا ہے اور
پوچہہ اتصال بے انتہائے رسول خدا کے جو کچہہ کہا جائے روا ہے اور علم رسول خدا کی
تعلیم بے واسطہ تعلیم تہا اور بے مطالعہ کتب قدیم جلوس با علمائے سلیم تہا علوم و اسرار
مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ بے شائبہ شکوک و ظنون حاصل تہے اور کمالات حضرت
علم نبوت میں بقولہ تعالے وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ
عَظِيمًا واصل تہے

| | | |
|---|---|---|
| فیضان عقل شہ سے بشر ذی عقل ہیں | | احمد ہے عقل کل کا حقیقت میں دستگیر |
| ظاہر میں گرچہ امّی لقب ہے رسول کا | | لیکن وہی ہے علم لدنی میں بےنظیر |

صبر صفت اعظم ہے عفو رحمت اکرم ہے اور یہہ صفات اوصاف نبوت میں داخل ہیں
اور یہہ تعریفات اصناف صفوت میں شامل ہیں صبر مصدر جمیع طاعات کا ہے اور عفو مظہر
تمامی عبادات کا ہے اگر امر خیر میں اوسکی ضد یعنی صبر نکیا جائے تو وہ ہرگز وجود نہ پائے
لہذا صبر تمام ایمان ہے اور نصف ایمان سے مراد صبر و اجتناب عصیان ہے صبر سید
الانبیا بلا و ایذا میں سب سے زیادہ تہا چونکہ حضرت اصلاح امت کے زیادہ حریص تہے اسلئے ایذا ہی
کافران سے بلا میں بالتخصیص تہے لطافت خاطر نزاکت مانند نازک تر تہی تہوڑی سی
ایذا بہت موثر تہی حدیث شریف میں آیا کہ آپنے اپنے نفس کیلئے کبہی کسی سے انتقام نفرمایا
البتہ جسنے حلال کو حرام کیا اوس سے برائے خدا انتقام لیا خوب صبر نبی تہا
غزوۂ احد قوی تہا کفار آپ سے محاربہ کرتے تہے اور آپ عفو تقصیر سے مجادلہ کرتے تہے

حرف شکایت زبان مبارک پر نہ لاتے تھے بلکہ شفقت و رحم فرماتے تھے صابر رہتے تھے یہہ کہتے تھے کہ ظالمون کو کیا کہون اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اکثر روایات صبر بشیر و نذیر کتابون مین تحریر ہین اس مختصر مین بوجہ طوالت کثیر نہ گنجایش پذیر ہین غرض یہہ ہے قول ہین اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ۔

کیا خوب یہہ نتیجۂ صبر جمیل ہے
اپنے ستم سے آپ ستمگر ذلیل ہے

عفو قصور مین کبھی ہوتی نہ تھی خطا
یہہ حلم با صواب رسول جلیل ہے

شاہ رسل امام سبل اصل جزو کل
نور ہدا حبیب خدا بے عدیل ہے

ادراک کیسے ہوسکے اونکی صفات کا
حیران ہر بلیغ و فہیم و عقیل ہے

ہے ربط اتحاد خدا و رسول مین
خوش ہے نبی سے حق نبی حق کا خلیل ہے

حامی ہے اپنی امت عاصی کا مصطفےٰ
بخشش کا عاصیون کی وہی تو کفیل ہے

مداحی رسول کا ثاقب یہہ ہے اثر
شہرت مرے کلام کی بے قال و قیل ہے

تواضع فروتنی و نرم گردنی ہے اوسکے خلاف کبر و افتراز ہے عارفان نے کہا کہ حقیقت مین با تواضع وہ رہا کہ جس نے مشاہدہ لمعان نور کا دل مین کیا اور نفس کو عجب و غرور نہ ہونے دیا یہہ رتبہ حضور والا تہا کہ تواضع مین سب سے اعلے تہا پروردگار عالم نے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی ملک یا نبی عبد ہونے پر مخیر کیا آپ نے نبی عبد ہونا اختیار فرماکر خدا سے مرتبہ برگزیدہ و برتر لیا آپ نے یہہ فرمایا سبکو سنایا کہ مین بندہ خدا ہون رسول کبریا ہون میری صفت مین مبالغہ نکرو اور میری مدحت مین خدا سے زیادہ نہ بڑہو حضرت عائشہ نے کہا ہے کہ آپکا یہہ معمول رہا ہے کہ کبھی اپنے دست مبارک سے

کسیکو نہین مارا البتہ فی سبیل اللہ جہاد مین کفار کا سر اوتارا اور تواضع و حلم حضرت کا ایسا پایا کہ آپنے کسی پر زجر و قہر نفرمایا اور نہ کبھی حضرت سے درمیان اصحاب کے بیٹہا کئے پائے اقدس دراز کئے بلکہ اون کے بہت اعزاز کئے اور آپنے حسن عشرت سے تالیف قلوب فرمائی اور سب سے ایسے محبت جتلائی اور آپ خوش خلق و نرم تہے با حیا و شرم تہے بلند آواز سخت گو نہ تہے زشت خو عیب جو نہ تہے انس نے کہا کہ مین دس برس تک حضرت کی خدمت بابرکت مین رہا آپنے کبھی مجکو اف نفرمایا اور نہ کوئی حرف شکایت زبان مبارک پر لائے

یا رسول اللہ رحمت ہے نشانی آپکی
آپ کی رسم تواضع شہرۂ آفاق ہے
بات کو جس نے نہ مانا اوسکی بگڑی بات ہے
آپ سا عالم مین کوئی ہی نہین معجز بیان
سات دن پہرتا ہے سرگردان مینای فلک
داستان غیر سے قصون مین پڑنا ہی عبث

یا نبی اللہ خوش ہے مہربانی آپ کی
قدردانی سے جہان نے قدر جانی آپکی
ہے یہی بات اوسکی جس نے بات مانی آپکی
حق تعالےٰ کو رہی خوش حق بیانی آپکی
پر نہین پاتا ہے کوئی جیز ثانی آپ کی
خوب ہی دلچسپ کہنے کو کہانی آپ کی

کیون نہو مدّاح ثاقب اے حبیب کبریا
باعث عز و شرف ہے مدح خوانی آپ کی

ہر چند کہ جود و سخا بمعنی واحد ہین لغت شاہد ہین مگر اطلاق سخی ذات رزاق غنی پر جایز نہین کیونکہ سخا بلا مقابلہ بخل کے فائز نہین البتہ جواد کہ بے غرض بے عوض ہو صفات ذات خلاق کائنات مین داخل ہے بعدہ اَجْوَدُ الاَجْوَدِیْن اوصاف رسول الثقلین مین شامل ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سوال سائل کو رد نفرماتے تہے اور جو آپ کے پاس کچھ موجود نہ ہوتا تہا تو یہہ بات زبان مبارک پر لاتے تہے کہ ای سائل میری پاس کچھ موجود

نہین قرض کر مجہپر اور رکہہ یقین کہ جب میرے پاس کچہہ آجاویگا تو ادا کیا جاویگا اور اگر سوال سائل کو خلاف مصلحت پاتے تہے تو البتہ منع فرماتے تہے تاکہ سائل حیطۂ طمع مین نہ آئے اور ورطۂ حرص مین نہ ڈوب جائے اگرچہ جود و عطا رسول خدا بے انتہا نہی مگر آپ کی یہہ رائی با صفا تہی کہ سوال بیجا نہو کوئی ہوس مین مبتلا نہو ایکدن حکیم حزام مقبول درگاہ رسول خدا ہمشیرہ زادہ خدیجۃ الکبرا پاس نبی انام کے آیا آپسے سائلانہ کچہہ چاہا حضرت نے اونکو نصیحت فرمائی کہ حتی الوسع نہ کرو سوال گدائی پہر حکیم کا حال یہہ تہا کہ اگر تازیانہ ہاتہہ سے زمین پر گرا تو واسطے اوٹہا دینے کے کسی سے نہ کہا ایسے ہی ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ سے کچہہ طلب کیا آپنے وہی جواب با صواب دیا کہ سوال نکرو ہوس سے دور رہو ترمذی نے کہا کہ نزد جناب مصطفی نوے ہزار درہم کہین سے آئے آپنے مساکین کو سب تقسیم فرمائے ابی شیبہ سے مروی ہے یہہ جو نبی ہی کہ لاکہہ درہم جو علاء بن حضری نے خراج بحرین سے پاس سرور کونین کے بہیجے تہے خسرو دارین نے سب بانٹ دئے آپ کچہہ نہ لئے ظہور جود اتم اور فتح باب کرم شہنشاہ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روز حنین مین قیاس سے زیادہ تہا لوگون کو اوس سے بہت افادہ تہا۔

| | |
|---|---|
| اوصاف نبی کی کوئی تعداد نہین | کیونکر ہو شمار اونکا کہ اعداد نہین |
| قاصر ہے زبان کیا کہے بیحد ہی بیان | عاجز ہے قلم کیا لکہے افراد نہین |

شجاعت دلیری و دلاوری ہے پردلی و یاوری ہے اور شدید القلب ہوجانا سختی و بار اوٹہانا یہہ صفات سرور کائنات مین تہین جملہ تعریفات ذات بابرکات مین تہین اکثر دلاوران و دلیران مقامات سخت آفت رسیدہ اور مواضعات شدیدہ سے بہاگ جاتے تہے اور آپ بہ دلاوری ثابت قدمی فرماتے تہے کبہی بمقابلہ قوی پیچہے کو نہ ہٹتے تہے

آگے کو بڑہکر نہ گہٹتے تہے ناگہان ایک رات مین غوغا ہوا آپکو یہہ گمان پیدا ہوا کہ شاید کہین
چور مین پیر نفوذ ہین آپ نے فوراً تلوار کو حمایل فرمایا اور سواری کو اسپ ابی طلحہ پایا آپ سوار
ہوکر اوس آواز کی طرف کو چلے راستہ مین لوگ ملے لوگون نے کہا کہ نہ کوئی قصہ نہ کوئی حادثہ
تہا آپ واپس آئے اپنے مکان جنت نشان مین تشریف لائے اگرچہ گہوڑا بہت سست
قدم و ناتوان تہا مگر آپکی سواری مین ایسا توانا و دوان تہا کہ کوئی گہوڑا اوسکی برابر نہ چل سکتا تہا
نہ اوسکے آگے سے نکلسکتا تہا آپکی شجاعت اکثر غزوات مین ایسی رہی کہ کسی نے دیکہی نہ
سُنی آپ قوت و بازو مین ایسے تہے کہ آپکے مقابل کشتی گیران عالم لا شئے تہے محمد
اسحاق نے لکہا ہے اور وہ مشہور ہوا ہے کہ ایک مرد نامرکانہ نام بڑا پہلوان تہا
اور فن کشتی مین یگانہ دوران تہا اکثر پہلوان کشتی کو شہرون سے آتے تہے اوس ہی پہاڑ مین
کہاتے تہے یکروز وہ پیش حضور آیا آپ نے فرمایا کہ اے رکانہ تو خدا سے نہین ڈرتا کسلئے میری
دعوت قبول نہین کرتا اوسنے کہا کہ اے بندہ خدا کوئی چیز ایسی لاؤ مجہکو دکہلاؤ کہ وہ تیری تصدیق
کی گواہی دے مجہکو آگاہی دے آپنے فرمایا کہ اگر مین تجہکو پچہاڑون تو ایمان لائیگا اوسنے کہا
کہ اگر ایسا دکہلائیگا تو ہان ایمان لاؤنگا اپنے عہد سے نہ ٹلونگا پس آپنے اوسکو کشتی مین سخت
پکڑ کر زمین پر گرایا اوسکو بہت تعجب آیا آپنے اوسکی درخواست پر اوسکو چہوڑ دیا پہر اوسنے
کشتی کو جوڑ دیا آپنے اوسکو دوبارہ سہ بارہ پچہاڑا وہ نہایت متعجب و متحیر ہوکر دہاڑا اور بولا
کہ اے پہلوان یکتا آپکی شان عجیب ہے حدیث سے یہان تک ثبوت غریب ہے اور آپ اکثر پہلوانان
سے کشتی فرماتے تہے سب پر غالب آتے تہے ابوالاسد جمحی نوجوان تہا پر زور پہلوان تہا
جب گائی کی کہال پر کہڑا ہو جاتا تہا تو دس آدمیون کے کہینچے سے بہی جنبش نہ پاتا تہا کہال
پارہ پارہ ہوجاتی تہی اوسکے پیرونکو لغزش نہ آتی تہی ایکدن اوسنے حضرت سے کشتی چاہی تہی اعلان

لانے کی شرط پر منظور فرمائی آپنے کُشتی مین اوسکو زمین پر دے مارا اور اوس کا جسم سارا ہر چند کہ آپنے بہہ زور دکھلایا مگر وہ ایمان نہ لایا۔

تہی خدا دا د شجاعت شہ دین کو حاصل
قوت حق کا نہی رکھتے تہے زور بازو
اشجع الناس شجاعان عرب کہتے تہے
زبردست اون سے تو مغلوب ہیا رہتے تہے

حیا شرم کا رکھنا ہے لذت حیات کا چکہنا ہے اور شرم حیات قلب سے ہی ہوتی ہے مردہ دلی اوسکو کہوتی ہے جناب رسالت مآب کو دونون قسم کی حیا کا کمال حاصل تہا اور قلب شریف آپ کا حیات مین اور اجتناب مکروہات مین زیادہ تر قوی وکامل تہا یحییٰ ابن معاذ رازی نے کہا کہ یہہ امر یقینی رہا کہ جو طاعت مین خدا سے شرماتا ہے خدا معصیت مین اوس سے شرم فرماتا ہے ایمان سے ہی حیا کی شان اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ جو شخص اپنی نفس سے مستحی رہیگا وہ غیر سے بطریق اولے استحیا کریگا یہی حیا رسول خدا کہ سید الانام علیہ السلام نے اپنی نظر فیض اثر کسیکی رو پر ثابت نہ کی اور نہ کبھی کسی سے آپ سے برائی کی بات سنی۔

جو خود بینی مین دیکہی بے حیائی
حیا کو ہے شرف وصف نبی سے
حیا نے خود نمائی مین حیا کی
حیا دار دل پہ ہے رحمت نبی کی

شفقت مجازاً بمعنی مہربانی ہے مگر معناً ڈرانی ہے یعنی رفیق شفیق اپنے دوست کو آفات وبلیات سے ڈراتا ہے گویا مہربانی فرماتا ہے چنانچہ یہہ شفقت ورحمت شاہ رسالت کی امت پر رہی اور الله جل شانہ نے یہہ بات کہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یہی قول مبین او جناب رسالت پناہ صدق وفا دستگاہ حسن عہد ووفا صلہ رحم ووالا سے موصوف تہے اور جمیع اوصاف اشفق جمیع اصناف سے

معطوف تہی اور آپ اعدل و عطف و اصدق ناس تہے امانت اساس تہے دشمنان و بیگانگان کو اس کا اعتراف تہا پہلے نبوّت سے نام نامی جناب کا محمدؐ امین مشہور اطراف تہا اور حضرت بہت باوقار و عالی تبار تہے سردار ذی اقتدار و افتخار صغار و کبار تہے جس نے آپکو دوست رکہا وہ خدا کا دوست رہا اور جو آپکا دشمن ہوا اوسکو خدا کا دشمن کہا۔

| | |
|---|---|
| اے دل جو محو عشق حبیب خدا نہین | اوسکو نصیب ذوق تعشق ذرا نہین |
| دل سے نہین جو طالب محبوب کبریا | وہ قائل طریقت اہل صفا نہین |
| واقف نہین جو رمز فنا فی الرسول سے | اوسکو وقوف معرفت کبریا نہین |
| اے عارفو بشکل حقیقت ہے یہ عیان | شان خدا رسول خدا ہین خدا نہین |
| ختم فخر انبیا ہوے شہنشاہ دوسرا | سچ ہے جہان مین بمنسا کوئی دوسرا نہین |
| بیشک نبی کے نور سے ہر شے کا ہے ظہور | ایسا کوئی نہوگا نہین ہے ہوا نہین |
| عالم مین کیا وقار ہوا اوس بوقار کا | جو مورد عنایت خیر الورا نہین |
| حاصل ہے مجکو دولت دین محمدی | بخت رسا ہے میرا رسا نارسا نہین |

ثاقب ہمارے شافع عصیان ہین مصطفےٰ
ہم عاصیون کو وہشت روز جزا نہین

صفت کمال زہد و ورع سیرت خصال صبر و قنع ذات مجمع صفات فخر عالم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین بہت خوب تہی معرفت عبادت و طاعت فضیلت رحمت و منزلت حضرت مین بہایت اسلوب تہی ہر چند کہ آپ کبہی حیات مین نان گندم سے سیر نہین ہوئی مگر اعزاز و وقار مین کبہی سیر نہین ہوئی اگرچہ حضور صعوبتین اوٹہاتی تہی مگر دنیا کو خیال مین نہ لاتے تہے ایکبار جبرائیل آئی پیام رب جلیل لائے کہ ای محمدؐ اگر چاہتے ہو تو پہاڑ سونے کے ہوجائین

اور تیرے ساتھ قیام پائیں آپنے کہا کہ اے جبرائیل دنیا اوس کا گھر ہے جو گھر نہین رکھتا
اور مال دنیا اوس کا ہے جو مال و زر نہین رکھتا اگر مجکو خدا دیوے تو مین اوسکی ثنا پڑھون
اور جو نہ دے تو بتضرع دعا کرون ۔

## بین کمالات و فضائل آپکے بے انتہا
## کچھ بیان اونکا بطور مختصر مسطور ہے

تمامی صفات سرور کائنات بے حصر و احصا ہین اور اقدار مراتب عالیہ درجات بیحد و انتہا
ہین علو مرتبت و عظم شان حفظ ادب و حسن بیان اس پر اشارت کرتا ہے اور دلالت ہی
کہ کسی کا وقار نبی کے وقار کی برابر حاوی نہین اور کوئی قدر اونکی قدر کی مساوی نہین آپ
اشرف و اکمل ہین حسب و نسب مین برتر و افضل ہین مادران و پدران بابرکات سید
السادات سفاح جاہلیت سے محفوظ رہے اپنی شرافت و نجابت سے محفوظ رہے سب طاہر و
مطہر تھے فاخر و مفتخر تھے چنانچہ آپنے فرمائی یہہ بات مِنْ اُخْرِجْتُ مِنْ اَصْلَابِ الطَّاهِرَة
اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ خدا نے آپکی شان مین چند مقامات مین فرمایا قرآن مین لَقَدْ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ هُوَ الَّذِیْ
بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ الآیات
غرضکہ آپ ہین موصوف بہہ صفات فضائل و کمالات سرور کائنات کلمہ جوامع الکلمات
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ سے ظاہر ہین اور مرادات خیر و برکت دنیا و آخرت باشارات
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کے ظاہر ہین یہہ عطا محض لعنایت خدا تھی قبل وجود عنصری مصطفے
تھی تمام علماے عالم شرح اوسکی نہین کر سکتے اور جمیع عرفاے بنی آدم اوسکے اظہار راز

ہین وہ نہین بہر سکتی المقصد کُنتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ مِنَ الرُّوحِ وَالجَسَدِ یعنی
یہہ کہا کہ ای محمد خاتم الانبیا تیری وجود سی پہلے ہمنی طیار کیا اسباب تیری سعادت کا اور یہہ
فضل عمیم بدل نہین تیری عبادت کا بلکہ بمجرد احسان ہی محض بغرض امتنان ہے
بعض نے کہا کہ کوثر سے بالمدعا مراد اولاد طیبہ نبی ہے اور اس سورت سے شان
طعن لاولدی کی دبی ہے یعنی دی ہمنی تجکو اولاد وہ باقی رہیگی تا یوم التناد ۲ اِنَّ
شَانِئَكَ هُوَ الاَبتَرُ جو تجکو بے نسل کہتے ہین وہی آخر کو بے نسل رہتے ہین تِلكَ
الرُّسُلُ فَضَّلنَا بَعضَهُم عَلٰی بَعضٍ سے مراتب انبیا و رسل مین تفاوت
ثابت ہی مگر اس مین زیادہ بحث کی نہ حاجت ہی سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفی علیہ
التحیۃ والثنا باتفاق جمہور جمیع انبیا و رسل سی افضل ہین اعظم الکل ہین اگرچہ اعداد انبیا و رسل
مین اختلاف ہی مگر حسب الارشاد محمد عربی یہہ تعداد صاف ہی انبیا ایک لاکہہ چوبیس ہزار رسل تین
ہزار تیرہ ہین از روے شمار بہت تعریفین اونکی شان مین ہین یہہ انبیا مذکور قرآن مین ہین
آدم - ادریس - نوح - ہود - صالح - ابراہیم - لوط - اسمٰعیل - اسحاق - یعقوب
یوسف - ایوب - شعیب - موسیٰ - ہارون - یونس - داؤد - سلیمان - الیاس
الیسع - ذکریا - یحییٰ - عیسیٰ - ذوالکفل -

ہے شان الٰہی کہ بڑی شان نبی ہے — تعریف و ثنا خلق مین شایان نبی ہے
صدقے سے محمد کے جہان ہو گیا ممکن — امکان خلایق مین بھی فیضان نبی ہے
ہے طاعت اللہ شہ دین کی اطاعت — مقبول خدا تابع فرمان نبی ہے
فردوس برین کوی نبی کا ہے نمونہ — رضوان جنان خادم دربان نبی ہے
وہ معرفت حق کی حقیقت کو ہی سمجھا — ای عارف وہ جو واقف عرفان نبی ہے

بخشایش امت کے رہے ملتجی حق سے
محبوب خدا پر ہے فدا ہر دل شیدا
گو میں ہوں بُرا پر نہ بُرائی کا خطر ہے

یہہ منت پیغمبر و احسان نبی ہے
ہر عاشق جان باز بھی قربان نبی ہے
آخر میں مرا ہاتھ ہے دامان نبی ہے

عالم میں چمکتا ہے سخن نعت نبی کا
کیا ثاقب مداح ثناخوان نبی ہے

حضرت امام جعفر صادق سلام اللہ علیہ وعلی آبائہ الاکرام واولادہ العظام نے فرمایا ہیچ سنا یا جب خالق اکبر نے پایا خلق کو اپنی طاعت میں عاجز و ناتوان تو چاہا کہ کیا جاوے تعلیم کا سامان چنانچہ خلاق کونین نے اوس میں اک ہمجنس پیدا کیا اور اوسکو معدن رحمت و رافت دیا پیغمبر صادق بنایا حق کہنے کو ناطق فرمایا اور اوسکی اطاعت کو اپنی اطاعت بتلائی اور اپنی موافقت کو اوسکی موافقت جتلائی اور یہہ باتیں کہیں اَطِیعُ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ انتہی کلام الامام علیہ السلام پس وجود ذات نبی اور شمائل صفات صفی رحمت ہی مومنون کو بالفعل جملہ انسانون کو بالقوت ہے اگر کوئی بوجہہ انکار یا استکبار کے بند شقاوت و ضلالت و حرمان و خذلان میں پھنس جائے تو اوس سے رحمت زیان نہ اوٹھائے جیسے کہ کوئی اپنے موہنہ پر پردہ ظلمت ڈالے اور اوس سے موہنہ کو نہ نکالے تو آفتاب عالم تاب سی نور بنائے نور آفتاب جہانتاب میں کچھہ خلل نہ آئے بعضے رحمت کو بالفعل کہتے ہیں اور اس صراحت میں رہتے ہیں کہ مومن کو رحمت ہدایت ہی منافق کو امان قتل اور کافر کو تاخیر عذاب و رحمت ہی سبحان اللہ آپکا کیسا رتبہ اعلے ہے کہ وہ سب سے نرالا ہے آپکی کیسی برتری ہے کہ ہرسو اوسکی جلوہ گری ہے۔

ہمیشہ ہر طرف جلوہ رہیگا نور احمد کا
بنایا اوسکو مظہر حق نے اپنی ذات سرمد کا

محیط حسن قدرت ہوگئی جلوہ گری اوسکی
ظہور کن ہوا محدود اوسکے نور بیحد کا

نہ کرتا گر شہ لولاک رنگین قصر عالم کو
نہوتا آسمانی رنگ اس سقف زبرجد کا

ہوا ایجاد کل خوش آمد امداد احمد سے
خوش آمد آفرینش مین نشان اوسکی خوشامد کا

حواس خمسہ کو بتلائی اوسنے چال حکمت کی
عقول عشرہ نے اوس ہی سے پہلے سیکھا ہے ابجد کا

وہ جز بندی مین کرتا ہے عنطار کان کی صحت
بکھر جاتا ہے شیرازہ جو اجزائے مجلد کا

ہوا ثابت کہ در پردہ احد ہی شان احمد مین
عجب رتبہ صفات حق مین ہے ذات محمد کا

کہان نقش احد مین دیکھتے موسیٰ تجلی کو
نہ بنتا نقطہ بیضا اگر یہہ میم احمد کا

چھپا مین اوسکی یکتائی عزیز جان نہ کیون ہوتی
کہ رہتا ہے تعلق جسم مین روح مجرد کا

ملائک التجا سے اوسکی کرتے تھے قدمبوسی
نہ بیٹھے ہی ہی لیجا جبتے ڈہنگ تھا طرفہ خوشامد کا

یہہ مضمون قامت کی سایہ کا موزون ہوا لاہی
وہ خود ظل خدا تھا اسلیے سایہ نہ تھا قد کا

جدا کیونکر نہ رہتا سایہ جسم پاک سے اوسکو
کہ تھا ہمسایۂ ذات خدا سایہ محمد کا

کیے اللہ نے مہمان نوازی کی بہت سامان
ہوا جب عرش پر غل شاہ دین کی آمد آمد کا

ہوئی زیبا منقش بیل بوٹے چرخ اخضر کے
نمونہ صانع مطلق نے چھاپا اوسکی مسند کا

شفاعت اوسکی امت پائیگی بے کسر محشر مین
نہ اوٹھیگا عمل کچھ ہوگا نہ ہوگا مسئلہ رد کا

حصار حفظ نام پاک ہی امن خلایق کو
وہی رہتا ہے پشتیبان سکندر کی حصین سد کا

دل ہجور مین ہجرت کا اوسکی داغ رہتا ہے
نہین بیجا ہوا کعبہ مین رہنا سنگ اسود کا

ترا بحر کرم ای سید عالم ہے پر گوہر
کہ ہر غواص کو ملتا ہے موتی اوسکی مقصد کا

نہین کوئی ترا ثانی تو ہے محبوب لاثانی
حسینون مین تو یکتا ہے حسین ہی حسن بیحد کا

رخ زیبا کے پرتو سے ہی خورشید فلک روشن
شعاع شمس ہی عکس شعاعی ہے تری خد کا

کہان خال سیہ تہا مصحفِ روئے مبارک پر — بلال مدح خوان ناظر تہا قرآن مجلد کا

ستارون ہی تری پاپوش کے تاری چمکتی تہی — فلک پابوس تہا تیرِ قدم تہا فرق فرقد کا

نکالا محبس سینہ سے دل کو عشق نے تیرے — مبارک ہو رہا ہونا مری قلب مقیّد کا

نہین باقی رہی اب انتہا جوش تعشق کی — نہ ہونگا جذبۂ بیحد مین مستوجب کسی حد کا

شہنشاہِ دوعالم افتخار خاندان ہی تو — دوبارا رتبۂ اعلا ہوا تیرے اب وجد کا

ترے ہی نام نامی سے گرامی اسم آدم ہی — ہوا تو باعث اعزاز اپنے جدّ امجد کا

اگر اکدم کو ہوجائے تلطف بذل کا تیری — اودہائین پہر تو ہم لطف ابد عیش مخلّد کا

مخالف تیری ہر فرمان کا نافرمان یزدان ہی — موافق امر قادر ہی ترے حکم موکّد کا

اعانت سی ترے پہونچیگا گرگ نفس پر قابو — بہت دشوار مجکو پہانسنا ہے دام مین دد کا

نزاو بین متین امین ہے بیدینونکی حجت سے — نہ خوف فتنۂ ملحد نہ خطرہ شر مرتد کا

مرے اعمالنامہ مین عبارت ہی گناہون کی — تری اصلاح سے اوسپر کہنچیگا خط قلم زد کا

حسابِ عاصیان تیری شفاعت سی جو طی ہوگا — تو نہر کیا خوف مجکو فرد عصیان کی کسی مد کا

ترحم کیجیئے یا رحمة اللعالمین مجہہ پر — پریشان حالی و درماندگی مین ہی الم حد کا

اگر بخت رسا پہونچائیگا مجکو مدینہ مین — تو مین ممنون ہونگا اوسکی اک احسان بیحد کا

تمنا ہے کہ تیری آستانے پر جبین رگڑون — رہون جاروب کش آنکہون سی اپنی تیری مرقد کا

مزار پاک تیرا ہی علیلون کا شفاخانہ — جہان مین نام ہی اکسیر اعظم خاکِ مرقد کا

دراقدس تری روضہ کا محراب عبادت ہی — نہین ہی گنبد چرخ برین ہمشان گنبد کا

تری روضہ کا برج خوشنما ملجا و ماوا ہے — سوا اوسکی مہر کیا کسی برج مشیّد کا

اوڑا لائیگی صبا گر خاک میری دشت یثرب مین — مرکب نور سی ہوگا غبارہ خاکِ مفرد کا

بسان نجم ثاقب ہوگیا ثاقب دل **ثاقب**
عجب پرتو فزا لمحہ ہوا اوصاف احمدؐ کا

حق سبحانہ نے نام پاک صاحب لولاک کو **نور و سراج منیر** فرمایا اور اوس سے قرب کے اصول سے رخ پر تنویر پایا اور حضور کے جمال جہان آرا اور کمال جان افزا سے سایر بصایر نورانی ہوئین اور اونکی تصدیقات بہ ارشاد ربانی ہوئین **قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا** خداوند نداکس محبت و پیار سے اور کس عطوفت و اسرار سے حضرت کو **يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ - يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ - يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ** فرماتا ہے اور نبیون کا نام یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ ذکر مین لاتا ہے اس لطف و مہربانی فیضان و قدردانی کو اصحاب ذوق و ارباب شوق خوب جانتے ہین اور سرشاران بادۂ محبت و دانایان افادۂ شفقت پہچانتے ہین۔

| | |
|---|---|
| اے دوست ہی جو مرتبہ اوس باوقار کا | رتبہ کہان ہے وہ کسی عالی تبار کا |

اللہ جل علیٰ قرآن مین نہایت تعظیم سے **لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۙ** فرماتا ہی یعنی باتفاق جمہور مفسرین غایت تکریم سے جناب نبی کریم کی قسم کہاتا ہے اس لیئے ہمکو جایز ہے اور صریح یہہ امر فایز ہے کہ ہم حیات نبی کا حلف اوٹہائین اور اونکی البقاکی قسم کہائین اور امام احمدؒ رحمۃ اللہ تعالےٰ نے کہاکہ ہے یہہ بجا کہ جو کوئی جھوٹی قسم حیات شفیع امم کی کہائے تو اوس پر کفارہ واجب آئے اللہ تعالےٰ نے اور کسی نبی کی قسم اپنی کسی کتاب معظم مین نہین کہائی مگر آپکی یہہ تعظیم فرمائی کہ سورۂ **لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ** فرمایا اور آپکا مرتبہ بڑہایا اسکے سوا خدا نے ایسی قسمین کہائین کہ جن مین آپ کی

فضیلتین ہین کلام مبین مین یعنی سورۂ یٰسین مصداق صراط مستقیم رسول رب العالمین کا ہے
اور علی الاطلاق وثوق دین سید المرسلین کا ہے یہہ محبت وشفقت خداوندی ہے کہ سورۂ
طٰہٰ مین اعتذار واکرام نبی ہے جبکہ حضرت نے طاعت وعبادت مین بہت تکلیفین پائین
اور سختیان اوٹھائین کہ عبادت مین کہڑے رہنے سے پاہائے مبارک ورم لاتے تھے
اور کبھی آپ ایک پاؤن سے کہڑے رہجاتے تھے تب سورۂ طٰہٰ بہر تشفی رسول خدا نازل ہوئی
آپکو اوس سے تسکین حاصل ہوئی یٰسین وطٰہٰ اسمائے شریف نبی کبریا سے ہین یہہ افضال
غیر الورا الطاف خدائے ذو العلی سے ہین منشور تعظیم وتکریم رسالت پناہی بشان عظیم یہہ
آیت کریمہ ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ہے تحقیق خدا اور فرشتگان کبریا درود بہیجتے ہین نبی با صفا پر
اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو رسول رب العلی پر اور سلام کہو سلام کہنا غرض یہہ ہے
مدعا کہ خدا سے دعا کرو اور پروردگار سے چاہو کہ درود بہیجے اور وہ رحمت بہیجتا ہے اپنی نبی پر
المختصر تم قدرت وطاقت ایسی نہین رکہتے کہ اوپر درود بہیجسکتے تم اوسکے مرتبہ اور منزلت کو
نہین جانتے اور اوسکی قدر اور رفعت کو نہین پہچانتے خدا جانتا ہے خوب پہچانتا ہے

عجب رتبہ کیا اللہ نے شاہ رسالت کا
سوائے حق نہین واقف کوئی اوسکی جلالت کا

ذکر شریف محبوب خدا اشرف انبیا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کا کتب معظمۂ سابقہ مین بسیاری
اور بیان لطیف محبت پروردگار نسبت احمد مختار بمصداق مَنْ اَحَبَّ اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ
کے صحایف محتشمہ ماضیہ مین بیشمار ہین ہرچند کہ یہود ونصاری شناسائی حالات
نبی الورا بخوبی ستہے اور بمطالعہ توریت وانجیل دانائے صفات سید الانبیا
باسلوبی ستہے اور ہمیشہ بامید سعادت ملازمت حضرت علیہ التحیۃ کے مقیم مدینہ

رہکر سب حال کہتے تھے اور منتظر طلوع کوکب دولت خدمت پیغمبر آخر الزمان کے رہتے تھے
اور اپنے بیٹوں کو یہہ وصیت کرتے تھے کہ ہمارا اسلام پیغمبر نیکنام کو پہونچانا اور یہہ سنانا
کہ ہم تیرے اشتیاق مین جان سے جاتے ہین اور تجھپر ایمان لاتے ہین اور حضرت
فخر رسالت کو علم الیقینی سے جانتے تھے اور بقوله تعالے یعرفونه کما یعرفون
ابناءهم کے آپکو پہچانتے تھے مگر بزمانۂ ظہور حضور شقاوت ازلی سے مبتلائے فساد ہو
کر عنادًا بلائے حسد و عناد ہوئے تکذیب رسالت کی تحریف و تغییر کتابت کی بالآخرہ محبت
دنیا و الفت ریاست مین پہنسے ظلمت کفر و ضلالت مین دہنسے اگرچہ تحریف نبوت ہوئی
پیغمبر کی لیکن رسالت نبی رہبر اونکی کتاب سے لائح و واضح تھی نام نامی رسول گرامی
کا زبان عبرانی مین مشفح تہا جسکو عربی مین معنًا محمد کہا عبد اللہ بن سلام اشراف و احبار
یہود مین سے بہت نیکنام تھے اور وہ اولاد حضرت یوسف علیه السلام تھے وہ مدینہ
مین مشتاق لقائے محبوب خدا رہتے تھے اور علامات توریت کے سبب سے کہتے
تھے جب حضور داخل مدینہ ہوئے تو وہ مشرف ملازمت حضرت با قرینہ ہوئے اور اونسے
حضرت نے یہہ کہا کہ تو ہے ابن سلام عالم یثرب کا اونہون نے کہا کہ ہان آپنے اونکو دی
قسم یزدان اور یہہ فرمایا کہ آیا تو نے توریت مین میری صفت کو پایا کہا نعم گواہی دیتا ہون
کہ تو ہے رسول خداوند عالم تو بحکم خدا سب پر غالب بقدرت رفیع رہیگا اور دین تیرا سب ادیان کا
ناسخ رہیگا ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ یہہ بات سرور کائنات سے سنی ہے کہ جب خدائے
عز و علا نے حضرت موسی پر توریت کو نازل فرمایا تو اونہون نے اوس مین اس امت کے
اوصاف کو پایا عرض کیا کہ ای بارخدایا یہہ امت مجکو عطا فرما حکم ہوا کہ تو اس امت کو نہین
پا سکتا ہے یہہ امت محمد مصطفے کی ہے پہر یہہ گذارش کی کہ یا الہی مجکو اس امت مین

داخل کرتا کہ مین ہون اس امت کی صفتون سے بہرہ ور خدا نے کہا کہ ای موسی مین نے تجکو رسالت دیکہا پنی ہم کلامی کی اجازت دی حضرت موسی نے کہا کہ مین راضی ہوا یوحنا حواری انجیل مین مسیح سے راوی ہے اور اوسپر حاوی ہے کہ مسیح نے کہا کہ مین اپنے باپ سی طلب کرتا ہون تمہارے لئے فارقلیط دوسرا تا کہ تمہارے ساتھہ ثابت رہی علی ہمیشہ تک اور وہ روح حق ہی بیشک اور وہ گواہی دیتا ہی میری اور مین گواہی دیتا ہون اوسکی صفات کی اگر تم مجکو دوست رکہتی ہو تو قبول کرو اور پابند میری وصیت کے رہو بعض نصاری نے فارقلیط کو بمعنی مخلص کے تفسیر کیا ہے اور بعض نے بمعنی حامد کے تحریر کیا ہے اگر معنی مخلص پر اتفاق کیا جاتا ہے تو رسول ہونا لازم آتا ہی کسلیئے کہ وہ واسطے خلاصی عالم کے بہیجا جاتا ہے اگر معنی حامد پر تنزل کیا جائے تو کون لفظ قریب ترجمہ کے اس سے مناسب آئے پس ہر آئینہ فارقلیط رسول کبریا ہے نہ ذات خدا ہے ایک فارقلیط کا جانا اور دوسرے کا آنا صریح شہادت رسالت مصطفی ہے اور صحیح اشارت نبوت نبی الورا ہے اللہ تعالے نے حضرت علیہ التحیتہ کو انجیل مین وحی فرمایا یعنی یہہ حکم تاکید تہا کہ ای عیسے محمد کی تصدیق کرا ور ایمان لا اوسپر اپنی امت سے کہو کہ جو زمانہ محمد مین ہو وہ اوسپر ایمان لائے تا کہ نجات پائے اگر محمد عربی پیدا نہ ہوتا تو آدم ہویدا نہوتا جبکہ خدا نے عرش کو بنایا اوس نے قرار نپایا اوس پہ کلا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ رقم فرمایا وہ اپنے اضطراب سے تسکین مین آیا ابو امامہ باہلی او رہشام بن العاص اموی سے روایت مین آیا کہ ہرقل قیصر روم نے رات مین ہمکو اپنے پاس بلایا اور ایک صندوق کلان زرین منگایا اوس مین خانہای صغیر تہے اور اون خانون کے دروازے اصغر دلپذیر تہے ہرقل نے اوس صندوق کو

کہولا اور ایک خانہ سے پارچہ حریر سیاہ نکالکر اوسکو کہولا کہ یہہ پیکر تھا سیاہ چشم بزرگ سرین
دراز گردن گیسوہاے بافتہ آدم علیہ السلام بہتر ین زمین کی ہے اور دوسرا دخانہ
کہولکر حریر سیاہ و پیکر سفید رخ چشم خوش سطبر سر نکالی اور کہا کہ یہہ نقش حضرت نوح
پیغمبر والی اچہی چلن کی ہی پہر اور خانہ وا کیا اور پارچہ حریر پیکر سفید رو کا نشان دیا اور
پوچہا کہ یہہ کسکی شبیہ ہی ہم نے کہا کہ یہہ پیکر خوشتر محمد نبی آخر الزمان احمد فخر مرسلان کی
ہے تشبیہ ہی جس نے اس شبیہ با صفا کو دیکہا اوسنی بعینہ محمد مصطفیٰ کو دیکہا اس صندوق مین
نقشا دیر دیگر پیغمبران کی ہین یعنی ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و سلیمان وغیرہم فلیشا کی ہین ہم نے پوچہا
کہ یہہ کہان سی آئین کیونکر پائین اوسنی کہا کہ آدم علیہ السلام نے خدا سے دیکہنی چاہین خدا نی یہہ
صورتین انبیا علیہ السلام اولاد آدم کی دکہلائین جب پاس آدم کے آئین تو آدم نے اپنے
خزانہ مین محفوظ فرمائین ذوالقرنین نے مغرب شمس سے پائین اوسنے سپرد دانیال فرمائین
زبور مین آیا اوسکو صحیح پایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام بحضور پروردگار نالان گریان ہوئے اور خدائے
جل وعلا سی خواہان ہوئے کہ یارب بہیجدے آفرینندہ سنت کو دفع کنندہ بدعت کو تاکہ
لوگ جانین کہ مسیح بشر ہے نہ خدا کا پسر ہے یہہ واقعہ قبل وقوع حالات مسیح اور پیشتر
ظہور ذات نبی فصیح واقع ہوا اور حضرت داؤد علیہ السلام کو یہہ ساطع ہوا کہ لوگ الوہیت کا
دعوے کرینگے کفر مین مرینگے پس اس دعا سے نہ اور مراد داؤد کی ہے صرف ذات محمدی مقصود ہے
اور یہہ بہی ذکر داؤد علیہ السلام مین آیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راستی
و درستی کردار و گفتار مین برگزیدہ پایا اور خدا نے اوس کی امت کو برگزیدہ
کیا اور علم نصرت دیا وہ تسبیح کرتے ہین خواب گاہون مین اور
تکبیر کہتے ہین باواز بلند راہون مین اور اون کے ہاتون مین تلوارین

تیرہین خون ریز ہین تاکہ خدا کے لیئے اون استون سے جو عبادت ہین کرنے اور اطاعت مین قدم ہین دہرے انتقام لین تاکہ وہ نہ پہر نا فرمانی کا نام لین جیسے کہ کتب ثلاثہ توریت و انجیل و زبور مین اوصاف محمد عربی مذکور ہین ویسی ہی صحف دیگر انبیا مین صفات احمد ہاشمی مسطور ہین صحیفہ حضرت آدم ابوالانبیا مین خدا نے کہا کہ مین خداوند مکہ ہون مالک خانہ کعبہ ہون وہان کے لوگ میرے ہمسایہ ہین اور اوس مین داخل ہونے والے میرے مہمان بلند پایہ ہین جس نے کعبہ کی نظارت کی اوس نے گویا میری زیارت کی مین اوسکو سپرد ابراہیم تیرے فرزند ارجمند کے کرونگا اور یہہ کام اوسکے ذمہ دہرونگا کہ وہ تعمیر اوسکی کرے اور آب چشمۂ زمزم سے بہرے اوسکو بہت نامی فرماؤن گا اور تیری پشت پیک سیر محمد سرور مرسلان خاتم پیغمبران کو سب سے زیادہ گرامی بناؤنگا خداوند کریم نے صحیفہ ابراہیم مین فرمایا کہ ای خلیل خدا تیری دعا کو بحق اسمٰعیل قبولیت مین لایا مستجاب الدعوات اوس کی نسل کو فایز برکات کریگا اور اوسکے پسر معظم باصفات یعنی محمد مکرم سید السادات سے تیری دل اکمل مین خوشی بہریگا ذات احمدی محتشم ہوگی امت محمدی بہترین امم ہوگی اوسکی موافقت سے خوش پروردگار ہوگا اور اوسکی مخالفت سے خدا بیزار ہوگا جو اوسپر ایمان لائیگا نجات پائیگا ورنہ وہ دوزخ پرعتاب مین جائیگا سخت عذاب اوٹہائیگا خدا صحف شعیا پیغمبر علیہ السلام مین ذکر محمد خیر الانام کا فرماتا ہے کہ مجکو اپنا بندہ سرافگندہ بہاتا ہے مین اپنی روح کا اوسپر افاضہ کرتا ہون اور نزول وحی کا اوس مین افادہ بہرتا ہون مین اوسکو وہ چیز عطا فرماؤن گا کہ جو کسیکو نہ بتلاؤنگا احمد حمد احد تازہ کرتا ہے اور وہ اللہ سے بے اندازہ ڈرتا ہے وہ نور الٰہی ہے شان کبریائی ہے۔

| | |
|---|---|
| شان یزدان نہ اگر احمد ذیشان ہوتا | مظہر جلوۂ اللہ نہ انسان ہوتا |

حسن انصاف سی پاتا نہ تجمل خوبی
مجھکو کردیتے اگر جلد فنا فی المعشوق
حیف نکلا ہے نہین ادمان وخیال محبوب
لوگ کہتے ہے مجھے شوریدۂ وحشت انگیز
گر نہ سامان کرم رحمت عالم کرتا
آپ گر دعوت اسلام نہ کرتے مولے

گر جہان مین نہ جلوس شہ خوبان ہوتا
حضرت عشق بہت آپ کا احسان ہوتا
خوب ہوتا جو براید مرا ارمان ہوتا
جذبۂ شوق مین گر چاک گریبان ہوتا
پھر کہین بے سروسامان کا سامان ہوتا
کن فکان مین کوئی کا فرنہ مسلمان ہوتا

ہین اگرامت احمدؐ مین نہ ہوتا ثاقبؔ
حشر مین کون مرا شافع عصیان ہوتا

معجزات مصطفےٰ کچھ تحریر ہوتے ہین یہان
خامۂ عاجز رقم تسطیر کو مامور ہے

معجزہ بمعنی عاجز کنندہ لغوی ہے خرق عادت نبی ہے اور جو غیر نبی خرق عادت دکھے وہ کرامت ہے اور جو عوام مومنان صالحان سے ظاہر ہو وہ معونت ہے اور جو فاسقان و کافران سے وقوع مین آئے اوسکو استدراج کہتے ہین اور طلبا اوسکے محتاج یا یحتاج رہتے ہین جمیع انبیا علیہ السلام والامقام کے معجزات ہین مگر سید السادات سے بہت معجزات بابرکات ہین حدیثون مین آیا بہت راویون نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب نے انگشت ہای مبارک کو ظرف آب مین رکہا اوسنے پانی مثل چشمہ ہای بارانی کے جاری ہوا لوگون نے پیا اوس سے سیکڑون نے وضو کیا جانورون کو پلایا حضرت نے یہہ معجزہ دکہلایا آپ جیسے روحانیت مین تکمیل کنندہ ارواح ہین ویسے ہی جسمانیت مین پروردہ اشباح ہین۔

بخاری و مسلم سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جابر نے بزمانہ غزوہ خندق اپنی
بی بی سے یہ حکایت کی کہ سخت آثار گرسنگی کے روئے مبارک محمدؐ ہاشمی سے پیدا ہین
طول اونکے ضبط ہین آیا تیرے پاس کچھ کہانیکو ہے دولت دین پانے کو ہے اوسنے کہا
کہ میرے پاس کچھ نہین رہا اک صاع جو کے سوا جابر نے بزغالہ ذبح کیا اوس نے آرد جو
پیس دیا جابر نے گوشت بزغالہ پکایا اور اوس سے آرد جو چہنوایا اور حضرت سی جا کر
کہا اے سید دوسرا ئین عزبا آپ کے کہانیکو گوشت بزغالہ پکا ہے اور میری بی بی
نے آرد جو پیسا ہے آپ میری غریب خانہ پر تشریف شریف ارزانی فرمائین شرف
مہمانی سے فقیر کو بڑہائین آپ بخانہ جابر تشریف لائے ہزار آدمی آپکے ساتھ
آئے جابر نے دیگ و خمیر پیش حضور قدیر پیش کیا آپنے آب دہن اپنا اوس مین
ڈالدیا دعائے خیر فرمائی اوس مین ایسی برکت آئی کہ سب نے سیر ہو کر کہایا اور جوش
دیگ بدستور پایا جیسے انسانات مسخر و منقاد دین و شریعت رسول حق ہین ویسی
ہی تسخیر و انقیاد و طاعت مین حیوانات مطلق ہین خداوند بے نیاز نے بطریق اعجاز
حیوانات کو مطیع سرور کائنات کیا ارباب تحقیق و ارباب تدقیق نے کہا کہ سید السادات
علیہ التحیات مبعوث بکافہ مخلوقات حیوانات و نباتات و جمادات سی ہین مگر وہ حیوانات
لایعقل بوجہ نہونے دانشوری و امر و نہی سے خارج دائرہ تکلیفات
سے ہین پس حضرت حیوانات پر حاوی ہین - انس بن مالک راوی ہین
کہ اہل بیت انصار مین اک شتر بار بردار آب تہا مگر سرکشی سے خراب تہا
لوگ حضرت کے پاس آئے آپ بیٹہے تہے اور اس باغ کے اونہون نے
عرض کیا کہ اے رسول کبریا اونٹ ہمارا بار آب نہین اوٹہاتا کوئی اوسکی پشت پر

بوجہ رکہنے نہین پایا وہ سرکشی کرتا ہے نہایت سختی سے قدم دہرتا ہے ہم پیاس سے مرے جاتے
ہین پانی نہین پاسکتے ہین درختان ہمارے محتاج آب ہین خشکی سے خراب ہین آپنے معہ اپنے
اصحاب کے باغ مین قدم رنجہ فرمایا شتر کو گوشہ مین بیٹہا پایا آپنے اوسکے پاس جانے کا ارادہ
کیا لوگون نے بہیر اصرار زیادہ کیا کہ آپ اوسکے پاس نجائین ہم ڈرتے ہین کہ شاید
آپ اوس سے گزند اوٹہائین وہ مانند سگ دگزندہ کے ہے تکو نہ اوس سے امید خیر نہ بندہ
کی ہے آپنے فرمایا کہ بعنایت کبریا وہ مجکو ضرر نہ پہونچا سکیگا بلکہ وہ مطیع ہوجائیگا شتر آپکو دیکہتے
ہی کہڑا ہوگیا سر بسجدہ ہوکر رتبہ مین بڑا ہوگیا حضرت نے اوسکو موے پیشانی اوسکی پکڑا ہاتہ مین
خوب جکڑا اصحاب باصفا نے کہا کہ اے رسول خدا یہہ حیوان نادان آپکو سجدہ کرتا ہے
ہمکو روا ہے کہ ہم آپکو سجدہ کرین نہ کسی سے ڈرین حضرت نے کہا کہ اے اصحاب اگر سجدہ
بشر بشر کو سزاوار ہوتا تو ضرور یہہ امر میرا باصرار ہوتا کہ زوجہ اپنے شوہر کے آگے سجدہ مین
پڑے کہ حقوق شوہر زوجہ پر بہت بڑے ہین ایک شتر آپکے پاس آیا اوس نے پیش سرور
زمین پر اپنا سر جہکایا اور یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا مین شتر کا بیٹا یہہ کہتا ہون کہ مین جس
قوم مین رہتا ہون اوسکے لوگ بلا نماز پڑہے سو رہتے ہین اور ہم نہ کچہہ کہتے ہین مین ڈرتا
ہون خوف مین مرتا ہون کہ خدا عذاب فرمائے وہ بلا مجہپر بہی آجائے آپ نے
اوس قوم کو بلا کر ڈرایا اوسکو خوف خدا آیا — انس نے یہہ صاف کہدیا کہ باغ مین
آپکو بکری نے سجدہ کیا حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے رسول خدا جب
حیوان کو سجدہ کرنا روا ہے تو ہم کو زیادہ تر زیبا ہے کہ ہم آپکو سجدہ کرین
آپنے فرمایا کہ نہ یہہ حکم خدا آیا کہ بشر پیش بشر سر دہرین — احادیث صحیح مین وارد
ہے یہہ حدیث ابی سعید خدری شاہد ہے کہ ایک بہیڑیہ نے بکری کو پکڑا خوشی

مین اکثر اچرواہی نے اوس سے بکرے کو چھوڑایا اوسکو نہایت طیش آیا اور وہ بعادت سباعی و بقاعدہ افعائی اپنی دم پر بیٹھا اور راعی سی بہت اینٹھا اور یہہ کہا اسے بندۂ خدا او زمان مطلق سے نہ ڈرا جو رزاق نے مجکو دیا وہ تو نے مجھسے چھین لیا راعی متعجب ہوا اور یہہ کہا کہ تو مثل انسانون کے کلام کرتا ہے مجھکو باستعجاب عام دہرتا ہے وہ بولا اور اس بہید کو اوسنے کھولا کہ مین اسلیئے کلام کرتا ہون اور اس خبر سے لوگون کے کان بہرتا ہون کہ یثرب مین محمدؐ باشرف باخبار سلف خبر دیتے ہین مگر لوگ نہین لینے مین راعی مشتاق لقائے رسالت پناہی ہوا اور اوس بکری کو ساتھہ لیکر بسوئے مدینہ راہی ہوا جب سفر تمام ہوا تو مدینہ اوس کا مقام ہوا اوس نے بکری کو ایک گوشہ مین چھوڑا اور موہنہ اپنا بجانب حضرت موڑا جب مستفیض خدمت بابرکت ہوا تب اوسنے سب حال کہا جسوقت حضرت نے لوگون کا مجمع پایا تب راعی سے فرمایا کہ جو تو نے دیکہا ہے اوسکو بتلادے اور جو سنا ہے وہی سنادے اوس نے سب حال کہا لوگون کو باور رہا

ایک اعرابی بنی سلیم بحضور نبی کریم حاضر آیا اور ایک سوسمار خوش گفتار اپنی آستین مین لایا اور اوسنے کہا کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی جبتک یہہ سوسمار اسلام نہ لائیگا تب تک یہہ اعرابی ایمان نہ لائیگا آپنے فرمایا یا ضب اوسنے بزبان فصیح و بلسان بلیغ یہہ سنایا کہ یا حبیب رب لبیک وسعدیک پہر حضرت نے یہہ ارشاد کیا کہ تو کس کی عبادت کرتا ہے اوسنے جواب دیا کہ جو عالم کو مخلوقات سے بہرتا ہے خالق زمین و آسمان ہے رزاق دو جہان ہے جنت مین اوسکی رحمت ہے دوزخ مین اوسکے عذاب کی زحمت ہے پہر آپنے پوچہا مین کون ہون اوسنے کہا کہ مین شاہد نبوت صاحب العون ہون کہ آپ سید المرسلین خاتم النبیین ہین رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین ہین پس

وہ اعرابی ایمان لایا اوسنے مرتبۂ اسلامی پایا - ابونعیم نے ام سلیم سے روایت کی یعنی
یہہ شرح حکایت کی کہ حضرت نے ایک روز صحرا مین گشت فرمائی آپکو تین بار آواز ہاتف
آئی آپنے نظر فیض اثر کو دوڑایا یہہ قضیہ پایا کہ ایک ہرنی دل شکستہ ہی پارچہ مین بستہ ہے
آپنے کہا کیا ہے تیرا مدعا اوس نے عرض کیا کہ یا رسول کبریا کہ اس اعرابی نے مجھکو
پکڑا ہے کپڑے مین خوب جکڑا ہے میرے دو بچے بھوکے ہین پیاس سے اونکے لب
سوکھے ہین اگر مین رہائی پاؤن تو مین اپنے بچون کو دودہ پلاکر واپس آؤن حضرت نے
فرمایا کہ یہہ آیا تیرے دل مین سچ آیا اوسنے بہت نیایش کی اور یہہ گذارش کی کہ اگر مین
واپس نہ آؤن تو عذاب پاؤن پس آپنے اوس سے عہد لیا پھر اوسکو رہا کیا وہ
وہان سے چلی گئی اور اپنے بچون کو دودہ پلاتی رہی جب اوس نے فراغت پائی
توفوراً بخدمت حضرت واپس بعجلت آئی جب حضرت نے اوسکو باندہ کر
اطمینان پایا تو وہ اعرابی خواب سے بیدار ہوکر ہوش مین آیا اوس نے حضرت سے
التماس کی کہ مجھسے کس چیز کی آس کی آپ نے کہا کہ اس ہرنی کو کر رہا اوسنے
ہرنی چھوڑی وہ چھوٹتے ہی صحرا مین دوڑی بدفالی سے نہ ہر دہ ہوئی خوشحالی سے
رم خوردہ ہوئی جو لا نیون مین رہتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتی تھی - ابن عساکر نے کہا کہ جب
رسول خدا خیبر مین فتحیاب ہوئے تو ایک خر سے یہہ سوال و جواب ہوئے
آپنے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے اوس نے عرض کیا کہ یزید بن شہاب مشہور
نام ہے نسل جد سے ساٹھ حمار ہتے انبیاؤن کے سوار تھے سوائے
نبی کوئی سوار نہ ہوا اور کسیکو برائے سواری حکم پروردگار نہوا یہہ امر اتفاقی ہے

کہ سوا اس عاجز کے نہ کوئی باقی ہے اب سوا آپ کے نہ کوئی نبی ہے مجھکو امید قوی ہے
کہ آپ سوار ہون باعث افتخار ہون پہلے آپ سے ایک یہودی کے پاس تہا گرسنگی سے
ہراس تہا وہ لغزش سے ڈرتا تہا سواری نکرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ مین نے یہہ مناسب پایا
کہ تیرا نام یعفور رکہا جائے تجکو مفخر نخعفور رکہا جائے جب باوجود طلب احضار مین
تاخیر کرتا تہا تو یہہ گدہا اوسکے دروازہ پر جاکہ یہہ تدبیر کرتا تہا کہ اپنے سرکو در پر ٹکراتا تہا گویا یون
شور مچاتا تہا جب مالک خانہ باہر آتا تہا تو اوسکو اشارۃً یہہ سمجہاتا تہا کہ رسول خدا تجھکو بلاتے
ہین تیرے احضار کی تاکید فرماتے ہین جب نبی الورا نے بظاہر دنیا سے انتقال فرمایا تو
یعفور چاہ ابی اسلم پر آیا بجوش جزع و فزع اوس مین گرا پہر نہ پہرا شیر مسخر سرور تہا مطیع
پیغمبر تہا اک شخص لشکر سے جدا ہوا بیابان مین رستا ہوا جب اوسنے راہ نپایا تو اوسکی زبان پر
ان مولا رسول اللّٰہ آیا شیر نے اوسکو راستہ بتلادیا فورًا لشکر مین پہونچایا یہہ
اعجاز نبی ہے نبی باعث اعزاز دلی ہے ایک اعرابی پاس حضرت کے آیا آپنے اوس سے
فرمایا کہ تجکو کیا بہاتا ہے آیا اپنے لئے سعادت چاہتا ہے اوسنے عرض کیا کہ ای بندۂ
کبریا مین کاروبار ال خود بجالاتا ہون وہ کیا نیکی ہے اوسکو مین سنا چاہتا ہون
آپنے فرمایا کہ یہہ شہادت ہی اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ
لا شریک لہٗ واَن محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ تیرے لئے یہہ ہی
سعادت ہے اوسنے کہا کہ اس کا کوئی گواہ ہے آپنے فرمایا کہ یہہ درخت شاہد
واآگاہ ہے حضرت نے اوس درخت کو بلایا وہ بشگاف زمین پیش حضور آیا حضرت
نے اوس سے تین بار شہادت چاہی اوسنے بخوبی دی گواہی پہر وہ
بجا اپنے خود مقیم مقام ہوا یہان مطلب حدیث تمام ہوا۔ ایک اعرابی سنے

حضرت سے معجزہ چاہا آپنے اوس سے کہا کہ درخت سے کہو کہ پیش رسول خدا حاضر ہو چنانچہ درخت نے اعرابی کے کہتے ہی جنبش کی اور اوسکی رگون نے اوس سے علحدگی کی وہ درخت حضرت کے سامنے آیا اور السلام علیک یا رسول اللہ زبان پر لایا اعرابی بولا کہ اے مولا اس درخت کو حکم دو کہ بجائے خود قایم ہو وہ شجر بحکم پیغمبر وہان سے ٹلا بخوبی چلا اوسکو اپنی جگہہ پر قرار ہوگیا اور وہ بہ پیوستگی رہگیا بدستور ہموار ہوگیا اوس اعرابی نے حضرت کو سجدہ کرنے کا قصد کیا آپنے اوسکو اذن سجدہ کا نہ دیا وہ باذن رسول خدا آپکے دست و پا کو چومتا تہا فرط خوشی مین جہومتا تہا ایمان لایا مسلمان کہلایا۔ معتمدین نے کہا متقدمین کو معتبر رہا کہ جناب پیغمبر برائے سفر ایک شتر خوش رفتار پر شب تار مین سوار ہوئے غنودگی مین سدرہ سے دو چار ہوئے سدرہ دو نیمہ ہوا اعجاز کا خیمہ ہوا اوسکے درمیان سے بسلامتی حضور کا گذر ہوا وہ سدرۃ النبی مشتہر ہوا۔ ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور یہہ بات زبان پر لایا کہ اے حضرت مدعی رسالت ہین کیونکر جانون کہ تم رسول خدا ہو اور کیسے پہچانون کہ نبی کبریا ہو آپ نے کہا کہ اے بندہ خدا شاخ درخت خرما گواہ ہے اوس سے اطمینان حسب دلخواہ ہے جب آپنے اوس شاخ کو بولایا تو وسکو درخت سے جدا پایا وہ زمین پر گری اوسنے شہادت دی پہر بارشاد پیغمبر اپنی جگہہ پر گئی درخت سے پیوستہ رہی اعرابی اسلام مین آیا معجزہ خیرالانام سے اوسنے ایمان پایا۔

| | |
|---|---|
| جاءت الدعوۃ اشجار ساجدۃ | تمشی الیہ علی ساق بلا قدم |
| کانما سطرت سطرا لما کتبت | فروعہا من بدیع الخط والقلم |
| جب بلائے مصطفی اشجار کو | سرنگون آئے بہ ساق بے قدم |
| راہ مین ازرد سے تسطیر سطور | ہین بدیع الخط سے شاخین ہی قلم |

جمادات مانند نباتات منقاد سرور کائنات رہے شجر و حجر مطیع باعتقاد سید السادات رہے حجروں نے آپسے کلام کئے شجروں نے جناب کو سلام کئے۔

کوئی شجر و حجر ایسا نہ تہا کہ السلام علیک یارسول اللہ نہ کہتا تہا معجزات نبی بیشمار ہین نہ قابل انحصار ہین۔ انس سے یہہ روایت صحیح ہے کہ سنگریزوں نے دست حق پرست پر تسبیح کہی۔ حضرت امام جعفر ابن امام محمد باقر ابن امام زین العابدین سلام اللہ علیہ اجمعین فرماتے ہین یہہ معجزہ سناتے ہین کہ ایک بار احمدؐ مختار بیمار ہوئی فوراً حضرت جبریل نمودار ہوئے طبق انگور و انار لائے رسول پروردگار کو کہلاسئے اون ثمرات طیبات نے دست پاک صاحب لولاک پر تسبیح کی اللہ تعالے نے اونکو برکت صریح دی ابن عباس نے کہا کہ گرد مکہ معظمہ تین ہزار ساٹھہ سو بتون کا تعداد مثبتہ تہا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد عام الفتح مین نزول اجلال فرمایا تو زبان فیض ترجمان پر جاء الحق و زھق الباطل آیا اگرچہ ہنوز اشارے آپ کے اوس طرف کو نہ پہرے مگر بتان سنگدلان خود بخود اوندہے گرے معیقیب یمانی راوی ہین عجیب واقعہ حسن کلامی کے حاوی ہین کہ مین نے حجۃ الوداع مین حج کیا اور خانہ نبوت کاشانہ مین حاضر ہوکر فیضان لیا ایک شخص قبیلہ یمامہ کا آیا اور ولد زائیدہ یکروزہ کو لایا آپنے فرمایا من انا اوس ولد نے بتلایا انت محمد رسول اللہ علیہ التحیۃ والثنا حضرت نے صدقت بارک اللہ فیک کہا وہ خاموش رہا پہر اپنی جوانی تک کلام نہ کیا اوسکا آپنے اوسکا نام مبارک الیمامہ کہا بیان شفائے علیل واحیائے موتے بے قال و قیل ہے یہہ دلیل معجزہ نبی جلیل ہے کہ اکثر بیماران طبع نارسا

باعجاز مصطفےٰ شفا پاتے تھے اور مردگان جانبازؔ باذن سبحان بے شمار زندہ ہوجاتے تھے - ابن عباس سے روایت کی کہ ایک عورت نے حضرت سے یہہ شکایت کی کہ میرا پسر مرض جنون مین مبتلا ہے سخت گرفتار بلاہی کوئی چیز اوسکو کاٹتی ہو ہر دم چیاٹتی ہو آپ نے اوس مریض کے سینہ پر مسح فرمایا اوسکے شکم سے قے مین ایک سگ بچہ سیاہ باہر آیا - جنگ احد مین قتادہ بن النعمان کی آنکہہ پر زخم آیا اونہون نے اوس آنکہہ کو اپنی رخسار پر لٹکتا پایا قتادہ حضرت ختم الرسالت کی خدمت بابرکت مین حاضر آئے اور یہہ عرضداشت لائے کہ یا رسول اللہ مین اپنی بی بی کو بہت چاہتا ہون اور اپنی یہہ حالت پاتا ہون ڈرتا ہون کہ شاید مین اوسکو مکروہ نظر آؤن اپنی قدر سے جاؤن حضرت نے اوس آنکہہ کو اپنے دست حق پرست مین لیا اور اوسکو حلقۂ چشم مین رکہدیا اور یہہ دعا کی کہ یا ربی اس چشم کو جلی فرما خدا نے قبول فرمائی دعا وہ دیدہ پسندیدہ بہترین وبینا ہوگیا خوشترین وزیبا ہوگیا احیائے موتے آپکے معجزات فضائل مین ہے - بیہقی سے یہ روایت دلائل مین ہے کہ آپنے ایک شخص سے ایمان لانے کو کہا اوسکا یہہ جواب رہا کہ جبتک دختر مردہ کو زندہ نکردوگے اور میرے دلکو نور معجزے سے نہ بہردوگے تب تک ایمان نہ لاؤنگا اسلام مین نہ آؤنگا آپنے فرمایا کہ اوسکی قبر کہان ہے اوسنے بتلایا کہ اوسکا وادی مین نشان ہے جناب نبوت انتساب نے وہان جاکر دعا کی اور لڑکیکو ندا دی اوسنے کہا لبیک وسعدیک یا نبی الورا آپ نے اوس لڑکی سے فرمایا کہ ابا تو دنیا مین رہنا چاہتی ہے اوسنے کہا کہ لا واللہ مجکو دنیا نہین بہاتی ہے مین نے دنیا سے آخرت کو بہتر پایا مجھکو آخرت مین رہنا خوشتر آیا - ایکروز سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جابر کے مہمان ہوئے

اور عجب سامان ہوئے کہ جابر نے برائے طعام رسول خیر الانام ایک برہ ذبح کیا اونکا بڑے بیٹے نے یہہ دیکھکر اپنے چھوٹے بہائیکا گلا کاٹا اوسکی ماں نے دوڑکر اوسکو ڈانٹا وہ کوٹھے پرچڑہا وہان زمین پرگرپڑا دونون پسر جابر کے مرگئے جابر کو مغموم کرگئے جب رسول اللہ نے یہہ حادثہ جانگاہ ملاحظہ فرمایا تو حضرت کو بہت افسوس آیا مستجاب الدعوات نے جناب قاضی الحاجات مین دعا کی قادر مطلق سے اون دونون مردون کو حیات تازہ دی دونون پسر جابر کے زندہ ہوگئے حضرت خوشی کنندہ ہوگئے۔ روایت ابونعیم مین آیا کہ جابر نے ایک بکری کو ذبح کرکے گوشت اوسکا پکایا اوسکو آگے دبرو پیش کیا حضرت نے سبکو یہہ حکم دیا کہ جو کوئی کہاوے وہ استخوان کو جمع کرتا جائے ہڈی کو توڑے نہ مروڑے جب سب لوگ کہا چکے اور استخوان حضرت کے پاس آچکے تو آپنے اونپر اپنا دست مبارک رکہا اور کچہہ پڑہا ہیولا اوس بکری کا بہہ ہیئت مجموعی بدستور طیار ہوگیا قابل پرواز و رفتار ہوگیا اور ایسے ہی پر تو سے خوارق اکمل اولیا افضل اتقیا نور دیدۂ رسول جگر گوشۂ علی و بتول علیہم السلام سید الانام غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سید محمد عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کا بمتابعت خاتم الرسالت جلوہ نما ہوا لمعہ فزا ہوا کہ اونہون نے گوشت مرغ کہایا اور استخوان مجموعی پر بنام خدا و بیاد مصطفے دست حق پرست اپنا مس فرمایا وہ مرغ خوش الحان باذن خالق دوجہان حالت حیات مین آیا اور اوسنے اپنا ہیولا پایا اگرچہ بظاہر یہہ خرق ولی ہے مگر حقیقت مین معجزۂ نبی ہے جبکہ منا مین ابوجہل وغیرہ کفار مکہ نے جناب پیغمبر سے شق القمر کو کہا اور اونکو اسپر اصرار زیادہ تر رہا تو خیر الورا اعجاز نما نے بسوئے قمر بے خطر ایک اشارہ کیا فوراً چاند کو دو پارہ کیا ہرچند کہ شق ہونا قمر کا سب نے مشاہدہ

مین آیا اور جبل حرا کو درمیان ٹکڑون کے معائنہ مین پایا لیکن کفار غوی بوجہ شقاوت
ازلی ایمان نہ لائے قیاسی فقرے اوڑاے جادو بتلایا نظر بندی پیر قابو چلایا خدا نے
اقتربت الساعة وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا
سحر مستمر قرآن مین فرمایا اور روایات متواترہ احادیث معتبرہ سے اسکو
ثابت پایا کافرون نے آپس مین یہہ بات کہی کہ اگر ہماری نظر بندی رہی تو اشخاص بیع و تجارت
کو اس کا علم ہوگا اونہون نے اکثر آیندگان شہر و دیہات سے پوچھا سب نے بیان کیا
بخوبی یہہ نشان دیا کہ ہمکو چاند کے دو ٹکڑے نظر آئے ہم نے علحدہ علحدہ فرق سے
وہ ٹکڑے روشن تر پائے اس معجزہ پر مخالفین کے دو اعتراض ہین اور وہ اعتراض
بالاغراض ہین اول یہہ کہ اجرام علویہ مین خرق والتیام نہین ہوتا ہے یہہ اعتراض بیہودہ
و ناپسندیدہ ذی عقل کو ہوتا ہے اگرچہ مشائین اسپر مائل ہوئے مگر اہل اسلام و
یہود و نصاریٰ اسکے قایل ہوئے چنانچہ حکمائے انگلستان نے اسکو ثابت بیان
کیا ہے اور خرق والتیام نجوم کا مثل زمین کے نشان دیا ہے دوم یہہ کہ اگر شق القمر
ہوتا تو ضرور تواریخ مین مشتہر ہوتا واضح رہے کہ تواریخ فضلی مین مشاہدہ راجہ شہر دہار
واقع ممالک سندھ کا تحریر ہے اور شق ہونا چاند کا اوس مین بالتفسیر ہے پنڈتون نے
اوسکو معجزہ پیغمبر آخر الزمان بتلایا راجہ نے مسلمان ہو کر اپنا نام عبد اللہ جتلایا اور اکثر
مقامون مین اوسوقت دن ہوگا اور دن کا ہونا قواعد ہیئات سے ممکن ہوگا اور
بہت جگہہ چاند ابر و برف مین چھپا ہوگا اکثر کی نظرون سے خفا ہوگا اور نہ مثل کسوف
و خسوف کے اوسکا انتظار تہا اوسوقت مین خیال خلایق بلا علایق بیکار تہا پس
بعض کا اوس سے بے خبر رہنا اور اوس کا حال نہ کہنا موجب حجت نہین اور اکثر

تواریخ مین اوس کا نہ لکھا جانا اور لوگون کے علم مین نہ آنا باعث خفت نہین توریت مین
حضرت یوشع کیلئے آفتاب کا ٹھہرانا پایا گیا اور تواریخ مین اوس کا ذکر نہ لایا گیا اس سے
قصہ رد روشن کی تکذیب لازم نہ آئی اور اوس مین کوئی تخریب قایم نہ پائی پس معجزہ
محمدی پر بہ طریق اولے اعتراض نہین آسکتے اور خلاف اوسکی مخالفین اپنے اغراض
نہین پاسکتے اور حضرت نے پیشین گوئی مین جو فرمایا لوگون نے وہی پایا حضرت نے
زمانہ ہجرت مین موافق کلام اللہ کہا اوسکے مطابق لڑائی مین فارسیون کا رومیون پر غلبہ
رہا کفار قریش شاد ہوکر اسپر دل نہاد ہوئے کہ فارسیان نا صواب رومیان اہل کتاب
پر غالب آئے فتح و نصرت پر راغب پائے ایسے ہی ہم محمدیون پر غالب آئینگے ہرگز
شکست نہ پائینگے جس روز حضرت نے بدر مین فتح پائی اوسی دن آپکے پاس وحی
آئی خدا نے ابتدائے سورہ روم مین فرمایا اوسکے مطابق بعد نو سال کے رومیون
نے فارسیون پر غلبہ پایا ارحم الراحمین نے کلام متین مین فرمایا اور مفسرین نے
اوسکو تفاسیر مین جتلایا کہ یہودی مسلمانون پر غالب نہ آئینگے یعنی اپنے دل کے مطالب
نہ پائینگے چنانچہ ویسا ہی ظہور مین آیا خدا نے سبکو دکھلایا کہ یہودیان بنی قریظہ و بنی نضیر
اور بنی قینقاع و خیبری مسلمانون سے مغلوب ہوئے نہایت محجوب ہوئے بخاری
و مسلم مین آیا رسول کبریا نے فرمایا کہ ملک حجاز مین آتش پر شرر قبل محشر پیدا ہوگی اور
اعناق ابال یعنی پہاڑیون مین بصر کیے ہویدا ہوگی چنانچہ ۶۵۴ ہجری مین وہ آگ
زمین متصلہ مدینہ مین معلوم ہوئی اور وہ آگ مدت تک روشن رہکر معدوم ہوئی اسیوقت
مین قطب الدین قسطلانی نے جمل الایجاز مین اوسکو بصراحت تحریر کیا ہے اور تاریخ خلاصۃ
الوفا مین سید سمہودی با صفا و شیخ عبدالحق دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب

ہیں بوضاحت تسطیر کیا ہے۔

## ذکر اثبات نبوت حال تنزل وحی ہجرت اصحاب وجمع کرنا قرآن مجید

جب سن شریف رسول خدا چالیس برس کا ہوا تو ظہور تباشیر صبح وحی نے آفاق عالم کو منور کیا اور آفتاب نبوت رسالت مآب نے مطلع عظمت سے جلوہ دیا اور بقول صحیح اس نور صریح نے اکتالیسویں سال عام الفیل سے تیسری یا آٹھویں ربیع الاول کو بروز دوشنبہ ظہور فرمایا اور باستدلال آیۂ کریمہ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور نیز بارشاد سبحان انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اکثر گمان میں آیا اور خود ایزد منان نے ابتدائے نزول قرآن کو ماہ رمضان میں پایۂ ثبوت کو پہنچایا اولاً اکرام خالق انام نبوت محمد علیہ السلام نے نزول قرآن سے پایا ابتدائے نزول قرآن ماہ رمضان میں ثابت بالارشاد ہے اور نزد اکثر مفسران نزول قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر مراد ہے چنانچہ بروایت قابل اشاعت لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر رمضان میں جملۃً ایک بار نازل ہوا اور اکیس سال میں دفعات حسب واقعات بلا ترتیب خدا کے حبیب کو حاصل ہوا اب قرآن مرتب بہ تہذیب ہر واقعہ ہے اور مقدم و موخر بلحاظ ہر حادثہ ہے جب وقت ظہور نبوت آیا تو حضرت نے گوشۂ خلوت کو پسند فرمایا اور آپ اکثر کوہ حرا یعنی جبل نور پر عبادت کرتے تھے اور توجہ الی اللہ استغراق ذکر قلبی و لسانی میں بہ ریاضت دہر تے تھے اور آپکا عمل موجب شریعت حضرت ابراہیم علیہ التسلیم تھا یا جو مستحسن بہ شریعت دیگر انبیاء و باستحسان

عقل وذکا حسب رضائے خداوند کریم تھا ہر گاہ ساعت سعید کامل ہوئی تو ناگہان وحی وحید نازل ہوئی یہہ نہ سمجھا جائے کہ معارج نبوت ومدارج صفوت بذریعہ مجاہدہ وعبادت وریاضت کے پائے یہہ محض موہبت الہٰی ہے عنایت نامتناہی ہے ۔

| | |
|---|---|
| افضال کردگار کی کچھہ انتہا نہین<br>کرتاہے جس پہ اپنا کرم رب بی نیاز | احصائے فیض بخشش ولطف وعطا نہین<br>حاصل بلا طلب بھلا پھر اوسکو کیا نہین |

حضرت جبریل حامل وحی آئے اور آپکو مژدے رسالت ونبوت کے سنائے اور کہا کہ اے سید الوری تمکو خدا نے نبی کیا آپ ہین رسالت پناہ بقول لا الہ الا اللہ دعوت کرو اور پڑھو آپنے فرمایا کہ مجکو لکھنا پڑھنا کسی نے نہین سکھلایا مین کیا پڑھوں محض امی ہوں جب دوسری بار بہی یہی جواب پایا تو جبریل نے اقرا باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق ۝ اقرا وربك الاکرم ۝ الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم کو پڑہایا اور روایت مین آیا کہ جبریل نے یہہ بتلایا یا محمد شر شیطان سے استعاذہ فرما حضرت نے استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم کہا پھر جبریل نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بتلائی پھر اقرا مالم یعلم تک پڑہائی اگرچہ آپ بظاہر امی لقب تہے مگر بلاغت وفصاحت مین سب سے افضل واشرف تہے جبریل نے عروج آسمان کا پایا اور حضرت نے بجانب مکہ معظمہ رجوع فرمایا درو شجر سے صدائے السلام علیك یا رسول اللہ آتی تہی اور آپکے قلب شریف کو دہشت وہیبت تہرتہراتی تہی جب حضرت کو بہت لرزہ آیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپکو کمبل اوڑہایا اور آب سرد آپکے روئے مبارک پر چہڑکا پہر دل پاک صاحب لولاک

نہ بہرکا حضرت خدیجہ نے بہت باتون سے آپکی تسلی کی اور آپکو نہایت تشفی دی گئین
خاطر عاطر ہوئی اور حالت حضرت بجاے خود طمانیت ماثر ہوئی - ایک روایت مین
آیا اپنا حال خدیجہ کو سنایا خدیجہ سنکر خاموش ہوگئین بہت خوشی سے بیہوش ہوگئین
جب تحسّن مین آئین تو بہر تائید حال یہہ عمل مین لائین کہ حضرت کو ورقہ بن نوفل اپنے
برادر عمزاد کے پاس لے گئین مگر اسکی خبر کسی کو نہ دیگئین ورقہ دین قریش اور رسوم جاہلیت
بداندیش کو چہوڑکر دین نصارٰی مین موحد بنا ہتا اوس نے انجیل کو پڑہا ہتا زبان
عبرانی جانتا ہتا انجیل کو مانتا ہتا بہت بوڑہا اور نابینا ہتا دشوار اوس کا جینا ہتا حضرت
نے اپنا حال اوس سے بیان کیا اوس نے یہہ نشان دیا کہ وہ جبرئیل ہے پیک
رب جلیل ہے جو پاس موسیٰ کے آتا ہتا وحی لاتا ہتا بشارت ہو تجکو اے محمدؐ کہ بعنایت
احد تو رسول خدا ہے پیغمبر جناب کبریا ہے عیسیٰ مسیح نے یہہ خبر دی کہ بعد میرے مبعوث
ہوگا ایک نبی کہ نام اوس کا احمدؐ ہوگا ممدوح ذات صمد ہوگا مین گواہی دیتا ہون
اور بدل کہتا ہون کہ تو پیغمبر ہے عالم کا سرور ہے تو جہاد کریگا قتل کفار بدنہاد
کریگا کافر تیرے دشمن ہونگے اور تجہسے بدظن ہونگے تجکو یہان سے نکالینگے ایذا مین ڈالینگے
اے کاش مین اوسوقت مین ہوتا تو اپنی مددگاری سے تیری تکالیف کو کہوتا
بعد چند عرصہ ورقہ مرگیا آپکی نبوت کو تصدیق کرگیا اسرافیل نے گیارہ سال تک
حضرت کی خدمت کی اور ایسے ہی میکائیل نے آپکی ملازمت کی جبرئیل علیہ السلام تئیس
برس ملازم حضور رہے خدمت فیض درجت مین مامور رہے بعض علما نے کہا اور
یہہ تصدیق نہ پا کہ حضرت جبرئیل امین آئے نزد احمدؐ مختار چار ہزار بیس بار اور
نزد آدم دوازدہ بار اور نزد ادریس چار بار اور نزد نوح پچاس بار اور نزد ابراہیم

بیالیس بار اور نزد موسیٰ ایک سو چار بار اور نزد عیسیٰ دس بار صلواۃ اللہ وسلامہ علیٰ نبینا وعلیہم اجمعین اول عورات عالیہ درجات مین سے ام المومنین حضرت خدیجہ اہل الیقین ایمان لائین اور حضرت سے جو خبرین اپنی نبوت کی سنائین تو اونہون نے وہ تصدیق فرمائین اور اتباع دین متین مین آئین اور حضرت نبی صلواۃ اللہ وسلامہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی تربیت مین عہد طفولیت سے مراتب علیا پر پہونچایا اور اونہون نے بعمر دہ سالہ ایمان پایا اور مردان اہل ایمان ایقان مین سے حضرت صدیق اکبر یعنی ابوبکر اور موالی مین سے زید بن حارثہ اور غلامون مین سے بلال باکمال ایمان لائے اور حضرت ابن عباس وحسان بن ثابت و اسمائے بنت ابوبکر وتمیمی وعثمان بن عفان وزبیر بن العوام وعبد الرحمان بن عوف وسعد بن ابی وقاص وطلحہ بن عبد اللہ وابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح وابو سلمہ بن عبد اللہ بن الاسد وارقم مخزومی وعثمان بن مظعون وعبد اللہ بن مسعود وسعید بن زید وغیرہم رضی اللہ عنہم اسلام مین آئے ۔ اور بیبیون مین سے بعد خدیجہ رضی اللہ عنہا ام الفضل زوجہ عباس واسمائے بنت ابوبکر ایمان لائین فضلیتین اسلام کی پائین تین سال یہہ حال رہا کہ مخفی قیل وقال رہا آپ خفیہ دعوت فرماتے تھے اور لوگ پوشیدہ ایمان لاتے تھے جب حالت اخفا کمال ہوئی تو یہہ آیت کریمہ نازل ہوئی فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین ط یہہ ہوا فرمان رب العالمین کہ ظاہر کر او سکو جس کا حکم ہوا اور دعوت کر آشکارا اور روگردانی کر مشرکین سے یعنی بیدینون سے پس حضرت پیغمبر دعوت اسلام پر آمادہ ومستعد ہوئے اور واسطے ہدایت کے زیادہ مجتہد ہوئے پہر آپنے امور دعوت کو نہ چھپایا علانیہ فرمایا

کہ بتان اور اونکے پرستش کنندگان فی النار ہونگے عذاب الہی مین گرفتار ہونگے
جب کفار نے یہہ سنا تو اپنا سر دہنا اور متوحش اور متحیر ہوے ہر چند کہ حضرت
متحیر ہوے مگر کافرون نے آپ سے عداوت کی نیت شقاوت کی آپکو آزار
دیئے اور اکثر اضرار کئے ابو طالب عم رسول غالب نے آپکی حمایت کی اہل قریش
سے شکایت کی اور ایذادہی سے مانع ہوئے حضرت فضل خدا پر قانع ہوئے اگرچہ
ہرجانب کفار بسوئے سید ابرار پتھر گرتے تھے مگر آپ ہر طرف پھرتے تھے آپ کچھ خوف
نفرماتے تھے پیغام خدا پہونچاتے تھے کہ اے لوگو خدا سے ڈرو اب وہ تمہاری خبر
لیتا ہے تمکو یہہ حکم دیتا ہے کہ میری عبادت مین تحریک کرو نہ کسیکو میرا شریک کرو
ابو لہب بدطینت حضرت کی غیبت مین مردان قریش سے کہتا تہا اور انکو اغوا کرتا تہا
تہا کہ محمدؐ تمہارے دین آبائی کو تم سے چھوڑانا چاہتا ہے اور اپنا دین بنانا چاہتا ہے
اور بعض کفار قریش غیر و خویش حضرت کو ساحر کہتے تہے اور بعض آپکو شاعر کہتے
تہے اور بعض سرور کو کاہن بتلاتے تہے اور بعض پیغمبر کو مجنون جتلاتے تہے ولید
بن مغیرہ قریش مین نہایت عاقل تہا عالم و فاضل تہا اوسنے کہا کہ اے صاحبان
فہم نارسا ساحر نجاست سے کثیف ہوجاتا ہے اور محمدؐ طہارت سے لطیف نظر
آتا ہے اوسکو ساحرون سے نہ کچھہ مناسبت ہی اور نہ کوئی دلیل مجانست ہی
مین شاعرون کو خوب جانتا ہون اور اون کے اقسام کو پہچانتا ہون کلام اوسکا
سخن شاعر سے تطبیق نہین پایا اوسکی نسبت گمان شاعریت تصدیق مین نہین آتا
اور مین نے اکثر کاہنون کو دیکہا ہے اور مجکو اونکا خوب پرکہا ہے کلمہ محمدؐ
فصیح البیان کو زمرہ کاہنان قبیح لسان سے نسبت نہین اور تشخیص حکمت سے

اوسکو وسوسہ مجنونیت کی کوئی علت نہین کفار ناہنجار بدکیش قریش مین سے اور اشرار نابکار خویش بداندیش مین سے کبھی کوئی سر اقدس سرور پر خاک اوڑاتا تھا کبھی کوئی در مقدس پیغمبر پر خون بہاتا تھا کبھی کوئی براے ایذا انکی راستون پر کانٹے ڈالتا تھا کبھی کوئی بدن مبارک پر پتھر مار کر اپنی حسرت نکالتا تھا

| | |
|---|---|
| کانٹون کو تہا ڈر پہول کی نازک بدنی کا | تہا پتہرون کو خوف و خطر سیم تنی کا |
| لیکن نہ دل آہنی ظالم کا ہوا نرم | ہے سخت نتیجہ ہوس لاف زنی کا |

حضرت سجدۂ صلواۃ مین ہوتے دشمن خدا گہات مین رہتے گردن مبارک کو سپر بنایا تھا اور آپکا گلا اسقدر دبایا تھا کہ نزدیک تہا کہ آپکی آنکہین باہر نکل آئین اور حضرت سخت صدمہ پائین آپکو حضرت ابو بکرؓ نے چہوڑایا اونکو کفار نے مار پیٹ سے بیہوش بنایا صحیح بخاری مین آیا ابن عمر نے فرمایا کہ مین ہمراہ رسول اللہ صحن کعبہ مین تہا کہ ناگاہ عقبہ ابن ابی معیط لعنت اللہ علیہ آیا اور اُس بدبخت نے پارچہ سخت گردن شریف مین لپیٹا پہر اوسکو کہینچا بہت سختی سے اپنا ابو بکرؓ نے دوش مدہوش کو پکڑا اور اوسکو جھکڑا وہان سے اوسکو دفع کیا اس بلا کو رفع کیا الغرض کفار سید ابرار کو ایذائین پہونچاتے تہے اور سخت بلائین دکہلاتے تہے اور حضرت کے فقرا و ضعفا اصحاب پر اسلئے جفا کرتے تہے عنا مین دہرتے تہے کہ وہ دین اسلام سے باز رہین ہمارے ہمراز رہین اونکو لباس آہنی پہناتے تہے دہوپ مین بٹہلاتے تہے گردن بلال نیک خصال مین رسن ڈالتے تہے اور شہر سے باہر نکالتے تہے کودکان نادان اونسے کہیلتے تہے اور شعاب مکہ مین اونکو کہینچکر پہیلتے تہے اثر زخم ریسمان بلال با ایمان کی گردن پر پیدا ہو جاتا تہا بلال سخت تکلیف اوٹہاتا تہا بلال امیہ بن خلف جمحی کا غلام تہا چونکہ بلال با اسلام تہا اسلئے وہ بلال کو برہنہ کرکر بٹہاتا تہا اور سنگ گرم اوسکے سینہ بے کینہ پر رکہکر ریگ گرم پر لٹاتا تہا جب

اوس نے ایکدن بلال کو سخت عذاب دیا تو ابوبکرؓ نے بلال کو اوس سے خرید کر کر
آزاد کیا عمار بن یاسر اور اونکی مادر و پدر اوسپر ایمان لائے تھے مصیبتین جھیلتے تھے ایکروز
اونکو آفتاب گرم مین بٹھلایا اتفاقاً یہہ حال کثیر الاختلال اونکا حضرت نے ملاحظہ فرمایا
آپکو بہت ملال آیا اصبروا یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ فرمایا ابوجہل
لعین نے عمار اور اون کے والد بزرگوار کو قتل کیا اوس نابکار نے اوّل
دین اسلام مین یہہ صدمہ دیا ایکدن بعض اہل قریش پاس ایک یہود دوراندیش
کے گئے اور اوس سے احوال حضرت او رحال علامت نبوت کو پوچھتے رہے
اوسنے کہا کہ یہہ طریقہ ہے امتحان کا کہ تم اوسکے پاس جاؤ اور یہہ تین باتین استفسار
فرماؤ کہ زمانہ سابق مین طلبگاران خدا کون اشخاص تھے منشا اونکا اصحاب کہف
باوفا سے تہا اور سیاح ربع مسکون کون مرد خاص تھے ایما اونکا ذوالقرنین باصفا
سے تہا او رحقیقت روح کیا ہے اور اوسکی ماہیت کا کیا پتا ہے اگر وہ جوابدہ
او رصحیح کہے تو نبی مرسل ہے ورنہ اوسکے دعوے مین خلل ہے غرضکہ لوگون نے
حضرت سے ان امور کو دریافت کیا آپ نے بوعدہ فردا جواب دینے کا حکم دیا انشاء اللہ
نہ کہا اسلئے نزول وحی مین توقف رہا جب وقت نزول وحی آیا تو حق تعالے
سبحانہ نے ولا تقولن لشیءٍ انی فاعل ذالک غداً الا ان یشاء
اللہ ط فرمایا اور قرآن مین قصص اصحاب کہف اور ذوالقرنین بیان فرمائے
اور وہ حضرت کے علم مین آئے آپنے اون لوگون سے دونون قصون کو بیان کیا
اوراس بیان سے جواب باصواب کا نشان دیا اور حضرت نے بیان حقیقت
روح پر توجہ نفرمائی کہ سوا خدا کے اوسکی ماہیت اور معرفت حقیقت پر کسی نے

آگاہی پائی البتہ بہا احتمال ہے نہ محال ہے کہ قادر مطلق نے رسول برحق کو حقیقت و ماہیت روح کا علم دیا مگر اور ون پر اوسکے ظاہر کرنیکا امر نکیا اور مومن عارف کو یہہ کہنا ہرگز نہین ہو کہ سید المرسلین امیر العارفین کو علم حقیقت روح کا نہین تہا تعالے شانہ نے حضرت کو علم اپنی ذات وصفات کا دیا تہا اور آپکو عالم علوم اولین و آخرین کا کیا تہا بمقابلہ اوسکے علم روح ادنے ہے اور آپکو واقف سمجہنا اوسکے لایق ہے اور جو جمہور اطبا بخارات لطیفہ کو روح کہتے ہین اور تولید اوسکی لطافت اخلاط سے کہتے رہتے ہین اور جو فلاسفہ اپنے دلایل ثبوت حقیقت روح مین لاتے ہین وہ بسبب ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا سے رد ہو جاتے ہین روح اسرار الہی سے ایک سر وافی ہے اوسکی تحقیق وتدقیق مین سعی ناکافی ہے۔

جب جفائے کفار اصحاب کبار پر حد سے گذری تو حضرت نے اونکو طرف حبشہ ہجرت کرنیکی اجازت دی حبشہ مقام امن وامان تہا نہ وہان غربا پر ظلم کا نشان تہا نبوت سے پانچوین سال ماہ رجب مین گیارہ بارہ مرد چار پانچ عورت نے ہجرت کی حبشہ کی راہ لی جب وہان داخل ہوئے تو اونکو راحت وآرام حاصل ہوئی اور جوار نجاشی اصحمہ نامی بادشاہ حبش مین فتور کفار روسیاہ سے مامون رہے اور شر و ضرر اشرار گمراہ سے مصئون رہتے پہر بعد ایک مدت کے یہہ خبر اصحاب خیر البشر نے پائی کہ باہم سید المرسلین اور مشرکین کے صلح وقوع مین آئی اسلئے وہ حبشہ سے نواح مکہ مین آئے جب اونہون نے واقعات صلح کا ذب پائی تو پہر یہ جماعت کثیر باذن رب قدیر حبشہ کو گئے اور مسلمانان ایذا یافتہ کا قران حبشہ کو ہجرت

کرتے رہے کفار نے بدریافت امن و استقرار اصحاب کبار کے عمرو بن العاص اپنے مشیر کو مع جماعت کثیر کے بہ تحایف وہدایا پاس نجاشی کے بہیجا جب کہ وہ لوگ مجلس نجاشی مین گیئے تو اونہون نے اوسکو سجدہ کر کر بہ خوشامد اپنے مطالب کہے اور تحفے گذرانے اوسنے اونکے کہے نہ مانے نہ تحفے قبول کئے سب پہیر دیئے اور کہا کہ نہین ہے روا کہ جو اپنی پناہ مین آئے اوسکو بلا مین پہنسائے پہر مسلمانون کو بلایا گروہ مسلمانان حاضر آیا سب نے سلام کیئے مگر حسب رسم حبشہ سجدہ تحیت مین سر نہ دیئے ندیمان نجاشی نے کہا کہ تمکو سجدہ کرنے مین کیون تامل رہا جعفر ابن ابوطالب نے یہہ باتین کہین کہ کسیکو سوائے خدا سجدہ کرنا جایز نہین یہ امر خدا ہے حکم مصطفے ہے پہر بیان دین مسلمانی کیا اور تبیان اسلام ایمانی کیا اون کے کلام سے دل نجاشی مین ہیبت پیدا ہوئی اور اوسکی عجب حالت ہویدا ہوئی اوسنے کہا کہ جو اوسپر نازل ہوا اوسکو سنا جعفر نے اول سورۂ مریم کو پڑہا نجاشی اور اوسکے ہمراہیون نے رو کر کہا کہ واللہ یہہ کلام ایسا حاصل ہوا جیسا کہ موسیٰ پر نازل ہوا نجاشی نے فرمایا مجکو یقین آیا کہ محمد رسول خدا ہے عیسیٰ ابن مریم نے یہہ مژدہ دیا ہے ہدیہ قریش واپس دیا قریشیان خاسران کو ناامید کیا۔

حضرت امیر حمزہ رضہ عم رسول اللہ جوان شجاع و غیرتناک تہے بہت سخت اور چست چالاک تہے مردان قریش اونسے ڈرتے تہے نہ اونکا مقابلہ کرتے تہے پانچوین یا چہٹے سال مین نبوت خاتم الرسالت سے ایمان لائے اسلام مین آئے ایکدن ابوجہل اجہل لعین بدعمل نے حضرت کو بہت ایذائین دین اور گالیان بکین حضرت امیر حمزہ رضہ عالیجاہ شکار سے آئے تہے اور بہ رجوع بطواف کعبہ لائے تہے وہان کسی نے

یہہ حالات پرآفات اونکو سنائے وہ سنکر غضب وغصہ مین آئے ابوجہل کو آکر للکارا
اور نقصان پردرش کو اوسکے سر پر مارا سر شوم اوس ابوم کا ٹوٹا بہت تعجب سے وہ
اونکے غضب سے چھوٹا اوسنہون نے کہا کہ اے دشمن خدا کیا تو نہین جانتا کہ
مین نے دین اختیار کیا یا مین محمد کی اطاعت مین آیا پہر وہان سے پاس حضرت کے
آکر ایمان لائے اسلام نے مددگار نیکنام پائے رسول خدا نے جناب کبریا مین
التجا کی اور یہہ دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمرو بن ھشام او بعمرو
بن خطاب اے رب وہاب دین اسلام کو بہ عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل یا بعمرو
بن خطاب غالب فرما اوسکی قوت دکہلا چونکہ ابوجہل ان الذین کفروا سواء
علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون ۝ ختم اللہ
علی قلوبھم مین داخل تہا اسلیئے دعا کا ہونا نسبت اوسکے لا حاصل تہا مگر مشیت
الٰہی مین عمرو بن خطاب کا مسلمان ہونا تہا اور اللہ تعالے کو کفران کا کہونا تہا دعای
مستطاب مصطفای خدا نے مستجاب فرمای عمرو بن خطاب ایمان لائے اسلام نے
تقویت کے سامان پائے اوسوقت تک اونتالیس مسلمان شمار مین تہے چالیسوین
عمرو بن خطاب اصحاب احمد مختار مین تہے نقل ایمان عمرو ذیشان بالفاظ مختلفہ ہے اور
بعبارات متعددہ ہے مواہب لدنیہ مین روایت ہے خوب حکایت ہے کہ عمرو
نے کہا کہ مین اپنی بہن کے پاس گیا اور اوس سے کہا گیا کہ تجکو اپنی نفس کی دشمنی
مین کیونکر رہا گیا تو کسلیئے صابی ہوئی یعنی بہ ترک دین آبائی خواہشمند دین اعرابی ہوئی
پہر مارا مین نے اپنی بہن کو اور رنگین کیا خون سے اوسکے بدن کو وہ روتی رہی
آخر کو اوسنے یہہ بات کہی کہ جو چاہے سو کرو کتنی ہی ایذائین دو مین مسلمان ہون

با ایمان ہوں عمر و نے کہا کہ مین گہر مین خشمناک ہنا نگاہ مین سے گوشہ مین ایک کتابکو
دیکہا اور اوس مین تحریر با صواب کو دیکہا یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم کو لکہا پایا اوسکے پڑہنے سی
مجکو لرزہ آیا اوسمین تحریر تہا یہہ کلام کریم سبح للہ ما فی السموات والارض
وهو العزیز الحکیم له ملک السموات والارض یحیی ویمیت
وهو علی کل شیئ قدیر هو الاول والاخر والظاهر والباطن
وهو بکل شیئ علیم جب مین آمنوا باللہ ورسولہ پر پہونچا تو مین نے لا اله الا
اللہ واشهد ان محمد الرسول اللہ کہا پہر مین بخدمت بابرکت حضرت
مکان ارقم مقام قیام سید عالم مین گیا دو مرد نے دونون بازو میری پکڑے ہتے
اور خوب جکڑے ہتے آپ نے او نسے چہڑائے اور یہہ امور فرمائے کہ اے ابن
خطاب ایمان لا اور خدا سے مانگی یہہ دعا کہ اے کبریا اسکو ہدایت فرما مین نے
لا اله الا اللہ انک رسول اللہ کہا مسلمانون مین سرور رہا اور تکبیرات
مسلمانان کا شور ہوا دین اسلام کا زور ہوا ابو جہل نے پوچہا یہہ کیا ہے غوغا لوگون
نے کہا کہ واویلا ابن خطاب ایمان لایا ابوجہل نے غم والم مین شور مچایا لوگ
عمر و سے جنگ کرتے ہتے اور اونکو بہت تنگ کرتے ہتے عمر و اونکو مارتے ہتے
اشقیا ہارتے ہتے خدا ترقی اسلام فرماتا تہا دین متین مین زور آتا تہا ایک روایت
مین یہہ بہی آیا اوسکو علما نے تحریر فرمایا کہ ایکدن عمر و اپنی بہن اور بہنوئی کے گہر
گئے وہان قرأت سنتی رہی وہ سورہ طہ پڑہتے ہتی اون کے مرتبہ پڑہتی تہی وہ سورہ ایک صحیفہ مین
مرقوم تہی عمر و کو نا معلوم تہی عمر و نے صحیفہ مانگا اور کہا اس مین کیا ہے لکہا اونکی بہن
نے فرمایا کہ مین نے تجہکو نجاست شرک مین پایا اور اس کتاب کے وصف مین

لا یمسه الا المطھرون ہے مگر اس کا دیناز بون ہے عمر و نے غسل کیا
اور سورہ طٰہٰ کو اول سے یہان تک پڑھ لیا وان تجھر بالقول فانه یعلم
السر واخفی الله لا اله الا ھو له الاسماء الحسنیٰ عمر و نے کہا کہ یہہ
کیا خوب کلام ہے اہل کلام قابل پرستش انام ہے پھر اشھد ان لا اله الا الله
واشھد ان محمد الرسول الله زبان سے جاری ہوا فضل باری ہوا
عمر و خوش خصائل با شمشیر حمائل در حضرت پر حاضر ہوئے آثار مسدود ئی دروازہ
ظاہر ہوئے بوجہہ دہشت کسی نے دروازہ کو نہ کہولا نہ اون سے کوئی بولا آخر کو یہہ امر پیش آیا کہ حضرت
نے خود آکر دروازہ کہلوایا آپنے دونون بازو عمر و کے پکڑے اور ہاتھہ مین جکڑے اور یہہ فرمایا اے عمر صلح آیا یا
برائے جنگ قصد لایا فوراً اوسکو سنکر عمر و خوش سیر دہشت سے کانپنے ہیبت
سے ہانپنے پھر عمر و نے لا اله الا الله انک رسول الله کہا فرط خوشی سے
آسمانون پر شور مچا حضرت نے نہایت مسرت سے تکبیر فرمائی یاران نبی نے بہ تکبیرات
دہوم مچائی حضرت عمر رضی الله عنه نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا کفار علانیہ لات وعزیٰ کی
پرستش کرتے ہین اور آپ دین اسلام کو پوشیدہ دہرتے ہین پس نبی مصطفیٰ
مع علی مرتضیٰ و حمزہ با صفا و ابوبکر باوفا و عمر واقوا بجانب کعبہ روان ہوئے اور خدا سے
مدد کے خواہان ہوئے حضرت عمر و نے بامداد قادر اکبر جماعت کفار بد سیر کو بہ جبر و
ضرب نواحی کعبہ سے دور کیا اور داخل کعبہ ہو کر شکور کیا حضرت نے دو رکعت
نماز باصحاب جانباز ادا کی اور واسطے ترقی اسلام کے دعا کی اوسیوقت مین آئی یہہ
آیت مبین یا ایھا النبی حسبک الله ومن اتبعک من المؤمنین
جب ساتوین سال مین اہالیان قریش بد اعمال نے نشو و نمو اسلام باسلام حمزہ و

عروج با احتشام پایا تو مشرکان نابکار ان کو زیادہ حسد آیا اور وہ اپنی بے ایمانی سے حضرت کے دشمن جانی ہوئے مگر آپ پر افضال یزدانی ہوتے تھے چونکہ حضرت بظاہر حمایت ابوطالب مین تھے کفالت مرد غالب مین تھے اسلیئے آپ پر کوئی قابو نہ پاسکا نہ کچھ ضرر پہونچا سکا مشرکین اندوہگین بہ حسد و کین پاس ابوطالب کے آئے اور یہہ کلام ناکام زبان پر لائے کہ محمدؐ کو ہمارے حوالہ کر غضب قوم سے ڈر ورنہ لڑنیکو تیار ہو ذلیل و خوار ہو ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس بلایا کہ مین اور تو مردمان قوم کی طاقت کارزار کی نہین رکہتے بجز اطاعت کے قوت دیگر کار کی نہین رکہتے آپنے فرمایا کہ اے عم بلند پایہ یہہ امر خدا ہے نہ مجھکو خوف ذرا ہے میرا حامی پروردگار ہے کسی بشر کے بہروسہ پر نہ یہہ کار ہے تاوقتیکہ مین اس کام کو بانجام نہ پہونچاؤنگا تب تک کوشش سے باز نہ آؤنگا حضرت کی باتون سے ابوطالب کی ہمت قوی زیادہ ہوئی یہہ گفتگو اونکی بالارادہ ہوئی کہ جبتک میرا دم ہے تجکو کیسا غم ہے تو اپنے کام مین مشغول ہو خدا کرے تیرا ہر کام مقبول ہو پھر ابوطالب نے بنو ہاشم کو بلایا اور یہہ سب قصہ سنایا بنو ہاشم سے گو کافر تھے بالاتفاق موافقت کی جناب محمدؐ سے مرافقت کی مگر ابولہب نے اگرچہ ہاشمی تھا اتفاق نکیا اہالیان قریش سے افتراق نکیا سائر قریش نے باہم عہد کیا اور عہدنامہ لکھکر خانہ کعبہ مین لٹکادیا کہ کوئی بنی ہاشم یا بنی المطلب سے مناکحت و مخالطت نکرے اور نہ اون سے مصاحبت و مکالمت دہرے اور بازارون مین اونکی خرید و فروخت بند کرادی اور غیر مقامون پر بہی بیع و شرا ناپسند کرادی یہہ واقعہ نبوت سے ساتوین برس ماہ محرم مین واقع ہوا تین سال تک یہی حال صلح باہمی کا مانع ہوا جب عسرت

حد سے گذر گئی اور عشرت مد نظر رہی تو ایک جماعت قریش قرابت داران
بنی ہاشم و بنی مطلب کو ولولہ محبت آیا اور سلسلہ قرابت شفقت لایا خدا نے اونکے
دلون مین یہہ اثر ڈالا کہ اونہون نے اس عہد کو اپنے دلون سے نکالا نقض چاہا
اوسکو نباہا بعد رفع خصومت حسب مصلحت اہل قریش نے اوس عہد نامہ کو اوتارا
تاکہ کیا جائے پارا پارا ابو طالب سے فرمایا کہ محمدؐ نے بتلایا کہ عبارت جور و جفا اور
اور قطعیت ناروا کو دیمک نے کہا یا اور نام خدا اور رسول کبریا کو محفوظ تام پایا جب
کہلنے کی نوبت آئی تو خبر فرمودہٗ خیر البشر صادق پائی کہ کافران بدکیش شرمندہ
و محجوب ہوئے اہالیان قریش سرنگون و مغلوب ہوئے اگرچہ یہہ واقعات نبوت
سے دسوین سال حاصل ہوئے مگر ابو جہل اور اوسکے تابعان بدعمل نہ قایل ہوئے
اونہون نے جہالت کی لوگون سے لجاجت کی کہ نقض عہد نکیا جاوے بلکہ اوسکو زور دیا جاوے ابو طالب
معہ یاران غالب استار کعبہ مین گئے اور دعائے نصرت آثار مانگتے رہے اللھم
انصرنا علی من ظلمنا و قطع ارحامنا و استحل بالحرم علینا
کہا پھر مخالف عاجز رہا اور اسی سال مین باہم روم و فارس کے لڑائی ہوئی مغلوبیت
روم سے کفار کو خوشی و بڑائی ہوئی کافرون نے مسلمانون سے سخت
کلامی کی کہ ہمارے برادران ہم ملت نے شکست دی کل کو ہم تم پر غالب آئینگے
مسلمان ذلت پائینگے مسلمانون کو یہہ سنکر ملال کامل آیا خدا نے اس آیت کو نازل
فرمایا الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم
سیغلبون فی بضع سنین چنانچہ بقول متین بروز حدیبیہ یہہ خبر آئی
کہ رومیون نے فارسیون پر فتح پائی تو اسی دسوین سال مین ابو طالب نے شخصال

نے دنیا سے انتقال کیا اسکو پڑملال کیا عمر ابوطالب عم رسول غالب اُسّی برس
آٹھ ماہ گیارہ دن کی تہی اور بروایت دیگر مدت عمر ستاسی برس کی تہی بتحقیق
ہے خوب تصدیق ہوکر ابوطالب نے بنی المطلب کو اپنی موت کیوقت طلب کیا
سب سے یہہ کہدیا کہ جو محمدؐ کہے اوسکی اتباع مین کوشش رہے اوسکی اعانت
فرمانا نصرت چاہنا - مواہب لدنیہ مین ہشام بن السائب سے مروی ہے یہہ روایت
قوی ہے کہ جب ہنگامہ موت ابوطالب کا آیا تو اونہون نے اہالیان قریش کو
بلایا اور یہہ وصیت کی گویا نصیحت کی کہ اے معاشر قریش محمدؐ قریش مین امین
واثق ہے اور عرب مین مرد صادق ہے ضرور اوسکی متابعت کرو اور اطاعت
مین رہو اگر اوس سے الحاح کروگے تو فلاح مین رہوگے ورنہ عذاب پاؤگے
عقاب مین آؤگے الحاصل ابوطالب کو اعانت وحمایت حفاظت ورعایت
حضرت فخر رسالت کی منظور تہی اور آپکی صفت وثنا اور مدحت سے انتہا اشعار
ابوطالب نامدار مین مذکور تہی اور ثناخوانی محبوب ربانی مشہور تہی جب گیارہویں
برس کفار بوالہوس حضرت سے بہت اینٹہی تو آپ بایام حج عقبہ منا مین جا بیٹہے
ایک گروہ قبیلہ خزرج مدینہ سے آیا حضرت نے اوسکو قرآن سنا کے فرمایا
کہ اے لوگو خدا نے مجھے نبی کیا ہے اور یہہ حکم دیا ہے کہ دین حق کو قبول کرو
میری متابعت مین رہو ایمان لاؤ سعادت دنیا و آخرت پاؤ چونکہ اونکو یہود
مدینہ سے دریافت ہوا تہا کہ پیغمبر آخر الزمان عنقریب پیدا ہوگا تو اونہون نے
آپسمین کہا کہ بخدا یہی ہے خاتم الانبیا فرصت کو غنیمت سمجھو ایمان لاکر
اہالیان مدینہ پر سبقت کرو پس چھہ کس ایمان لائے اول یہی انصار شمار رہین

آسے بعثت سے بارہوین سال پیشتر ہجرت رسول ذوالافضال عروج معراج ہوا یا شب سرور وابتہاج ہوا

کیا شب معراج کے طالع سے پایا ہی عروج
لیلۃ الاسرا سی لیل قدر بہی پرُنور ہے

اسے عارفان معارج مصطفوی واے واقفان مدارج نبوی آگاہ ہو صلی علی کہو کہ محققین حقایق سبحان الذی اسرا مدققین دقایق دنی فتدلی مفسرین فکان قاب قوسین او ادنی مبصرین مازاغ البصر وما طغی فرماتے ہین اور نکات حمدیہ و بیانات عجیبہ سناتے ہین کہ معراج صاحب التاج اخص وصف خصایص شریف مصطفے نص شرف فضایل لطیف رسول خدا مخصوص بذات بابرکات محمدی ہے اور منصوص بصفات مراتب عالیہ درجات احمدی ہے پروردگار نے کسی نبی باوقار کو ایسے افتخار سے مکرم نفرمایا اور کسی نے رسل ہادی سبل مین یہہ مرتبہ اعظم نپایا جبکہ حکمت قادر مطلق بغرض اظہار فضیلت پیغمبر برحق مقتضاے مشیت الہی ہوئی تو جناب رب الارباب سے طلب رسالت پناہی ہوئی یہہ مآل حکمت ہوا کہ خداے ذوالجلال نے اپنے حبیب خوش جمال کو یہہ حسن مرتبت دیا کہ اوسکو عدیم المماثل خلقت کیا اور اپنے پاس بلا کر اوسکو اپنا مقرب بنایا اور سب سے اعلے فرمایا ملایکہ بفحواے اتجعل فیہا من یفسد فیہا کے اولاد آدم کو مفسد ٹھہراتے تھے اور وہ اللہ سے باشارہ انی اعلم ما لا تعلمون

کے جواب پاتے تھے یعنی رب العزت اپنے محبوب کی صفت کرتا تھا کمال آپکا ملکوت
مین شہرت رکھتا تھا فرشتے مشتاق دیدار حضور تھے اللہ سے آپکی زیارت کی خواستگار
ضرور تھے خدا نے اونکی دعا کو قبول فرمایا اور اپنے حبیب کو اپنے پاس بلایا کہ عظمت
بنی آدم معلوم ہوا ور منزلت رسول اکرم مفہوم ہو جبکہ حضرت نے واسطے مغفرت
اپنی امت کے عبادت مین سخت ریاضت کی تو ارحم الراحمین نے بہ تلافی اوس
اذیت کے یہہ عنایت کی کہ آپکو اپنے پاس بلایا اور آپکی قدر و منزلت کو دکھلایا
قیامت کا روز نہایت دہشت انگیز غم اندوز ہوگا اور غایت عبرت خیز دلسوز
ہوگا انبیا علیہم التحیۃ والتسلیم بخوف ان زلزلۃ الساعۃ لشئ عظیم کے
دم نہ ماریںنگے سب نفسی نفسی پکاریںنگے ہماری حضرت شفیع امت ہین سجدہ کر قیامت مین
بحضور کبریا جائینگے امتی امتی فرمائینگے اللہ جل شانہ نے آپکو اسلئے پہلے سے افلاک پر
بلایا وہان کے عجایب و غرائب کو دکھلایا درجات نعیم درکات جحیم کو ملاحظہ کرایا
اور ثواب عظیم اور عذاب الیم کا مشاہدہ دلایا تاکہ حضرت خیر البشر کو عبرت محشر نہو چند
کہ آپکے معجزات باہرات لاتعد ہین اور کرامات فیض آیات بیحد ہین مگر معراج فضیلت
امتزاج عمدہ شمائل ہین زبدہ فضائل ہین اوسوقت آسمان و زمین نغمہ سرا تھا اوس مین
مضامین اس غزل کے ادا تھے ۔

| | |
|---|---|
| دوستو احمد مختار کی معراج ہے آج | شاد ہو سید ابرار کی معراج ہے آج |
| کیون نثار ارواح رسولان خدا کو ہو سرور | مرسل داور دادار کی معراج ہے آج |
| عرش پر سرور کونین کا ہوتا ہے عروج | خاص دارین کے سردار کی معراج ہے آج |
| چشم بد دور ہے معراج نبی مطلع نور | ضو فزا مجمع الانوار کی معراج ہے آج |

| | |
|---|---|
| سب حجابون کو اوٹھایگا خداوند قدیر<br>معرج سرورِ عالم پہ ملک ہونگے نثار | واقف پردۂ اسرار کی معراج ہے آج<br>زینت گنبدِ دوار کی معراج ہے آج |

وصف معراج سے ثاقب تجھے بخشیگا کریم
مرجع رحمت غفار کی معراج ہے آج

کلام مبین رب العالمین سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا سے معراج مصطفے ثابت ہے نہ کسی اور ثبوت کی اوس مین کچھ حاجت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے اقصی تک تشریف لیگئے منکر اسکے کا فر ہے اور آسمانون پر جانا اور اللہ جل جلالہ عم نوالہ سے قربت کا پانا احادیث سے تصدیق ہے اور یہہ تحقیق ہے کہ منحرف اسکا فاسق و مخذول ہے اور معرج رسول خدا کا آراستہ و پیراستہ بنانا اور عجائب غرائب کو ملاحظہ فرمانا اخبار باعتبار سے مثبت ہے اور اوسکی بھی صداقت ہے کہ انکار کرنیوالا محروم و مجہول ہے ہرچند کہ قصہ معراج مین بعض نے اختلاف کیا ہے اور منام مین روح پرفتوح سے معراج کے ہونے کا اعتراف کیا ہے مگر احادیث صحیحہ اور اخبار صریحہ سے اصحاب تابعین و محدثین و فقہائے متکلمین نے حالت بیداری مین جسد پاک صاحب لولاک سے معراج کے ہونے کا اقبال کیا اور اونسے جمہور علما نے استدلال کیا اب یہان سے بیان عنبر جا داستان معراج پیغمبر نظم مین مجملاً مختصر ہے نثر مین مفصلاً بیشتر ہے —

| | |
|---|---|
| لیلۃ المعراج مین روح الامین | خلد سے لائے براق نازنین |

اونکو پیش مصطفیٰ حاضر کیا ۔۔۔ سب جانورون مین اوسے فاخر کیا

پہر رسول کبریا سے یہہ کہا ۔۔۔ اسے نبی تمکو بلاتا ہے خدا

جلد تر آپ حاضر دربار ہو ۔۔۔ تاکہ حاصل وصلت دیدار ہو

آپ اوس رہوار پر ہوکر سوار ۔۔۔ ہو چلے پاس مولے پروردگار

شہ نے جب چاہا کہ ہون اوسپر سوار ۔۔۔ شوخیان کرنے لگا وہ راہوار

یہہ کہا روح الامین نے اے براق ۔۔۔ ہو گئی تیری شوخیان حضرت کو شاق

ہین تری راکب حبیب کبریا ۔۔۔ ایسی شوخی مین نہ اتنا چلبلا

تہی حقیقت مین نہ اوسکی سرکشی ۔۔۔ بس خوشی سے دلمین تہی شوخی بسی

آپ پایا پہر تو مرکب نے قرار ۔۔۔ ہو گیا وہ خود مطیع شہسوار

لی رکاب اک ہاتہہ مین جبریل نے ۔۔۔ باگ تہامی اوسکی میکائیل نے

ہوگیا رفتار مین وہ خوش خرام ۔۔۔ پر وہ اپنی چال مین تہا تیز گام

اوسکے اوڑنے سے تہی حیران تیر پر ۔۔۔ دیکہنے سے اوسکے خیرہ تہی نظر

یہہ ہی کہتی رہگئی پیچہے ہوا ۔۔۔ دیکہتے ہی یہہ گیا ہان وہ گیا

ہر طبق ہر آسمان کا طے کیا ۔۔۔ توسن ہوش و خرد کو پے کیا

جب ہوا طے دفعتہً ہر یک سما ۔۔۔ فائز سدرہ ہوئی خیر الورا

رہگئی عاجز وہان روح الامین ۔۔۔ یہہ گذارش کی کہ اے سلطان دین

ہے یہہ ہی منزل یہہ ہی میرا مقام ۔۔۔ اب نہین آگے مجہے تاب خرام

ایک ذرہ بہی اگر آگے چلون ۔۔۔ سر بسر تاب تجلے سے جلون

پہر تو اسرافیل تسکین دے گئے ۔۔۔ اونکو وہ اپنی جگہہ پر لے گئے

پهر فرشته نے وہب سے بر ملا — بس لا لی تک کیا اونکو رسا

اک فرشته اور آیا شه کے پاس — آپکا جاتا رہا فورًا ہراس

لیگیا حضرت کو وه پهر شتاب — جب کئی اکدم مین طے ستر حجاب

وه مکان بهی چلتی چلتی رہ گیا — اپنی معذوری کو شه سے کہہ گیا

خاطر شه پر بہت تشویش تهی — آپکو اس امر کی تفتیش تهی

ہو اگر واقف کوئی مجهسے بهم — تو یہان سے مین رکهون آگے قدم

ناگہان رفرف ہوا جلوه نما — زیب پشت زین ہوئی شاه ہدا

شاه پیغمبر چڑہے اوسکو وہان مین — لیگیا وه عرش پر اک آن مین

کچهه نه تها پهر ذات پاک حق وہان — حضرت خیر البشر پہونچے جہان

اوس دن معراج کا وہان پہونچا خطاب — قربت حق سے ہوسے وه کامیاب

پهر ہوئی آپس مین دو راز و نیاز — کام دل سے نبی نے پایا جس کا راز

دفعتًه یہہ ہوگیا سب ماجرا — آئے واپس اپنے گهر کو مصطفےٰ

مومنو اب غور مین اوسکے رہو — سوچ کر دل مین ذرا یہہ تو کہو

کسکو یہہ قرب خدا حاصل ہوا — کون ایسے فضل کا فاضل ہوا

کسکا یہہ رتبه ہوا ہے خلق مین — کسنے پایا حق کو اوسنے فرق مین

کس سے کین خالق نے باتین پیار کی — کسکو گهاتین کهل گئین اسرار کی

کس رسول حق نے پایا یہہ کمال — کس نبی کو یہہ ملا جاه و جلال

نور کا کیا تها جی اس مین دور رہو — پیر ہو اسکے نه ثابت اور رہو

تو ہے بخشین یہہ محمد کو صفات — رات دن پڑہتے رہو اوسپر صلواة

راویان معتبر اور حاکیان باخبر نے بالتحقیق کہا اور ارباب سیر اور اصحاب نظر کو تصدیق رہا کہ جب خالق اکبر نے معراج پیغمبر کو تجویز فرمایا تو جوہنی بازشق صدر عالیقدر رسول مقبول عمل مین آیا دل مبارک منزل کو آب زمزم سے طشت ذہب مین برائے تکریم شہنشاہ عرب کے دہویا اور اوس مین تخم حکمت وایمان عظمت و ایقان کا بویا پہر اوسکو سینہ فیض گنجینہ مین رکہا التیام اوسکا بقدرت رب انام فورًا ہوا الغرض نبوت کے بارہوین سال بساعت نیکوفال ستائیسوین رجب المرجب کو شب پرطرب مین رسول یزدانی خانۂ اُم ہانی مین جو ما بین صفا و مروہ کے واقع تہا اور اوس مین بزمانہ طفولیت حضرت طالع تربیت فخر رسالت ساطع تہا بعد نماز عشا تشریف فرما ہوے وہان خاتم النبوت خواب استراحت مین بخاطر بیدار و بدیدہ پرانوار نگران درگاہ خدا ہوسے پہر جناب رب الارباب مسبب الاسباب سے حکم جلیل حضرت جبریل کو ہوا کہ اے روح الامین پیک رب العالمین ملاء اعلی اور عالم بالا کو نوید پہونچا کہ امشب سید عالی نسب راح روح روان فلاح دل وجان سرور خوبان افسر محبوبان تسکین خاطر عاشقان تزئین ضمائر صادقان مصدر فیضان الہی مظہر شان کبریائی یہان آئیگا اور درجات عالی و صفات متعالی جناب باری سے پائیگا سب طیار باستقلال رہین باوب و وقار استقبال کرین چنانچہ روح الامین حکم احکم الحاکمین بجالائے سب کو پیام بشارت آگین مسرت آئین پہونچائے جبریل نے کارگذاری شب معراج کو بہترین اطاعت جانا اور خدمتگاری صاحب التاج کو افضلترین طاعت مانا اور اپنے پر رنگین ملکوتی اور بازوئے زرین یاقوتی کو آراستہ کیا اور حلۂ نگارین خلد برین جامۂ خوشترین باتزئین اپنے بدن نورآگین پر پیراستہ کیا اور

تاج کلل متابعت اپنے سر انور پر رکہا اور کمر اطہر خدمت کو مضبوط باندہ کر طیار ہوا
میکائیل سے پیمانہ ارزاق رکہدیا ہمراہی جبرئیل مین اتفاق کیا اسرافیل نے صور رکہدیا
عزرائیل نے کربت قبض ارواح مخلقت ملتوی کی رہگذر سرور سے فرش سے عرش
تک جاروب شعاعی سے صفائی پائی بینائی مین روشنائی آئی مکانات معرج سرور
کائنات مین فرش چاندنی کا بچہایا ہر موقع پر قنادیل انوار کو لٹکایا کاخان سماوات مین
چراغان تجلیات کو روشن فرمایا صحن رشک گلشن کو بہار خوش نگار سے چمن بنایا
رضوان پاک سرشت نے باغ بہشت کو نمایشون کی روشون پر ترتیب دیا اور
گل کاریون سے گلزار جنت کی کیاریون کو باتہذیب کیا نسیم قدر کو موقع بہار ملا
پہر اور ہی گل کہلا قدسیان نے عطریات قدس سے عطردان پر کئے غلمان نے گلاب
پاش جنان ہاتہو مین لئے ہر حور نے اپنا سنگہار کیا قصور نے اپنی بے قصوری کا اظہار
کیا فلکون نے جواہر ابدار بہر نثار دامنون مین بہرے ملکون نے صدقات برائے
حفظ نظر بلیات راہون مین دہرے آفتاب عالمتاب چہپا ہوا کو سکوت ہوا قلم قدرت
رقم شادمانی لایا لوح نے نقش کامرانی پایا سرور آمد حضور کرسی نشین ہوا مشکور
شکور عرش برین ہوا مالک نے دروازہ دوزخ کے بند کئے اور انداز سے عذاب پر
عتاب کے موقوف و ناپسند کئے جبرئیل نے بحکم رب جلیل حضرت آدم صفی سے
حضرت عیسی مسیح تک ارواح طیبہ انبیاء علیہم السلام کو روائح مقدسہ سے معطر کیا
اور ان کو براے استقبال خیر الانام یعنی محمد علیہ السلام کے مقرر کیا
کروبیان پہر پابوسی محبوب یزدان آمادہ ہوئے فرشتگان بجہت استقبال شہنشاہ
دوجہان صف بہ صف استادہ ہوئے شب معراج نے ایسا رنگ دکہلایا

کہ لیلۃ القدر کی آنکھوں میں نور آیا جبکہ خبر معراج پیغمبر نے شہرت پائی اور ہر طرف آراستگی میں زینت آئی تو بہر روح الامین بموجب حکم مالک زمان و زمین خلد برین میں گئے اور وہاں بہت براقوں کو چشمان نور افشان دیکھتے ہے مشتاق ایک براق انتخاب کیا اور اوسکو غسل آب کوثر شاداب سے دیا عمدہ زیورات سے آراستہ فرمایا اور غاشیہ تجلیات سے پیراستہ بنایا اوسکا نورانی مکھڑا ہوا گویا چاند کا ٹکڑا ہوا ادب میں بہت خوبیان آئین سراپا اسلیمیان پائین براق براق مشتاق دقاق بلند سر سمند پیکر مشکین تال رنگین ایال جبین نگین شیر چشم خیر چشم دید مژگان مروارید دندان غنچہ دہان شگفتہ زبان مرصع گردن مرقع بدن جواہر گوش سراسر ہوش محکم پشت معظم نشست پاک شکم چالاک قدم کشادہ پیش افتادہ پیش لآلی دم ہلالی سم ملک آسا فلک پیما غلمان شمایل کیوان منازل قیروزی لگام زردوزی زمام نگارین زین پروین آئین فرقد نقاب زمرد رکاب مبارک تبارک نشی گرم جولان نرم عنان برق سرعت شرق جہات خیز گام تیز خرام تماسک رہ چابک دو شاہین پرواز نازنین انداز سعد اطوار رعد کردار سپہر سیر دہر سیر صبار فتار صفا گفتار براق شید امشتاق مصطفےٰ۔

مرکب زیباست این یا اژدہا رعناست این
یا زمین پیماست این یا آسمان آراست این

دلدل فرخ عنان یا توسن چابک قدم
یا براق برق وش یا صرصر صحراست این

طیر خوبی یا ہمای حسن یا شاہین ناز
یا پری پرواز یا طیار بے پرواست این

دایۂ فردوس یا رہوار میدان جنان
یا غزال مرغزار جنت الماواست این

خوش لقای خلد یا سیارہ پرتو فگن
یا فلک سیار یا سیاح کشورہاست این

| یا سریع السیر یا ہم منزل سدراست این | | تیز رو یا تند و یا چست تگ یا خوش خرام |
|---|---|---|
| | شاعر مدحت سرا یا ناظم تعریفہا<br>یا ثناخوان نبی یا **ثاقب** گویاست این | |

**المدعا** بہ امر خدا روح الامین عتبۂ معظمہ سید المرسلین پر حاضر آئے اور براق گرفتار فراق کو اپنے ہمراہ لائے خوابگاہ رسول اللہ مین گئے وہان حیران و ششدر رہے حضرت کو بشان عظیم خواب استراحت مین پایا بالآخر خاتم النبوت کو بآئین تکریم نہایت ادب و لیاقت سے جگایا سلام سنت الاسلام کو سر جہکایا پیام رب الانام پہونچایا اور یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا جناب باری نے آپکی سواری کو ایک براق مشتاق بہیجا ہے اور حضور کو حاضری دربار خدائے کردگار کا حکم ہوا ہے آپ با فتخار سوار ہون مشرف دیدار پروردگار ہون خوب یہہ معمول ہے بہت معقول ہے کہ جب محب اپنے حبیب کو بلاتا ہے تو اسپ خوش رفتار بوجہہ عز و وقار بہجواتا ہے اور انہیں محفل اختصاص کا رات مین بلانا اغیار کی آنکہون سے چہپاتا ہے اور جلیس مجلس خاص کا شب مین جانا آنا بد نظرون سے بچاتا ہے جب رسول کریم علیہ التحیت والتسلیم نے حضرت جبریل باصفا سے یہہ مژدہ جان فزا سنا تو نبی الورا کو سرور ابتہاج بے انتہا ہوا رسول خدا شکر خداوند جل و علیٰ بجا لائے اور جناب کبریا نے جملہ امور معروضۂ خیر الورا قبول فرمائے اب شب معراج مین نوبت عروج نبی آئی جملہ کائنات نے دہوم مچائی ہر فلک زینت نشان ہوا ہر ملک تہنیت خوان ہوا صدائے شب کا طرفہ مضمون تہا ندائے طرب کا نغمہ موزون تہا۔

ہو مبارک ہو عروج مرشد دین آجکی رات
آجکی رات کے انوار سے روشن ہین فلک
انتواس رات سے پیدا کیا ہے ہنوز کو شرف
ان دونون شاہ رسل صاحب معراج ہوا
در مقصود نکل آئینگی اس شب مین بہت
آپکی شان شہانہ شب معراج مین ہے

واہ واصل علیٰ آج ہے معراج کی رات
مطلع نور ہوئی طالع وہاج کی رات
لیلۃ القدر کو کیونکہ ہو یہہ لاج کی رات
تاجداری کو ہوئی افسر سرتاج کی رات
موج فیضان مین ہے قلزم مواجکی رات
حق نے دی سرور عالم کو عجب آجکی رات

مبدۂ فیض اسی رات کو خالق نے کیا
خوب بخشش کو ہوئی ثاقب محتاج کی رات

المختصر سید البشر نے ہنئیہ سفر فرمایا اور بارگاہ بادشاہ حقیقی کا آپکو درباری بنایا اور حضور اپنے در دولت پر تشریف لائے جبریل ومیکائیل ساتھہ آئے براق یگانہ آفاق پیش حضور ہوا فرط خوشی مین محو سرور ہوا جب حضرت نے اوسپر سوار ہونے کا قصد کیا تو اوس نے آپکو سواری سے بچالیا کلولون مین آیا بہت شوخیان لایا حضرت جبریل نے کہا کہ اے براق تجکو کیا ہوا یہہ کیسی گستاخی و بیباکی ہے اور سرکشی وچالاکی ہے تو اپنے راکب کو نہین جانتا اور اپنے شہسوار کو نہین پہچانتا تیرے راکب حبیب خدا اشرف انبیا ہین باعث ایجاد ارض وسما سبب امداد ماو شما ہین پہر فوراً براق مطیع ہوا اوس کا رتبہ علی الاطلاق رفیع ہوا حقیقت مین اوسنے یہہ شوخی سرکشی سے نہ کی ناز وانداز افتخار واعزاز سے تہی پس حضرت اوس راہوار نیک خصلت پر سوار ہوئے آخر کار راہی سوئے پروردگار ہوئے رکاب سعادت انتساب جبریل نے اپنے ہاتہہ مین لی اور زمام براق نیکنام میکائیل کے ہاتہہ مین دی — براق ایسی چال چلا کہ

دل عشاق کو لٹا کہین لچکتا تہا کہین لپکتا تہا کہین مچلتا تہا کہین سنبہلتا تہا عجب
ناز سے جاتا تہا نئے انداز کہاتا تہا ایسے ہی سلطان بحر و بر کونین نخلستان پہونچا یا
حضرت جبریل نے جناب سرور کو وہان ٹہرایا اور کہا کہ اے نبی اُترو یہان قدم مبارک
رکھو نماز پڑہو یہہ زمین یثرب ہے ثواب کا موجب ہے جب حضرت فارغ ہوئے تو مشتاق
عجائبات شنیدہ ہوے جناب پیغمبر زمین مولد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر گئے وہان
دو جا متوقف رہے حضرت نے پوچہا کہ اے جبریل یہہ کیا ہے اونہون نے کہا
کہ چلو آگے سیر کی جا ہے پہر آواز آپکے بلانے کی آئی آپنے اوسکی حقیقت دریافت
فرمائی جبریل نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا آگے بڑہو سیر کرو آپ وہان سے چلے
راہ مین ایک جماعت سے ملے اوس نے آپکو سلام کیا اور یہہ کہا السلام علیک
یا اول السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر جبریل نے کہا کہ ای
فخر المفاخر سلام کو جواب دو حضرت نے جواب سلام دیا پہر جبریل سے التماس کیا
کہ جو عجوزہ آپنے دیکہی وہ دنیا ہے اوس مین کچہہ باقی نہین رہا اوسکی عمر مین کچہہ مدت ہی
باقی اور جس نے آپکو بلایا وہ ابلیس پر تلبیس تہا اگر آپ اوسکو جواب دیتے
تو امت واسطے آپکی عقبیٰ کو چہوڑ کر دنیا کے اختیار مین رہتے اور شیطان علیہ اللعن
اونکو گمراہ کرتا ہر آک خرابی مین پڑتا اور جس جماعت نے آپکو سلام کہے اوس مین
حضرت ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ ہتے روایت مین آیا کہ آپنے حضرت موسیٰ علیہ
التحیتہ والثنا کو قبر مین نماز پڑہتے پایا دل پُر نور اونکا سرور لایا یہہ فرمایا کہ اے نبی عالم
پناہ اشہد انک رسول اللہ انبیا نزد خدا نہین مرتے ہین عبادت
کرتے ہین جیسے کہ جنتی بلا تکلف ذکر مین رہتے ہین اللہ کہتے ہین پہر رسول اللہ

نے اثنائے راہ مین نیکون اور بدون کو ملاحظہ فرمایا اور انکو عالم برزخ و مثال
مین بہ نتیجہ افعال اپنے احوال مین مشغول و گرفتار پایا بعدہ حضور اقدس بیت المقدس
مین داخل ہوئے آپکو وہان بہت افضال حاصل ہوئے براق بایۂ مسجد سے بند ہا
اوس دروازہ کو اتنک سب نے باب محمد کہا حضرت نے دو رکعت نماز پڑہی
یہہ نماز تحیۃ المسجد کی تہی وہان ملائکہ حاضر آئے اونہون نے اعزاز و فتخار پائے
ارواح انبیا حضرت آدم سے تا حضرت عیسیٰ متمثل گردانی گئین اونہون نے صفات
خدا کہین صلواۃ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا پڑہین اور تعریفین حضرت کی بیان کین پہر
تکبیر نماز کہی تقدیم حضرت کو رہی آپنے امامت کی سب انبیا و ملائکہ نے اقتدا مین موافقت
کی اور بعض نے کہا ہے اور معتبر رہا ہے کہ آپنے آسمان پر اقامت فرمائی دونون
جہان کی فضیلت پائی راوی معتمد نے کہا ہے کتابون مین لکہا ہے کہ جب انبیا
نے بعد نماز بصد نیاز حمد خدا و ثنائے کبریا کو ادا کیا اور حضرت ابراہیم و موسیٰ و
داؤد و سلیمان و عیسیٰ علیہم السلام نے ستایش الٰہی و نیایش نامتناہی مین خطبہ پڑہا
تو جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین نے بزبان فصیح و بلسان
بلیغ حمد ذات کبریائی مین ثنائے نعمائی ذاتی و سپاس صفاتی فرمائی چونکہ حضرت
ابراہیم علیہ التسلیم نے صفات سرور کائنات کو اوصاف جمیع انبیا کے باعتراف
سے افضل پایا تو جملہ پیغمبران ذی شان سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بہذا
افضلکم محمد صادق آیا احمد نے یہہ خاص لطف خالق پایا جب رسول
مقبول مسجد سے باہر آئے تو حضرت جبریل اک طرف مین شیر اور دوسری
مین شراب لائے اور حضرت کو مخیر کیا اور اختیار دیا کہ جسکو چاہین نوش

فرمائین آپنے دودہ کو پسند فرمایا شراب سے نفور آیا جبرئیل نے کہا کہ اے رسول خدا
آپنے فطرت کو اختیار کیا یعنی علامت دین نیکنام و استقامت اسلام کو لیا ہرچند
کہ اسوقت مین شراب مباح تہی مگر بہت بد اصلاح تہی جناب رسالت مآب
نے معراج مکہ مین پائی اور حرمت شراب مضر مزاج مدینہ مین آئی لبن طیب و طاہر
ہے اور شراب ام الخبائث و پر شر ہے اب وقت عروج صاحب معراج آیا
منطق البروج نے طالع ابتہاج پایا فرشتگان بسیار یمین و یسار حضور تہی جبرئیل
و میکائیل آپکی ہمراہی مین مامور ہے تہے شہنشاہ دوجہان و دستگاہ بیکسان نے
نہایت کر و فر سے عروج آسمان فرمایا اور معرج باصفا کو تو زک و تحشم سے ذیشان
بنایا جب حضرت بابرکت در سپہر اوّل پر رسا ہوے تو وہان عجب جلوہ جانفزا ہوسے
جبرئیل نے دربان اول کو ندادی دربان نے وجہ صدا دریافت کی روح الامین نے
کہا کہ مین ہون جبرئیل بندۂ خدا اور حضرت محمدؐ عربی ہین احمدؐ ہاشمی ہین اوس نے
پوچہا کیا بلائے گئے ہین جبرئیل نے کہا کہ ہان طلب فرمائے گئے ہین دربان بولا
مرحبا به فنعم المجی جاء یعنی خوشی ہو اوسکو اچہا آنا آیا پہر دروازہ کہلوایا
بالآخر آسمان ہفتم تک جبرئیل سیاح فلک اور ہر دربان گردون گردان کی
یہہ ہی گفتگو رہی اور ایسی ہی کشادگی ہر دروازہ کی ہوتی گئی جب پیغمبر خیر البشر
آسمان مین داخل ہوئے تو وہان حضرت آدم علیہ السلام سے واصل ہوئے حضرت
جبرئیل نے عرض کیا کہ اے رسول خدا یہہ آدم علیہ السلام ہین تمہارے جدامجد
والامقام ہین انکو سلام کرو دعا لو حضرت نے سلام کیا اونہون نے جواب
سلام بدعائے مالا کلام دیا اور مرحبا بالابن صالح والنبی صالح فرمایا

اوسنا ونکو آپ سی ملکی بہت سرور آیا اور حضرت نے حضرت آدم کی طرف کچھہ صورتین
سفید و سرخ رنگ باٸین اور باٸین جانب شکلین سیاہ بحال تباہ نظر آٸین حضرت
آدم علیہ السلام بسمت راست دیکھکر خوش وخورم ہوجاتے تھے اور جانب چپ کو
دیکھتے ہی رنج والم پاتے تھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے نبی کبریا داہنی طرف کی
صورتین اونکی اولاد نیک نہاد یعنی صاحبان جنت عالیشان کی ہین اور باٸین
جانب کی شکلین اونکی اولاد نامراد یعنی ناریان دوزخ عذاب بنیان کی ہین بعض
روایات مین یہہ آیا کہ حضرت نے ان حالات کو بھی ملاحظہ فرمایا کہ جن لوگون نے
حلال کو چھوڑکر حرام کھایا تھا اونھون نے لحم مزیدار سے مونہہ موڑکر گوشت ناگوار پایا تھا
اور جو بلا نماز پڑھے سورہے تھے اونکے سر پتھرون سے کچلے جاتے تھے اور جو یتیمون
کا مال ہضم کرتے تھے فرشتے اونکے مونہہ مین انگارے بھرتے تھے اور وہ بدہضمی سے
نکلتے تھے اونکا اعضا جلتے تھے اور جو سود کھاتے تھے وہ پیٹ کے بوجھہ سے
گرجاتے تھے عذاب مین مبتلا تھے گرفتار بلا تھے جن عورتون نے بلا اجازت
اپنے شوہرون کے غیر بچون کو دودہ پلایا تھا اون کو چھاتی کے بل لٹکایا تھا
اور جو عورتین اپنے شوہر کی نافرمانی کرتی تھین وہ اس عذاب مین مرتی تھین
کہ اونکی صورتین سور کی سی ہوجاتی تھین اور ہاتھہ پاؤن گدھے کے سے پاتی تھین
اور جو عورات واہیات بکتی تھین اور زبان درازی کو نہ روک سکتی تھین اپنے
شوہر کے بھید کو نہ چھپاتی تھین اوسکو شہرت مین اوڑاتی تھین اونکی زبانین
ستر ہاتھہ نکل آتی تھین اور مونہہ شعلون سے جلجاتی تھین اور جو عورتین اولاد ناجایز کو
اپنے شوہر کی اولاد جایز بتلاتی تھین ونھ لٹکائی جاتی تھین بہت چلاتی تھین سخت عذاب پاتی تھین اور

جو لوگ مومنون کی عیب جوئی کرتے تھے اونکا گوشت آگ کی قینچیون سے کاٹکر
اونکو موہنون مین بہرتے تھے اور جنہون نے زناکاری و بداطواری کی تہی قینچیون
اونکے جسم سے گوشت کو جدا کرکے آگ کی سیخون سے نخون کی جگہہ سی
تہی ایک شخص نے قرض لیا تہا مگر ادا نکیا تہا نہ وہ قرض لینے سے ڈرتا تہا دلیرانہ
اپنے اوپر قرض کرتا تہا بوجہ بہاری اوسپر کہا جاتا تہا اوس بوجہ کو لیکر اوس کو
نہ اوٹہا سکتا تہا اوس بار کو زیادہ گران کرتے تھے اوسپر دہرتے تھے قیامت
تک یہہ ہی عذاب ہے قرضدار کی حالت خراب ہے جو شراب پینے والے تھے
وہ اپنے حال مین نرالے تھے اونکے موہنہ کالے تھے آنکہین نیلی لبون پر چھالے تھے
اوپر کا ہونٹہ سر پر تہا نیچے کا پاؤن سے ٹکر تہا پیپ موہنہ سے بہتی تہی آگ پیٹ
مین رہتی تہی اور جنہون نے اپنے مان باپ کی نافرمانی کی تہی اللہ تعالے نے
اون کو قید لعنت کی سزا دی تہی اولاد خوش نہاد کو چاہیئے کہ اپنے مان باپ کی
تابعداری کرین رضامندی جناب باری کرین اپنے مان باپ کو ستانا اور
اونکی ناخوشی کو عمل مین لانا گناہ ہے اور **بالوالدین احسانا** کا شاہد کلام اللہ
ہے بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس مین جز
مان باپ کی اطاعت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا گویا اپنا بیان
حال کیا کہ کون اسکا حقدار ہے اور کسکے لئے یہہ سزاوار ہے کہ مین اوسکی خدمت کرون
سعادت لون آپنے فرمایا تیرے مان باپ ہین فی نفسہ وہ سعادت آپ ہین
پہر اوس نے یہہ ہی دریافت کیا حضرت نے وہ ہی جواب دیا پہر پوچہا آپ نے
فرمایا تیری مان ہے پہر یہہ ہی عرض کیا حضور نے بتلا دیا کہ تیرا باپ یکمان ہے

ابن ماجہ نے ابی امامہ سے اسکو نقل کیا کہ اک شخص نے حق والدین کو رسول الثقلین سے
پوچھا آپنے فرمایا کہ مان باپ بہشت و دوزخ اولادہین یعنی ثواب و عذاب
کی بنیادہین جو اپنے مان باپ کی فرمان برداری کریگا وہ جنت پائیگا اور جو نافرمان
رہیگا وہ دوزخ مین جائیگا۔ بیہقی نے معاذ بن جبل سے روایت کی کہ اک
شخص نے حضرت سے اپنے ارادہ کی یہہ صراحت کی کہ یا نبی اللہ مین فی سبیل اللہ
جہاد کرنا چاہتا ہون راہ خدا مین مرنا چاہتا ہون آپنے فرمایا کہ آیا تیری مان حیات
ہے اوس نے عرض کیا کہ ہان وہ حیات باصفات ہی پہر حضرت نے یہہ کہا
کہ اے بندۂ خدا تو اوسکی خدمت کر اوسکی خدمت گذاری سے ہو بہرہ ور اوسکے
زیر قدوم جنت ہی یہہ ہی لزوم ہمت ہی۔ ترمذی و ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ
عنہ سے روایت کی ہے اور محدثین نے اوسکی صداقت دی ہے کہ ابن عمر
نے کہا کہ اے رسول خدا مجھکو اپنی بی بی سے محبت ہی مگر میرے مان باپ کو اوس
سے ناخوشی و خصومت ہے آپ نے فرمایا اور یہہ ہی بتلایا کہ تو اپنی اوس بی بی کو
طلاق دے اوس سے افتراق لے۔ ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
نقل کی ہے نہ یہہ بات تراشیدہ عقل کی ہے کہ فرمایا ہے نبی کبریا نے کہ مان باپ
کی رضا مین خدا کی رضا ہے خدا کی ناراضی اونکی ناراضی مین سوا ہے المدعا جناب
خیر الورا بہ کروفر آسمان دوم پر رونق افزا ہوئے وہان عجائب حالات اور غرائب
واقعات رونما ہوئے حضرات یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام نبی خیر الانام سے ملے دیکھتے ہی
گل رخسار سید ابرار کو اونکی غنچہ دل کہلے حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب
سلام دیا اور مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح کہا اور بخوبی جلسہ

پہر حضرت تیسرے آسمان پر تشریف لیگئے اور وہان عجائبات کو دیکھتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی نہایت حسن کلام سے باہم بات ہوئی حضرت نے اونکو سلام کیا اونہون نے سلام کا جواب دیا اور مرحبا بشرح بالا فرمایا حضرت نے اپنے حسن لاثانی سے یوسف کنعانی کو اپنا حصہ کلی بتایا پہر آپ چوتہے آسمان پر قدم رنجہ فرمایا وہان حضرت ادریس علیہ السلام کو پایا آپنے اونکو سلام کیا اونہون نے جواب سلام بہ مرحبا بمعہ تصدر کے دیا حضرت ادریس علیہ السلام اجداد و امجاد سید الانام مین ہین مگر آپ بہ الاخ الصالح اونکے کلام مین ہین علما نے کہا کہ یہہ کہنا تعظیماً تہا ورنہ لفظ ابن کہتے کہتے ہین مثل آدم و ابراہیم علیہما السلام کے رہتے تب حضرت پانچوین آسمان پر گئے تو وہان حضرت ہارون علیہ السلام سے سلام وجواب رہی مرحبا بدستور ہوا حضرت ہارون کو بہت سرور ہوا پہر چہٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سلام وجواب و مرحبا معمولی ہوا اور اونکا حال احمد مرسل کو دیکہکر لولی ہوا وہہون نے گریہ فرمائی اور یہہ بات اونکی زبان پر آئی کہ یہہ نوجوان ہاشمی میری بعد پیغمبر ہوا اور اسکی امت کا مرتبہ بہت برتر ہوا اسکی امت کے لوگ نہایت کثرت سے جنت مین جائینگے اور میری امت کے بہت دوزخی بوجہ نافرمانی دستبہم زیادہ مناسب اوہاٹینگے یہہ باتین اور یہہ ملالتین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بطریق باسف تعجب تہین نہ بسبیل حسد و تعصب تہین پہر حضرت خیر البشر نے ساتوین آسمان پر تشریف ارزانی فرمائی وہانکی طرفہ کیفیت اور عمدہ حالت آسمانی پائی حضرت ابراہیم علیہ السلام ٹیکی بیت المعمور عالی مقام بیٹہے اور منتظر حضرت خیر الانام رہتے آپ مراسم تسلیم بجالائے اونہون نے بعد جواب سلام لوازم تعظیم ادا فرمائی بیت المعمور آسمان پر مقابل بالائے کعبہ مسجد ملائکہ ہے نہایت معظم و متبرک ہے

اوس مین ستر ہزار فرشتے نئے ہر روز آتے ہین پہر اونکو اوس مین کبہی نہین پاتے ہین حضرت ابراہیم کو نبی کریم کا وہان آنا بہت خوش آیا اور اونہون نے مرحبا لابن صالح والنبی صالح فرمایا بعد ازین سید المرسلین نے سدرۃ المنتہیٰ کو ملاحظہ فرمایا وہ بہت بڑا درخت بیری کا آپکی مشاہدہ مین آیا اوسکے پتے ہاتی کے کانون کے برابر اور بیر ہجر کے مٹکون کے ہمسر اور اوسپر بے تعداد پارۂ طلائی چمکتے تہے یہہ فرشتگان نیک نہاد تہین ہیئت کذائی دکہتے تہے جب آپنے آگے کو بڑہنا چاہا تو جبرئیل نے آپکا ساتہہ نہ دیا آپنے سبب اوس کا پوچہا جبرئیل نے کہا کہ اے سرورِ انبیا رہبر دوسرا یہہ ہی میرا مقام ہے نہ مجکو آگے طاقت خرام ہے۔

| اگر بال بہر مین اوڑ دن اوج پر | | تجلّی کے پرتو سے جل جائین پر |
|---|---|---|

اصحاب خبر نے کہا ارباب سیر نے لکہا کہ وہان براق برق پیکر ٹہیرا رف رف جلوہ گر ہوا لغت مین رفرف بساط کو کہتے ہین مگر مثال اوسکی تخت انبساط سے دیتے ہین وہ مسند زرین تہا نور آگین تہا آفتاب کی ضیا پر اوسکی ضیا غالب تہی ماہتاب کی روشنی اوسکی روشنی کی طالب تہی آپ اوسپر سوار ہوے خوب جلوۂ انوار ہوئی جب وہ روان ہوا عجب عالم عیان ہوا محبوب یزدانی نے مکانات آسمانی مین ملاحظہ ہر شئے کیا اور حجب نورانی کو نہایت آسانی سے طے کیا تعداد شماری ستر حجب دیباہ کی تہی سطبری ہر حجاب کی پانصد سالہ راہ کی تہی جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ بعد انقطاع حجب و فورع مین آیا تو مجکو ہیبت جلال ذو الجلال نے متحیر بنایا اور مین دہشت وحشت آمیز اور وحشت دہشت انگیز سے گہبرایا منادی نے بزبان فیض ترجمان صدیق رفیق ندا دی کہ قف یا محمد ربک یصلی جب آواز میرے انیس

جلیس کی آئی تو مین سنے کچھہ تسلی پائی مگر متحیر رہا کہ یہہ کیسی ندا خدا نماز سے بے نیاز ہی
اوس کے لیئے نماز سے معاً آیا یہہ حکم ربی کہ سبحانی سبقت رحمتی علےٰ
غضبی اے محمد بلند پایہ پڑہ یہہ آیہ ھو الذی یصلی علیکم و ملائکۃ لیخرج
کم من الظلمات الی النور و کان بالمومنین اے خاتم النبیین صلوٰۃ
میری رحمت ہے تجھہ پر اور تیری امت پر الحق ہمکو بہروسہ ہے اوسکی رحمت پر پہر
آئی یہہ ندا حضرت احد کہ ادن یا خیر البریہ اذن یا احمد ادن یا محمد
اور ایسا ساعت مین آیا کہ خدا نے فرمایا ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین
او ادنیٰ پس میری پروردگار نے مجکو اپنے پاس لیا مین نے اوسکا شکر بصد سپاس کیا
اور مجھسے کچھہ پوچہا مگر مین جواب ندیسکا جناب کبریا نے دست قدرت اپنا میرے
دونون شانون کے درمیان رکہا مجکو اپنے سینہ مین اثر اوس کا محسوس ہوا
الله جل علی اسنے علم اولین و آخرین مجکو عطا کیا اور ایک علم کے مخفی رکہنے کو مجھسی
عہد لیا کہ سوا میرے اوسکی برداشت کرنے والے کہین نہین تہے اور انواع علوم
مجکو تعلیم و تلقین کیئے اور میری امت کے خاص و عام کے پاس ایک علم کے پہونچانے کا
حکم دیا اوسکو مین نے قبول کیا اور جو راز و نیاز باہم عملین آئے اوسکے بہید کسی سے
بیان کئے تجلی دیدار الٰہی نے میرے دل مین جلوہ گری فرمائی اور میری آنکھون نے
رویت جناب کبریائی سے روشنی پائی مجکو اپنی بصیرت مین عجب عالم نظر آیا خدا نے
اپنی قدرت کا تماشا دکہلایا مین نے ہر چیز کو اپنے دل مین پایا پیش و پس یکسان
بینائی لایا مین نے امر عظیم دیکہا کہ ایسا دیکہا نہ سنا پہر ایک قطرہ میری زبان پر
عرش سے ٹپکا مین نے اوسکو چکہا اوس سے زیادہ لذیذ و شیرین نہ کوئی چیز تہی

ہر چیز جو عرش میں اوسکے سامنے نا چیز تہی ہیں نے خبر اولین و آخرین پائی میرے دل میں
روشنی آئی عرش منتال ہسنے زبان حال سے کہا کہ اے رسول خدا ہر چند کہ حق تعالے
نے مجکو نشان اعلی بنایا اور مرتبہ والا عطا فرمایا مگر میں اوسکی ہیبت جلال سے کمال لرزان
ہوا نہایت مضطر و پریشان ہوا جب مجہپر لا الہ الا اللہ لکہا تو میں زیادہ کانپا
جسوقت محمد رسول اللہ تحریر فرمایا تو میرا دل تسکین میں آیا اضطرار کم ہو گیا
قرار بالجزم ہو گیا نام پاک صاحب لولاک باعث راحت دل ہوا موجب فرحت
کامل ہوا جناب پیغمبر کو قرب خالق اکبر ملا سید السادات نے التحیات للہ والصلوات
والطیبات کہا یہہ کہنا ایسا تہا کہ جیسے بندہ بارگاہ بحضور شاہ تسلیمات و کورنشات
بجالاتا ہے اور جناب کبریا نے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ و
برکاتہ فرمایا یہہ فرمانا ایسا تہا جیسے بادشاہ عالم پناہ اپنے مقربون کا سلام بہ توقیر واکرام
قبول فرماتا ہے پہر حضرت رحمۃ اللعالمین السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
بولے یہہ بولنا ایسا تہا کہ جیسے خاصان سلطنت بطلوئے ہمت ہنگام توجہہ خاقانی
بذکر دیگران اور ون کو بہی شامل مراحم سلطانی کراتے ہیں اور فرشتون سے
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبدہ ورسولہ کے عقدے
کہولے ان عقدون کا کہلنا ایسا تہا کہ جیسے حاضران دربار خسروی کسی امیر مقرب کی
بہر مکرمت خاص و مرحمت باختصاص کو دیکہکر مدحت بادشاہ اور صفت امیر فیجاہ
معرض عرض میں لاتے ہیں چونکہ یادگاری رسول باری کی نماز معراج المومنین
میں منظور ہوئی اسلیے قعود نماز میں کل عبارت التحیات کی پڑہنی ضرور ہوئی
قعود صلوٰۃ میں مصلی عزت پاتا ہے گویا بندہ درگاہ بحضور بادشاہ بیٹہکر باوقعت

ہو جاتا ہے شب معراج نبی صاحب التاج نے جو نعمتین پائین زبان اوسکے بیان سے
متعذر ہے اور خدا نے اونکو جو کرامتین عطا فرمائین قلم اونکی رقم سے مقصر ہے الله جل جلالہ
جل شانہ نے اونکو مبہم رکہا **فاوحی الی عبدہ ما اوحی** کہا سبحان الله کیا کیا اوصاف
رسول کبریا ہین مضامین اس غزل کے زیبا ہین۔

| | |
|---|---|
| سب سے اوّل ہو تو ہی بعد آنے والے | ہو تری شان بڑی عرش کے جانے والے |
| قاب قوسین سے بہہ خوب ہوا ہے ثابت | آپ ہین قربت الله کے پانے والے |
| راتدن کیون نہ سنین لوگ تمہاری باتین | تم ہو الله کی باتون کے سنانے والے |
| امت پاک کو کیونکر نہ سبکدوشی ہو | رحمۃ اللعالمین ہین بار اوٹہانے والے |
| جانتے خضر نہ کیون منزل مقصود کی راہ | تم رہی خوب رہ راست بتانے والے |
| یا نبی تم نے کیا دین متین کو قایم | تم ہوئے کفر و جہالت کے مٹانے والے |
| عشق احمد مین عجب لطف خدا پاتے ہین | بہہ مزے لوٹتے ہین دلکے لگانے والے |
| ہو گیا جسکا مددگار شہ عالم | پہر ستا سکتے ہہین اوسکو ستانے والے |

کیا ہو آفاتِ دو عالم کا خطرا سے سرور
آپ ہین **ثاقب** عاجز کے بچانے والے

شب معراج پر انوار مین سید ابرار نے جنات مجمع النعمات کی سیر فرمائی تعداد بہشتون کی
آٹہہ ہے پہر منقسم فرمائی سات پہر سکونت اہالیان جنات یعنی دار الجنان دار السلام جنت الماوا
جنت الخلد جنت نعیم جنت الفردوس جنت العدن کہ ہر یک مرتب و مزین ہے
اور آٹہوان علیون براے دیدن دیدار خالق بیچون معین ہے اور اون مین نہرین
جاری پائین نہر الرحمۃ کوثر تسنیم سلسبیل رحیق مختوم اور اونکی علاوہ اور بہت

نہرین دیکھنے مین آئین اور ہر حور پر نور و قصور بیقصور کو ملاحظہ فرمایا سب کو بازیب و
زینت پایا واہ واہ بہشت کیا کیا خوبیان لائے ارحم الراحمین مومنون کو نصیب فرمائے
اور درکات دوزخ پُر آفات کو بھی دیکھا عیاذاً باللہ منھا ساتون زمین پر
بالائے یکدیگر ہین اور اونکے نام جہنم لظی حطمہ سعیر سقر جحیم ہاویہ مقرر ہین ہر اک مین عذاب
الیم و آفت عظیم ہے ہر مسلمان گنہگار کا بچانے والا رحیم و کریم ہے ہرچند کہ آپنے
حالات عجیب و واقعات غریب جنت و دوزخ کے معائنہ فرمائے مگر جو کتب تواریخ
مین تحریر پائے اونکا احادیث مین نشان نہین کہین بیان نہین البتہ آپنے جو عالم رویا مین
پایا اوسکا ذکر حدیث مین آیا جب رسول خدا نے ملاحظہ تمامی اشیائے عالم بالا سے
فراغت پائی اور مشاہدہ دیدار خدا نے عظمت فرمائی تو حضرت کو خلعت رخصت مرحمت
ہوا پھر آپکا قصد مراجعت ہوا جب خیر البشر آسمان ششم پر واپس آئے تو حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے حالات دریافت فرمائے اور یہہ پوچھا کہ تمہاری امت پر
کیا فرض ہوا حضرت نے کہا کہ ہر روزہ پچاس وقت کی نماز حضرت کلیم علیہ التسلیم
نے فرمایا کہ خدا ہے بے نیاز اوس سے تخفیف چاہو اپنی امت کو گناہ سے بچاؤ
تمہاری امت سے یہہ نماز ادا نہو گی پوری اطاعت خدا نہو گی مین ہرچند بنی اسرائیل کو
سمجھاتا رہا مگر اُنکو نافرمانی جناب باری مین پاتا رہا میری اپنی نصیحت کی کچھہ تاثیر نہ پائی مجھسے کوئی تدبیر نہ بن آئی آپنے حسب
صلاح حضرت موسیٰ جناب رب العالمین التماس کی خدا نے دس کی تخفیف دی
پھر بمشورہ حضرت موسیٰ آپنے خدا سے التجا کی کبریا نے اور دس کی تخفیف عطا
کی ایسی ہی تخفیف ہوتی گئی پانچ وقت کی نماز باقی رہی حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمہاری
امت سے یہہ بھی نہو گی ادا پھر حضرت ذیشان نے یہہ بیان کیا کہ میرے معبود نے

مجھہ پر یہہ بڑا احسان کیا اب مجکو شرم آتی ہے مجھسے اسبارہ مین کوئی بات نہین کہی جاتی ہے فوراً ندا آئی مضیت فریضتی وخففت عن عبادی پورا کیا مین نے اپنی فرض کو اور تخفیف دی مین نے اپنے بندون کو یعنی قبول کیا نبی کی عرض کو یہہ کیسی عنایت رب الارباب ہے کہ ہر نیکی کا دہ گونہ ثواب ہے بندی پانچ نماز پڑہینگے اور پچاس کا ثواب لیکر پڑہینگے ۔

مومنو مفتاح جنت ہے نماز ۔ رکن دین اصل عبادت ہے نماز

ہے نماز پنجگانہ خوشترین ۔ ہے وہ بیشک فرض رب العالمین

فجر وظہر وعصر ومغرب اور عشا ۔ ہین یہہ اوقات نماز باصفا

ہان نماز فجر مین اے دوستو ۔ رکعتین دو فرض ہین سنت ہین دو

چہہ ہین سنت اور فرض ظہر چار ۔ دس ہین سنت فرض جمعہ دوشمار

چار فرض عصر ہین اے اہل دین ۔ دو ہین سنت فرض ہین مغرب کے تین

دو ہین سنت چار ہین فرض عشا ۔ وتر واجب تین رکعت ہین سوا

ہے دوگانہ عید کا واجب صریح ۔ سات چہہ تکبیر کے پڑہنا صحیح

ہے بلا سجدہ جنازہ کی نماز ۔ ہے کفایہ فرض رب بے نیاز

یہہ نمازین ہین فقہ مین منتخب ۔ اور باقی نفل وسنت مستحب

جبکہ ہو قصد نماز اے نیکخو ۔ پہلے آب پاک سی کرلے وضو

حاجت غسل جنابت ہو اگر ۔ پہلے نہانا فرض ہے اے خوش سیر

تجکو پہونچائے اگر پانی ضرر ۔ پڑہ تیمم سے نمازین بے خطر

عبد مین ہے گرچہ عبدیت ضرور ۔ پھر ہے یہہ بندگی نیت ضرور

| | |
|---|---|
| دونون ہاتھون کا اوٹھانا بدلا | نیت مخفی کا دیتا ہے پتا |
| پھر تو ہونا ہے دست بستہ پیش شاہ | ہے عبودیت مین عبدیت کی بھلا |
| پھر تسلیمات جھکنا پشت کا | ہین رکوعات نماز ہی آتی جتا |
| وقت پابوسی رگڑتے ہین جبین | فرض ہے سجدہ کہ کرنا بالیقین |
| پھر تو پیش بادشاہ دوزانو بیٹھنا | بیٹھنا ہے با ادب تسبیح خوان |
| کیا لکھے ناقص بیان حال صلواۃ | ہے یہہ تاریخ بنی با صلوات |

مضمون ہے نسب مین فرض ہونا چہہ مہینے کے روزون کا مذکور ہے اور بعد تخفیف باقی رہنا
ایک ماہ کے روزون کا مسطور ہے

| | |
|---|---|
| روزون سے ہے جہا مین عجب بذل کبریا | کیا خوب ہے مبارک عالم مہ صیام |
| کیونکر نہ صائمون کو ہو روزون سے افتخار | ہر صوم کی جزا ہوا خود خالق انام |

الحاصل سرور انبیاء پھر دوسرے فضل و کمال پایا اور دولت سرائے سعادت انتما مین
نزول اجلال فرمایا مشہور ہے کہ گرمی بستر اطہر کی ہنوز نگئی تہی زنجیر حجرہ کی ہنوز
ہلتی رہی روضۃ الاحباب مین لکہا ہے کہ عرصہ تین ساعت کا آمدورفت مین گذرا ہے
حضرت شیخ مجدد الف ثانی اور دیگر حضرات صوفیہ اہل معانی نے یہہ لکہا ہے کہ آپ کا
معراج مین جانا نمونہ عالم آخرت کا ہوا ہے اور اس عالم مین جو کچھ پیش نہاد ہے
ہین کہ صدہا سال کے کام ایک لمحہ مین ہو جاتے ہین حضرت نے صبح کو حال معراج
کا بیان فرمایا کافرون نے صادق اللسان کو جھٹلایا مسخرے استعجاب سی ہنسے
وسوسے اون کے دلون مین بسے لوگون نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ ہمیشہ
تمنے محمدؐ کو سچا کہا اب کہو کیا کہو گے یہہ بات سنکر عاجز ہو گئے کہ تجہ بیت المقدس مین

اپنا جانا اور آسمانون پر جاکر واپس آنا ظاہر کرتے ہین اور یہہ واقعہ خلاف فہم و فراست عقل و
قیاس کے باہر کرتے ہین حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اسے جہلا محمدؐ نے کبھی جہوٹھ نہین
بولا نہ جہوٹی بات سے زبان کو کہولا وہ جو کچھہ کہتے ہین وہ بجا ہے اوس مین جہوٹھ ذرا ہی
پہر حضرت ابوبکرؓ پاس سرورؐ کے گئے حضرت نے سب حالات معراج کے کہے اونہون
نے صدقت کہا اونکا خطاب صدیق ہوا ابوجہل نے کذبت کہا وہ زندیق ہوا جناب
فاطمہؓ زہرا بتول عذرا اپنے پدر بزرگوار احمد مختارؐ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئین
اور بدریافت حالات معراج مسرت امتزاج کے خالق کردگار کی شاکر ہوئین اونہون نے
یہہ بہی استفسار کیا کہ آپنے کبریا خدا سے کیا کیا فرمایا حضرت نے اونکو سب سنایا اور یہہ کہا
کہ یہہ حکم خدا رہا کہ مین نے تیری امت پر نظر فرمائی مگر بجز بخشش کے کوئی بات نہ پائی
حضرت فاطمہ علیہا السلام امت خیر الانام کی بہت خیر خواہ او غمخوار تہین لہذا نہایت مشکور
پروردگار تہین کافرون نے کہا کہ ہم اصلا حالات سماوات کے نہین جانتے ہین مگر
مقامات بیت المقدس اور اوسکے نشانات کو پہچانتے ہین اور ہماری دانست مین محمدؐ
بیت المقدس پاک سرشت مین نہ کبہی گئے نہ کبہی رہے اونہون نے نقشہ اوسکا پوچہا آپکو
اوسکے بیان مین اسلیئے تامل ہوا کہ آپ وہان رات مین گئے تھے اور نہ خیالات اوسکی
نقشہ کے رہے تہے فوراً قادر قدیر نے بیت المقدس پرتنویر کو آپ کے روبرو
پیش کیا آپ نے اوسکو دیکہکر سب مقامات و مکانات کو بتلادیا بیانات نشانات
خوب ہوئے کفار ناہنجار محجوب ہوئے قافلہ کفار کا بہر تجارت شام کو گیا تہا
آپنے اوسکی واپسی کا حال کہا اور یہہ فرمایا کہ بدہ کے دن قافلہ مکہ مین آجائیگا۔ توقف نہ پائیگا
اوس روز قافلہ شام تک نہ آیا خدا نے دنکو اتنا بڑہایا کہ وہ قافلہ داخل ہوگیا۔ حضرت کا صدق کامل ہوگیا

| | |
|---|---|
| یہ نبی کی برتری خوب ہی کہ رسائی عرش پر اوسنے کی | بلغ العلےٰ بکمالہ |
| وہ ضیا ہے مظہر نور کی کہ جہان مین جسکی ہے روشنی | کشف الدجیٰ بجمالہ |
| ہی عجیب ذات محمدی وہ رہا خلیق ہوا سخی | حسنت جمیع خصالہ |
| وہ نبی ہے صل علیٰ صفی یہہ ہی کہتے رہو اے امتی | صلوا علیہ و آلہ |

## کیا بیان ہو داستان ہجرت محبوب کا
## ذکر ہجرت سی حزین ہر عاشق مہجور ہے

جبکہ شرایع و احکام نے کثرت پائی اور جہل و عداوت قریش مین شدت آئی تو حضرت معلن دین کے طلبگار ہوئے جناب رب العزت سے امیدوار ہوئے کہ کوئی سبب ایسا لا کلام پیدا ہو کہ قوم ناصر دین اسلام ہویدا ہو چنانچہ گیارہوین سال نبوت بنی نجمال سے بروایت معتبر چھہ نفر قبیلہ خزرج نے موسم حج مین اسلام پایا اور عقبہ اولیٰ کہتے ہین اوسکا نام آیا پہر بارہوین برس دوازدہ کس اوس و خزرج بموسم حج مشرف باسلام ہوئے اور وہ عقبہ ثانیہ سے مشہور انام ہوئے حضرت نے مصعب بن عمیر کو بوقت اونکی مراجعت کے اون کے ہمراہ کیا اور سبکو سپرد الله کیا مصعب نے مدینہ مین پہونچکر اونکی مساعدت سے اظہار دعوت اسلام کیا اور نہایت جرأت سے افشائے شرایع و احکام کیا ایک روز مصعب بستان بنی عبد الاشہل مین گئے وہان تلاوت قرآن و ذکر احادیث سید المرسلین جماعت کثیر مین کرتے رہے کسی نے سعد بن معاذ سرگروہ قوم کو اسکی خبر دی اوس نے وہان آکر بہ تکبر ریاست و بہ نخوت امارت تقریر

پرشر کی اور یہہ کہا کہ نہین روا کہ تو ان بے خبرون کو بہکائے اور اونہون نے
جو باتین نہین سنین اونکو سنائے اگر پہر یہان آئیگا تو بہت پچتائیگا اسکو سنتی ہی سب
لوگ بہاگ گئی بے لاگ گئی دوسرے روز مصعب ہمراہ اسعد بن زرارہ برائے
طلاوت قرآن و دعوت ایمان قریب اوسی مقام کے آئے اور فضایل و اکرام
مسایل اسلام کے سنائے پہر کسی نے خبر سعد بن معاذ بیخبر کو دی اوسنے اگرچہ مبالغت
بہ نرمی کی جب اسعد بن زرارہ نے اوسکو نرم پایا نہ گرم پایا تو یہہ فرمایا کہ تجکو یہہ لازم آیا
کہ اسکا کلام سنو کہ کیا کہتا ہے پہر اوسپر غور کرو کہ وہ کلام کیا مطلب دیتا ہے
اگر کلام اسکا برا ہے تو یہہ روا ہے کہ اپنے دلایل سے نصیحت و وزجر نہ کرو
اور بہلا ہے تو پہر یہہ بجا ہے کہ اوس سے ہدایت کو غنیمت سمجہو سعد بن معاذ نے
کہا کہ کہو کیا ہے تمہارا مدعا مصعب نے پڑہی یہہ سورۂ کلام کریم بسم الله
الرحمن الرحیم حٰمٓ والکتاب المبین انا جعلنا قرآنا عربیا
لعلکم تعقلون وانه فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم افنضرب
عنکم الذکر صفحا ان کنتم قوما مسرفین وکم ارسلنا من نبی
فی الاولین اسکو سنتے ہی اوسکو ہوا یقین کہ کلمات عظیم البرکات ہین اور یہہ ہدایات
با الصفات ہین اگرچہ اسوقت مین اوسنے اظہار شہادت نہ کیا مگر اوسکے باطن کو نور
ہدایت ایمان نے گہیر لیا پہر وہ اپنی قوم مین آیا اور تمامی بنی عبد الاشہل کو لوایا
خود ایمان لایا اور اون سب کو مسلمان فرمایا مصعب بن عمیر بعد تعلیم احکام و شرایع
مع الخیر بمعہ انصار کثیر بصحب قافلہ حجاج اہل تکفیر قریب پانصد یا زاید نفر اوس
و خزرج بموسم حج مکہ مین آئے اور دو عورت لبسعادت مستند اور

یا تیہتر مرد بوقت دو ثلث شب گذشتہ قافلہ سے خفیہ نکلکر جبل متصل عقبہ مذکورہ پر
رجوع لائے اور وہان بانتظار طلوع جمال جہان آرائے سید ابرار قیام کیا
جناب رسالت مآب نے معہ عم خود حضرت عباس خیر الناس کے تشریف شریف
لاکر جلوۂ احتشام دیا جب حضرت نے اوس گروہ نیک خصلت کو اپنی طرف
متوجہ پایا تو اوسکو بشرف بیعت اسلام مشرف پایا حضرت عباس حق شناس نے
بپاس محبت اشرف الناس کے فرمایا اور کلام نصیحت اقتباس حقیقت
اساس سنایا کہ اے لوگو آگاہ ہو کہ محمد صلعم عالی نسب والاحسب ہی اور باعزت و
عظمت حق طلب ہی اگر تم اپنے نفس پر اعتماد رکھتے ہو تو البتہ وفائے اتحاد کر سکتے
ہو ورنہ بہت پشیمانی ہوگی نہایت پریشانی ہوگی بالاتفاق سبنے کہا کہ ای عباس
باوفا انشاء اللہ ہم کسی راہ بیوفائی نہ کرینگے ہرگز جدائی نہ کرینگے پھر اونہون نے ایسی
عرض کیا کہ آنبی کبریا ہم سے جو عہد لینا چاہو اوسکو بتلاؤ حضرت نے کہا کہ یہہ ہے
عہد خدا کہ اوسکی عبادت کرو شرک و بدعت سے بچو اور میرا یہہ ہی تعہد ہے
یہہ ہی تم سے مجھکو ترصد ہے کہ تبلیغ رسالت مین مجھکو اعانت دو جہاد مین میری
حمایت کرو میری متابعت سے انحراف نہو اطاعت کے خلاف نہو امر
معروف و نہی منکر کو بجالاؤ آپ کو گناہون سے بچاؤ سخن حق کہو راہ خدائے
ذوالجلال مین انفاق مال دیتے رہو وہ بولے اور اونہون نے اپنے راز دل
کہولے کہ اے رسول خدا ہمکو نہین خوف ذرا حرب و قتال ہمارا کام ہے
جنگ و جدال سے ہمارا نام ہے یہود سے ہماری روابط و سوالق ہین اور باہم عہود و واثق ہین۔
اب ہم اونکو قطع کرتے ہین بالکل دفع کرسکتے ہین مگر ہم ڈرتے ہین اور اس

خوف ہین مرتے ہین کہ آپ بہ حمایت رب العزت غلبہ ونصرت پائین اور ہمکو تنہا آفت
ہین چھوڑ جائین حضرت نے تبسم کیا اور یہہ جواب معظم دیا کہ ہرگز نہ ایسا ہوگا جیسا ہوگا ظاہر
ویسا ہوگا ہر بات خدا کے ہاتھہ ہے میرا جینا مرنا تمہارے ساتھہ ہے میرا تمہارا اندکوئی
غیر چلن ہے جان باجان تن باتن ہے جو تم سے اڑیگا مین اوس سے اڑونگا جو تمسے
لڑیگا مین اوس سے لڑونگا اور جو تم سے اصلاح چاہیگا مین اوس سے اصلاح
چاہونگا جو تمہاری فلاح چاہیگا مین اوسکی فلاح چاہونگا پھر اُنہون نے عرض کیا
کہ اے نبی الورا اگر ہم راہ خدا مین جان ومال سے فدا ہوجائینگے تو اوسکی کیا جزا پائینگے۔
آپنے کہا کہ اے گروہ باوفا جنات تجری من تحتہا الانہار جزا ہی بہترین
نعمات دیدار خدا ہے پھر بسم اللہ یا رسول اللہ کہکر اونکی ارادت کامل ہوئی اوسیوقت
یہہ آیہ کریمہ ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان
لہم الجنۃ نازل ہوئی یہہ واقعہ شہر ذی الحجہ مین نبوت سے تیرہوین سال ہجرت سے
قبل سہ ماہ مع الافضال وقوع مین آیا اور اوسکو عقبہ کبرا اور بعض نے عقبہ ثانیہ
فرمایا بارہ کس اکابر انصار نفیس ورئیس ہین مگر باہم سب انیس وجلیس ہین
ایک شخص نے انصارین سے کہا کہ ای رسول خدا اسوقت مشرکین منا مین جمع ہین
دشمن مبتلائے طمع ہین اگر حکم ہو تو مین اون سے لڑون اونکو تیغ بیدریغ کردن
آپنے فرمایا کہ کوئی حکم جہاد بمقابلہ کفار بدنہاد نہین آیا پھر انصار نے محبوب رب
کردگار سے مدینہ کے چلنے کی درخواست کی حضرت نے یہہ گفتگو درست وراست
کی کہ ہنوز کوئی حکم خداوند نعمت بجہت ہجرت نہین آیا اور نہ کسی وقت نے تعین
پایا جب امر الہی ہوگا تو فوراً عمل تعمیل حکم شاہی ہوگا آپنے اونکو رخصت فرمایا حاصل

وقت جمعیت آیا حضرت کو ہجرت و سرور ہوا ہر کافر نا ہنجار بوجہ متابعت انصار رنجور ہوا۔

فرمان کہین ہین کہین ارمان نئے نئے
کرتا ہے مہربانیان دیتا ہے ہر مراد
اب کیجئے نہ دست درازی تو ای جنون
ہوگا نہ پاس غیر رہے گا خیال دوست
ہوتا ہے کوئی تیرہ درون کوئی سرخرو
کرتے ہین خال مصحف رخ کی تلاوتین

ابتو خدا دکہاتا ہے سامان نئے نئے
ہوتے ہین خوب یار کے احسان نئے نئے
دامان نئے نئے ہین گریبان نئے نئے
جاری کئے ہین یار نے فرمان نئے نئے
لاتا ہے رنگ عالم امکان نئے نئے
کافر بہی ہوگئے ہین مسلمان نئے نئے

ثاقب ترے سخن کی نہین قدر جائیگی
پیدا ہوئے ہین گرچہ سخندان نئے نئے

جبکہ حضرت کو ہجرت کا کرنا خواب مین نظر آیا تو آپ نے مہاجرت کو مدنظر فرمایا اگرچہ آپکو بوجہ عدم تعین وقت توقف سخت رہا مگر آپ نے اپنے اصحاب کبار اور احباب جان نثار سے مدینہ کے جانے کو کہا چنانچہ بموجب فرمان شہنشاہ دوجہان کے حضرات عمر خطاب معہ برادر خود زید بن خطاب عیاش بن ربیعہ حمزہ بن مطلب عبدالرحمن بن عوف طلحہ بن عبداللہ عثمان بن عفان زید بن حارثہ عمار بن یاسر عبداللہ بن مسعود بلال باکمال وغیرہم مخلصین رضوان اللہ علیہم اجمعین مدینہ کو گئے اور آپکے پاس صرف حضرت علی مرتضی اور صدیق باصفا رضی اللہ عنہما رہے جبکہ صحابہ مدینہ کو روانہ ہوگئے تو کفار نابکار تیر ندامت و تفنگ خجالت کے نشانہ ہوگئے شر و فساد کرنا چاہا عداوت و عناد مین مرنا چاہا ایکدن قریش مثل ابوجہل وغیرہ بداندیش دارالندوہ مین داخل ہوئے اور وہان کفار بدکردار ایک جلسہ مین شامل ہوئے پہر ابلیس بصورت پیر مرد آیا اوسکی آنے سی

ہر کافر پرحسد گہبرایا اوسنے کہا نہ ڈرو ورامین ساکن نجد ہون تمہارا ہمدرد ہون اب تمہاری مشورت پوری ہوجائیگی نہ مصلحت ادہوری ہوجائیگی یہہ سنکر کفار مسرور ہوئے بشیتر ناہنجار مغرور ہوئے بعدہٗ کافرون سنے کہا کہ ای پیرمرد دانا محمدؐ نے ہمکو بہت مجبور کیا ہے ہمارے دلون کو رنجور کیا ہے ہماری جماعت مین تفرقہ ڈالا ہماری عداوت مین اپنا حوصلہ نکالا ہم اونکا دفع ہونا چاہتے ہین قلع وقمع ہونا چاہتے ہین اون مین سے ایک شخص سنے کہا کہ میری دانست مین یہہ بہتر ہے کہ محمدؐ کو محبوس محبس کیا جائے تاکہ اونکے پاس کوئی نہ آئے جائے شیطان نے کہا کہ نامناسب ہی یہہ سزا ضرور اونکے تابعین خصومت کرینگے معتقدین شماتت دہرینگے جدال وقتال ہوگا مآل وبال ہوگا دوسرا بولا یہہ ہی اولی ہے کہ محمدؐ کو یہان سے نکالو اپنا دین سنبہالو ابلیس پرتلبیس سنے کہا کہ یہہ بہی نہین اچہا محمدؐ ساحر البیان ہین شاعر اللسان ہین جہان جائینگے وہان آفت مچائینگے لوگ مسخر ہوجائینگے قوت زیادہ تر پائینگے بالآخر ابوجہل سنے مشورت کی اور اپنی یہہ رائے دی کہ چند جوانان انتخاب قرار پائین اور وہ رات مین بخانہ محمدؐ گہس جائین اونکو مہلت ندین فوراً قتل کرین بنی ہاشم تمامی قریش سے تاب مقاومت نہ لائینگے ناچار ہوکر خون بہا پر راضی ہوجائینگے شیطان علیہ اللعن کی یہہ رائے ناپسند پسند آئی اوسنے یہہ تدبیر چند در چند تلائی جبکہ یہہ تجویز قرار پائی تو کفار سنے قتل محمدؐ کی ٹہرائی علام الغیوب سنے اپنے محبوب کو یہہ خبرین دین واذیمکربك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك او یخرجوك ویمکرون ویمکر الله والله خیر الماکرین ہرچند کہ عزم بالجزم حضرت کا بجہت مہاجرت بحکم۔ ان الله یامرك ما لہجرة کے تہا مگر

بہ مشیت رب العزت دن مین اتفاق جانے کا تہوارات بین کفار بدکردار سے
در اقدس خانہ مقدس کو گہیرا اور اپنا رخ سیاہ بسوئے آرام گاہ شہنشاہ پہیرا
حضرت نے فوراً جناب علی مرتضی شیر خدا کو اپنے بستر اطہر پر لٹایا اور اپنی ردائے
مبارک کو اوڑہایا اور ارشاد فرمایا کہ اے کاشف الغطا یا خدا تمہاری محافظت
فرمائیگا تمکو کوئی کافر بدطینت نہ ستائیگا اور جو امانتین حضرت کے پاس تہین وہ حوالہ
امیر المومنین کے کین اور یہہ کہا کہ ای مرتضی یہہ امانتین پاس مالکون کے پہونچانا
اور مدینہ کو آنا پہر سید المرسلین سورہ یٰسین فاغشیناہم فہم لایبصرون
تک پڑہکر دروازہ پر بغلل گئے اور ایک مشت خاک کفار سفاک پر لپیک کر وہان سے
نکل گئے وہان شیطان آیا اوس نے کافرون کو جتلایا کہ اے گروہ نادان محمد ذیشان
تمہارے رو برو آنکہون پر خاک ڈالکر چلے گئے تم اندہون کی طرح سے
یہان کہڑے رہے کافرون نے جو اپنے رو برو ہاتہون کو پہرایا تو اثر
خاک کا اونپر پایا بالاخر مشرکان اندر مکان کے گہسے اور جناب امیر کہٹکا سنکر اوٹہے
کافرون نے اونسے پوچہا محمد کہان ہین اونہون نے فرمایا وہ نہ یہان ہین کفار نے
حیدر کرار سے کچہہ مزاحمت نہ کی اور برائے جستجوے محمد خوشخو کے راہ لی
حضرت خیر البشر بخانہ صدیق اکبر گئے اور کچہہ باتین اون سے کرتے رہے پہر
اون کو اپنے ہمراہ لیکر اسلیئے پا برہنہ چلکے معاندین بددین کو آثار قدم نہ ملے
جب پائے مبارک زخمون سے خونریز ہوئے تو حضرت صدیق حیرت
انگیز ہوئے پہر اونہون نے حضرت کو اپنے کاندہون پر چڑہایا اور غار ثور تک
پہونچایا اور یہہ عرض کیا کہ اے رسول کبریا غار جبال مین اکثر حشرات ہوتے ہین

بیشتر حقشات ہوتے ہین ہین اوّل غار مین جاتا ہون اوسکو صفا بنا تا ہون چنانچہ احمد مختار
باہر باصرار رہے یار غار غار تیرہ و تار مین گئے مغاک کی صفائی کی خاک کو زیبائی دی اور
اپنی چادر کے پارچون سے سوراخون کو بند کیا ایک روزن باقی اوپر اپنا پائے دلپسند
رکہدیا پہر حضرت کو بلوایا آپنے اوس مین قدم رنجے فرمایا سرور نے زانوے صدیق
رفیق پر اپنا سر انور رکہا ضبط نوم ہوسکا آپ سو گئے حضرت صدیق بیٹہے رہے دفعۃً
مار زہر دار نے پائے صدیق باوفا مین کاٹا مگر خون نہ چاٹا اگرچہ ابوبکر خوش سیر نے
سخت ایذا پائی مگر اصلا جنبش نفرمائی جب شداید زہر زاید کے ہوئے تو بے اختیار روئے
مبارک سید ابرار پر اونکے آنسو ٹپکے حضرت نے چونک کر ابوبکر پر نظر فرمائی اونکی حالت
بہت مضطر پائی آپنے فرمایا اے صدیق کیا پیش آیا عرض کیا کہ اے حبیب کبریا مین نے
اس غار مین ایک سوراخ کو اپنے پاشنہ پا سے پاٹا ہے اوس مین سانپ نے کاٹا ہے
آپنے آب دہن مبارک اپنا جائے گزیدہ پر لگایا بفضل شافی مطلق اثر صحت تمام مقام
آفت رسیدہ پر آیا جب سید ابرار داخل غار ہوسے تو در غار پر درختان مغیلان نمودار
ہوئے اوسپر مکڑی نے اپنا جالا پہیلایا اور اوس غار پر کبوتر کے جوڑے نے اپنا
آشیانہ بنایا انڈے سینے آیا یہہ بہی تواریخ مین پایا کہ اوس مکڑی نے اول داؤد
علیہ السلام پر اوقت طلب جالوت بدنام کے تسبیح کہی اور دیگر بار در غار جناب سید
الانام علیہ السلام پر تسبیح کرنی اوس عنکبوت نیک انجام کی صحیح رہی اور کبوتران حرم
اوس جفت کبوتر خوش قسم کی نسل مین ہین بہت نیک اصل ہین ہین ببرکت دعائے حضرت
تا روز قیامت ہر آفت سے محفوظ رہینگے نہایت محافظت سے محفوظ رہینگے الغرض
علی الصباح کفار بد اصلاح بتلاش سرور در غار پر آئے صدیق اکبر نے اونکی پانون دیکہہ

پائے ابوبکر بخوف ضرر پیغمبر محزون ہوئے اور مختلط و متلون ہوئے حضرت نے کہا۔
لاتحزن ان اللہ معنا جب کافرون نے مکڑی کا جالا اور کبوتر کا جوڑا دیکھا تو
ٹھٹکیا اونکا سب لیکہا کفار وہاں سے چلے گئے اپنے قصد سے نا امید ہے جناب
باری نے اپنی شان ستاری دکہائی کہ تار عنکبوت اور طیار وحشی بیہودت سے
حفاظت حضرت کی فرمائی فی الواقع ہزاران جوانان جنگی سے یہ کام ہوتا اور بیشمار ان
زرہ آہنی سے یہ نیک انجام ہوتا قصہ ہجرت مین رب العزت نے اسد اللہ الغالب
علی ابن ابی طالب کو یہ افضلیت مرحمت کی کہ جناب امیر ذی شان نے محل خوف
جان مین داد جان نثاری بلا دہشت دی اونکی شان والا مین خداوند تعالے کا یہ ارشاد
ہے ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ
رؤف بالعباد ہے اور فضیلت ابوبکر جان نثار پیغمبر اذ یقول لصاحبہ
لاتحزن ان اللہ معنا سے ظاہر ہے اور بشارت معیت خاصہ الہیہ سے پایا ہے
اہل تحقیق نے یہ نکتہ تدقیق تحریر کیا کہ اصحاب حضرت موسیٰ نے بہنگام تعقب فرعون انا
کے انا لمدرکون کو تقریر کیا تو حضرت موسیٰ نے کلا ان معی ربی
سیہدین کہا اور مقولہ محمدیہ مین لاتحزن ان اللہ معنا ہے پس امتیاز
ہر دو مقولات سے تفاوت ثابت ہے اوس مین نہ کسی حجت کی حاجت ہے کہ حضرت
موسیٰ نے اپنے اصحاب کو بلفظ کلا حسب محاورہ عرب زجر کیا اور نہ معیت خاصہ الہی کا
اونکو اخبر دیا جناب صاحب لولاک نے اپنے کلام پاک کو لاتحزن کلمہ طمانیت آمیز محبت
انگیز سے شروع کیا اور اپنے صاحب کو بہی ان اللہ معنا سے معیت خاصہ الہی کا
شرف دیا اس سے علویت فخر رسالت کی بہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ کے پائی جاتی

ہے اور فضیلت حضرت ابوبکر باوفا کی بہ نسبت اصحاب موسیٰ کے بتلائی جاتی ہے عامر
بن فہیرہ غلام آزاد صدیق نیک نہاد متصل غار فیض آثار بکریان چرایا کرتے تھے اور دودہ
اونکا حضرت خداوند نعمت کو پلاتے تھے عبداللہ پسر جوان صدیق صداقت پناہ مجالس
قریش مین جاتے تھے اور خبرین لاکر رات مین حضرت کو سناتے تھے المطلب مہر اوج
رسالت ماہ برج نبوت تین روز غار ثور سعادت اندوز مین رہے بعد تین دن کے
کلمات وہان سے نکلنے کے کہے عبداللہ بن اریقط دئلی حسب فرمان خیر البشر اونٹنیان
غار پر حاضر لائے آپ اپنے سامان وہان سے جانے کے فرمائے جناب سرور و ابوبکر و عامر
بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکر براہ ساحل روانہ ہوئے عبداللہ اریقط دئلی برائے راہبری
ہمراہ شہنشاہ زمانہ ہوئے اثنائے راہ مین رسالت پناہ نے گوشت اور جو باری ام معبد سے
طلب فرمائے مگر اوسکے پاس نہ پائے حضرت نے گوشۂ خیمہ ام معبد مین ایک بکری پائی
آپنے اوسکے دوہنے کی اجازت چاہی ام معبد نے کہا کہ اے رسول خدا مین اس
بکری کا آپ کو دودہ پلاکر سعادت لیتی مگر افسوس ہے کہ یہہ بکری دودہ نہین دیتی
ایک مدت سے اسکی بچہ پیدا نہین ہوتا اور بوجہ ناتوانی کے چرنے کو اتفاق صحرا نہین ہوتا
حضرت نے کہا کچھ نہین پروا کیسی ہی ہو اوسکی دوہنی کی اجازت دو ام معبد نے پھر نہ
حجت کی آپکو اجازت دی حضرت نے بسم اللہ پڑھکر بکری کی تھنون کو پکڑا فوراً تھنون
کو دودہ سے بھر گیا حضرت نے دودہ دوہا ایک ظرف کلان دودہ سے پُر ہوا آپ نے
ام معبد کو پلایا اور خود نوش فرمایا اور آپکی جماعت نے خوب سیر ہوکر پیا پھر حضرت نے
اوس برتن کو دودہ سے بھر دیا جب یہہ واقعات اعجاز سرور کائنات فخر زمانہ ہوگئے
تو پھر حضرت وہان سے روانہ ہوگئے جب شام کو ابو معبد آئے تو اونہون نے یہہ عجیب

سامان پائے ام معبد نے آپکے سب حالات بیان فرمائے ام معبد و ابو معبد دونون
زن و شوہر ایمان لائے ابو معبد اصحاب مین شامل ہوئے اونکو اعزاز دینی حاصل ہوئے
کفار مکہ نے اشتہار دیا تہا اور یہہ اقرار کیا تہا کہ جو محمدؐ یا ابوبکرؓ کو پکڑ کر لائیگا یا قتل کر کے
آئیگا تو وہ ہم سے سو اونٹ پائیگا اور جو دونون کو گرفتار کر کے لائیگا تو وہ دو سو اونٹ کے
پانیکا مستحق ہو جائیگا جب سراقہ بن مالک بن جعشم نے مضمون مشتہرہ کفار سنا تو اوس نے
بطمع انعام اپنا سر دہنا وہ حضرت کی تلاش مین تہا کسی نے اوس سے کہا کہ ابہی چند شتر
سواران ادہر سے جاتے ہتے خدا جانے کہان سے آتے ہتے شاید یہہ وہی شخاص
ہون کہ جن سے قریش کے مطالب خاص ہون سراقہ نے قصد تعقب کیا مگر بخیال پیش
قدمی اور ون کو دہوکا دیا اپنا گہوڑا تیار کرا یا نیچے ایک ٹیلے کے منگایا پہر سراقہ سرکش
کمان و ترکش سے مسلح ہو کر سوار ہوا اور گہوڑے کو دوڑا کر نزدیک حضرت کے
نمودار ہوا صدیق اکبر نے اوسکو دیکہہ کہا کہ اے رسول خدا ایک سوار آیا آپ نے
اوسکو ملاحظہ فرمایا حضرت نے اوسکو بد دعا کی اوسپر ایک آفت بلا کی کہ گہوڑا اوس کا
شکم تک زمین مین دہنسا وہ سخت بلا مین پہنسا اوس نے واویلا کیا اور یہہ کہدیا کہ تم
دونون صاحبون کی بد دعا کا یہہ اثر ہے اب تمہاری دعا سے میرا دفع ضرر ہی مین
عہد کرتا ہون اور اسکو اپنے ذمہ دہرتا ہون کہ اگر مین اپنی واپسی مین تمہاری متلاشی کو
دیکہہ لونگا تو ضرور اوسکو پہیر دونگا حضرت نے دعا کی خدا نے پذیرا کی گہوڑا اوس کا
زمین سے نکل آیا اوسکو بلا سے بچایا سراقہ نے حضرت سے امان نامہ لکہا یا مگر اوسوقت
تک ایمان نہ لایا اوس نے جس متلاشی کو پایا اوسکو حسب عہد واپس کرایا بعدہ سراقہ
ایمان لایا صحابہ مین آیا یہہ معجزہ محمد عربی مثل معجزہ موسیٰ نبی کے تہا مفسرین نے

تفاسیر مین لکہا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ والثنا نے قارون ذوفنون کو حکم زکواۃ کا دیا
اور بحکم خدا ایک ہزار درم مین سے ایکدرم کا دینا مقرر کیا تو قارون ملعون کو بسبب پاسداری
اپنی دولت بیشماری کے یہہ امر سخت ناگوار ہوا اور بوجہ کینہ دیرینہ کے حضرت موسیٰ کا درپئے
آزار ہوا اگرچہ قارون مطعون بہت مالدار رئیس تہا مگر وہ نہایت خسیس تہا اوس نے
لوگون کو جمع کیا اور یہہ کہدیا کہ موسیٰ باتین بناتے ہین ہمارا تمہارا مال اس حیلہ سے لینا
چاہتے ہین المدعا بمشورہ نامنزا ایک زن فاحشہ فاجرہ حاملہ زنا کو بلایا اور اوسکو بطمع مال
و زر بہکایا کہ تو موسیٰ کا زنا کرنا اپنے ساتھہ بنی اسرائیل مین بیان کرنا اور اون سے حاملہ ہونا
اپنا عیان کرنا المختصر ایک روز حضرت موسیٰ پیغمبر وعظ فرما رہے تہے احکام حد و قصاص
سنا رہے تہے جب حضرت موسیٰ نے یہہ فرمایا اور سبکو سنایا کہ جو کوئی مرد ناکتخدا مرتکب زنا
پایا جائیگا تو وہ سنو درے کہایگا اور جو مرد کتخدا مجرم زنا قرار دیا جائیگا تو وہ سنگسار
کیا جائیگا قارون بحال زبون اوٹہا اور اوسنے بلا تامل یہہ کہا کہ اے موسیٰ اگر
تم سے ایسا ہو تو کیا ہو حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ مجکو اور علحدہ کوئی حکم نہین آیا اگر
مجہسے ایسا ہو تو مجکو بہی یہہ ہی سزا ہو قارون مطعون بولا کہ اے موسیٰ اب مین نے
تمہارا عیب کہولا کہ ایک عورت کو تم سے یہہ ہی دعویٰ ہے اور تمہاری نسبت
اوس نے سچ کہا ہے حضرت موسیٰ نے کہا اوسکو بلواؤ جو وہ کہتی ہی وہ ہی
سنواؤ قارون بدشگون نے اوس عورت کو حاضر کرایا اور حضرت موسیٰ نے اوس سے
دریافت فرمایا کہ تو کیا کہتی ہے اب کس فکر مین رہتی ہے اوس نے کہا کہ اے
موسیٰ کیا کہون عجب تردد مین ہون کہ قارون واژون بخت مجہسے کہتا ہے اور مجکو
طمع مال و زر بجہت کار سخت دیتا ہے کہ تو موسیٰ پر اتہام زنا کر تم مرد نیک نہاد ہو

پاک نژاد ہو بیگناہ ہو جہان پناہ ہو اگر مین تم پر تہمت نہ کرون اور یا تہا ضرنا حق تم پر دہرون تو خدا جانے میرا کیا حال ہو اور مجکو کیا پہہ مال و منال ہو اسکو سنتے ہی حضرت موسیٰ کو ملال مین جوش جلال آیا پہہ جوش قارون ملعون پر وبال لایا حضرت موسیٰ نے زمین سے کہا خذ یہ ۔ اسکو نہ دے مہلت فرا زمین سے قارون دون کو لیا نہ کچہہ وقفہ دیا قارون سرنگون ٹخنون تک زمین مین دہسا سخت عقوبت مین پہنسا قارون آفت مشحون نے ہر چند عجز و انکساری کی آہ و زاری کی اور یہہ کہا کہ اے موسیٰ مجہہ پر رحم فرماؤ مجکو آفت سے بچاؤ لیکن حضرت موسیٰ نے اسکو قبول نکیا زمین کو خذیہ کا حکم دیا قارون ملعون گہٹنون تک زمین مین دہسا زمین نے اوسکو سخت کسا قارون مطعون بہت گڑگڑایا مگر حضرت موسیٰ نے اوسکو نہ چہوڑا پہر حضرت موسیٰ نے کہا خذ یہ زمین اوسکو بالکل نگلگئی لاش اوسکی مسلگئی پہر خدا نے خزائن کو اوسکے سر پر رکہکر زمین مین دہنسایا اوس نے سخت عذاب پایا ان دونون معجزون کی جو کیفیت ہی اوس سے مابہ الامتیاز رحمۃ اللعالمین کی فضیلت ہی سید المرسلین نے سراقہ کو خسف زمین سی بچایا بلکہ اوسکو امان نامہ عطا فرمایا اور حضرت موسیٰ کو قارون ملعون کی بیکسی پر رحم آیا اوسکو خسف زمین کرایا حضرت موسیٰ کے پاس وحی آئی خدا نے یہ بات فرمائی کہ اگر وہ مجہسے پناہ لیتا تو مین اوسکو نجات دیتا اے مدّاحان محمدؐ واے ثنا خوان احمدؐ اگر فضیلت جناب خاتم الرسالت کی بیان مین آئے تو اوس سے تحقیر کسی رسول و نذیر کی نہ دہیان مین آئے حفاظت اسکی ضرور ہے حقارت ہر پیغمبر عالی مرتبت کی کفر ہے قصور ہے البتہ بیان افضلیت سی کوئی الزام لازم نہین آتا ہی کہ خود خدا

تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض فرماتا ہے

ہی عجب عالم مین ثنا اشتان وشوکت آپکی
تمکو خالق نے کیا ہے رحمۃ للعالمین
اپنی شاہی مین دیا الفقر فخری کو شرف
کاہش ہجران مین ہوجاتی ہے جانکاہی ورد
آپ کرتے ہین حمایت بیکسی مین ای نبی
سینہ سے کیونکر نہو تا قلب مومن زرنگار

افضلیت مین ہی افضل فضیلت آپ کی
عام ہے ہر دوجہان مین خاص رحمت آپکی
ہی علوی مرتبت مین خوب ہمت آپ کی
باعث کربت ہی مہجورون کو ہجرت آپ کی
بیکسون کو بس غنیمت ہی اعانت آپکی
کیمیا ئے پرسعادت ہے نصیحت آپکی

یون ثناخوانی ثاقب سی ہی حسن شاعری
زینت شعر وسخن ہوتی ہے مدحت آپ کی

جب مدینہ طیبہ قریب آیا تو سرور نے دہان بریدہ بن الحضیب اسلمی کو معہ ستر سواران کے پایا حضرت نے پوچھا کہ اے گروہ دانا تم مین کون ہے سردار با نصیب اونہون نے کہا کہ بریدہ بن الحضیب آپ نے کہا **برد امرنا** پھر عند الاستفسار احمد مختار نام اپنے قبیلہ نیکنام کا اسلم بتلایا آپنے فرمایا **اسلمنا** پھر آپنے کہا کہ قبیلہ اسلم مین کیا ہے تمہارا قوم ذی فہم اونہون نے کہا بنی سہم حضرت نے **اخرج سہمک** فرمایا اور بریدہ کو اپنے جمال جہان آرا اور مقال جان افزا سے مسخر پایا بریدہ صاحب الایقان معہ اپنے ہمراہیان کے ایمان لائے اور لشکر اسلام کے نشان بردار قرار پائے زہے قدرت قادر یکتا خصے رحمت یاور ربے ہمتا کہ بریدہ بطمع انعام مشتہرہ قریش بد انجام بغرض تعرض محمد خیر الانام اور بجہت مزاحمت احمد علیہ السلام کے آئے اور مشرف باسلام اور نشان بردار سید والا مقام ہو کر مرتبہ احتشام کے پائے

اور معیت کثیر المنفعت خاتم الرسالت مین بہ مدینہ ذوالعظمت ہین گیئے اہالیان مدینہ پاک بہر استقبال صحابہ
لولاک علی الصباح شہر سے باہر مکہ کی راہ پر ہر روز آتے ہتے اور مایوس ہوکر دوپہر کو واپس جاتے ہتے ایکدن
حسب معمول آکر واپس چلے ایک یہودی نے سواری رسول باری کی دیکہی ایک ٹیلے کے
تلے اوس نے کہا واپس نہ جاؤ تم یا معشر العرب ھذا جدکم وہ لوگ خدمت
بابرکت مین حاضر ہوئے حضور پر نور کو عمدہ اہتمام اور تزک و احتشام سے مدینہ مقدسہ مین
لیجاکر فاخر ہوئے مدینہ منورہ مین خوشیان اور شادیان جا بجا تہین دختران انصار
ذی شان نغمہ سرا تہین۔

| طلع البدر علینا من ثنیات الوداع | وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع |
| --- | --- |
| بدر نکلا برج ثنیات الوداع کوہ سے | ہم پر واجب شکر ہے نکلی دعا منہ سے |

قاموس مین معنی ثنیات الوداع کے اون گہاٹیون سے رخصت کی پائے گئے کہ جن
گہاٹیون تک صحابیان مدینہ برائے رخصت مسافران مکہ آیے گئے اور بعض اہل لغت
اور محدثین با صفت نے موقع ثنیات الوداع کا مدینہ سے بجانب شام لکہا ہے اور ایسا ہی
صحیح بخاری سے ثابت ہوا ہے جب حضور فخر رسالت نے غزوہ تبوک سے معاودت
فرمائی تہی تو لڑکیون نے بیت مذکورہ بالبداہت گائی تہی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین
اپنے عہد طفولیت ہشت یا نہ سالہ کی خبر دیتے ہین کہ جب مدینہ منورہ مین نور طلعت
حضرت پر توفگن ہوا تو مدینہ طیبہ پر ضیا ہوا اور در و دیوار سے نور چمکتا تہا مثل تاب آفتاب
چمکتا تہا حضرت نے منازل بنی عمرو بن عوف با منزلت مین بماہ ربیع الاول بروز دوشنبہ
نزول اجلال فرمایا روز دوشنبہ مین ولادت باسعادت اور بعثت وہجرت اور
داخلہ مدینہ باعظمت اور واقعہ وفات حضرت وقوع مین آیا وہان مسجد قبا تہی وہ

نہایت نیک بناتہی تیسرے روز دہان حضرت علی مرتضی بعد ادائے امانت ہا رونق افروز ہوئے جناب مصطفے رسول خدا مسرت اندوز ہوئے چونکہ جناب مرتضی پیادہ پا تشریف لائے تہے اسلیئے آپ کے پاہائے مبارک نے آبلے جہلکتے پائے تہے حضرت نے دست حق پرست اپنا اونپر ملا اونہون نے فوراً پائی شفا جناب سید الانام رسول علیہ السلام وہان چودہ روز رہے بیوم جمعہ بوقت نماز مسجد قبا مین گئے آپنے خطبہ بلیغ پڑہا قلب ہر مومن کو جواہر انوار سے جڑا پہر حضرت بعد نماز جمع اپنے راحلہ خوش رفتار پر سوار ہوکر متوجہ مدینہ ہوئے قبائل انصار پیادہ وسوار رکاب سعادت انتساب مین باقرینہ ہوئے جب حضرت درمیان اکالہ البلدان کے آئے تو لوگون نے نشان عجب یا بان کے پائے اور یہہ کہا کہ اے رسول خدا ہر ایک کی ہی یہہ التجا کہ میرے غریب خانہ عجیب کاشانہ کو اپنے قدم میمنت لزوم سے مزین فرماؤ اور اوسکو اپنے قیام مبارک انجام سے مشین بناؤ خلوص ومودت اور خصوص محبت کا اظہار کیا اور خدمت گذاری وجان نثاری کا اقرار کیا آپنے سب کے حق مین دعائے خیر فرمائی اور یہہ بات سنائی کہ میری اونٹنی مامور ہے یہہ ضرور ہے کہ وہ جہان بیٹہہ جائیگی وہی جگہہ میرے قیام کی قرار پائیگی الغرض آپ کی اونٹنی وہان بیٹہہ گئی کہ جہان منبر اطہر مسجد شریف کی جگہہ یہی اوسکے متصل مکان ابو ایوب انصاری کا تہا اور وہ بادشاہی نیاری کا تہا اسباب حضرت کا اوس مین رکہا پہر کوئی کچہہ نہ کہسکا آپنے وہان قیام فرمایا۔ آرام پایا ابو ایوب اولاد شامول بیگانہ زمین کے تہے شامول سردار چارسو علماء مصاحب تبع حمیری بادشاہ یمن کے تہے اتفاقاً وہ بادشاہ عالیجاہ مدینہ باسکینہ مین آیا اوس نے مدینہ کو غیر آباد پایا وہان ایک چشمہ جاری تہا عالم بہاری تہا

علماء اوس مقام کو ہجرت گاہ نبی اللہ سمجھکر وہان آباد ہوئے انصار اونکی اولاد مین
خیر العباد ہوئے بادشاہ نے بہی وہان رہنے کا قصد کیا مگر اوسکو تعلقات سلطنت
نے نہ رہنے دیا عالمون کو اوسنے رہنے کی اجازت دی مکان قیام گاہ سید
المرسلان کی تعمیر کی اور ایک ایمان نامہ بنام سرور زمانہ لکھا کر حوالہ شامول کیا اور
یہہ کہدیا کہ جو تمہاری اولاد سے زمان سید پیغمبران مین رہیگا وہ میرا اسلام نبی آخر
الزمان سے کہیگا اور اس نامہ کو اونکی خدمت بابرکت مین پہونچا دیگا وہ بہت ثواب
لیگا چنانچہ وہ نامہ بخانہ ابو ایوب انصاری چلا آیا ابو ایوب نے جو شامول کی بیسوین
پشت مین تہے اور بختیاری معقول کی شست مین تہے اوسکو خدمت فیضدرجت
حضرت مین پہونچایا جس زمین پر اونٹنی کے بیٹہنے کی خصوصیت تہی وہ دو یتیمونکی
ملکیت تہی دونون یتیم اسود بن زرارہ کی نگرانی مین تہے پرورش و نگہبانی مین تہے
حضرت نے دس درم مال ابوبکر یار غار سے اوسکو خرید فرمایا اور اوس پر مسجد
اور حجرات اقدس کو بنایا مدینہ مین عبداللہ بن سلام علامہ یہود نزد سید الانام آئے
وہان بعض اصحاب سرور پیغمبران فراہم پائے اونہون نے جناب رسالت مآب سے
اپنی دانست مین سوالات لاجواب کئے مگر آپنے جوابات باصواب دیئے کہ
علامت قیامت مین مشرق سے مغرب کو خلایق کی لیجانے والی ایک آتش
سوزان ہوگی اور کباب جگر ماہی پہلے غذا ئے اہل جنان ہوگی اور جو نطفہ
مان کا غالب ہوجاتا ہے تو ولد بجانب مادر مشابہت دکہلاتا ہے اور اگر
نطفہ باپ کا غلبہ لاتا ہے تو پسر بطرف پدر مناسبت پاتا ہے عبداللہ بن سلام
نے اسکو سنکر کہا کہ اے رسول خدا یہی کتب سابقہ مین ہے لکہا اس مین

شک نہین وہ پہر وہ ایمان لائے اسلام مین آئے سلمان فارسی مجوس فارس تھے
دین مجوسی کو چہوڑکر یہ دین عیسائی نصاریٰ کے ہم مجالس تھے اونہون نے علماے
یہود و نصاریٰ سے حضرت کی خبر پائی تہی اور کیفیت ہجرت بہی اونکی سماعت مین آئی
تہی اسلیئے وہ مدینہ مین آگئے تھے ہرچند کہ کئی شخصون کے غلام قرار پا گئے تھے مگر اوسوقت
مین ایک یہودی کے غلام تھے بہت نیکنام تھے جب حضرت مدینہ پاک مین آئے تو وہ خدمت
بابرکت صاحب لولاک مین آئے اور ایک شے کو پیش کرکر صدقہ بتلایا آپنے فرمایا کہ ہمکو
صدقہ حرام ہے نہ صدقہ لینا ہمارا کام ہے حضرت نے اوس چیز کو نہ لیا دوسرے روز
اونہون نے کسی اور شے کو لطور ہدیہ پیش کیا حضرت نے اوسکو قبول فرمایا اونکو
بہت خوش آیا ایکدن سلمان کو مُہر نبوت پشت خاتم الرسالت پر نظر آئی اونکے
دل مین یہہ بات قرار پائی کہ حضرت بلاشک نبی ہین یہہ دونون باتین موافق اخبار
سابق کے ثبوت نبوت کو قوی ہین لہذا وہ بلا تامل مسلمان ہو گئے صاحب ایمان
ہوگئے پہر حسب ارشاد رسول رب العباد اُنہون نے بذریعہ کتابت اپنے مالک سے
لیاجت آزادی چاہی اوسنے کہا کہ بندہ الہی درخواست تمہاری چالیس اوقیہ طلا پر
منظور ہے مگر یہہ شرط ضرور ہے کہ تین سو درخت خرما کے لگائے جائین جب اون مین
پہل آئین تب آزادی پائین کچہہ حجت نہ لائین حضرت نے اپنی دست مبارک سے
ہر درخت خرما کا لگایا اوسی سال مین سب درختون کو خدا نے باروَر فرمایا اور
سونا بمقدار ایک بیضہ غنیمت مین آیا اوسکو حضرت نے حوالہ سلمان فرمایا حضرت
سلمان نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا یہہ سونا کافی نہوگا اور وزن مقررہ کو وافی
نہوگا حضرت نے اپنی زبان فیض ترجمان اوس سونے پر لگائی اوسکی پوری تعداد

چالیس اوقیہ وزن مین آئی حضرت سلمان آزاد ہوئے خدمت حضرت مین رہکر بہت شاد ہوئے یہہ قدرت خدا ہے یہہ شان کبریا ہے کہ سرداران قریش مثل ابولہب لعین اور ابوجہل بددین کفر و ضلالت مین مبتلا رہے اور بادشاہان نصرانی بفضل یزدانی مانند نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل بے خدشہ مسلمان باخدا رہے کسی کی جہالت سے شامت آئی اور کسی نے ضلالت مین ہدایت پائی۔

| | |
|---|---|
| یارب ہی یہہ بندون پہ عنایت تیری | پاتے ہین ہدایت من اعانت تیری |
| رہتے ہین ضلالت مین سدا بدقسمت | خوش بخت کو رحمت سے حمایت تیری |

جب مدینہ پاک مین صاحب لولاک کو ہجرت نیاد فال سے دوسرا سال آیا تو بعض واقعات تعلقات اور بعض فتوحات غزوات نے وقوع پایا حضرت نے مدینہ مطہرہ مین آکر بحکم خالق اکبر سولہ یا سترہ مہینے تک بجانب بیت المقدس ہم منزل فلک نماز با نیاز ادا کی اور اس مین تالیف قلوب یہود اہل اسلام کی مرکوز خاطر با صفا تھی اگرچہ مسجد حرام کو قبلہ بنانے کے خیالات اکثر حضرت کو آتے تھے مگر آپ انتظار وحی فرماتے تھے اللہ نے وحی نازل فرمائی اور یہہ آیت کریمہ آئی قد نری تقلب وجہك فی السماء فلنولینك قبلة ترضها فول وجهك شطر المسجد الحرام قبلۂ بیت المقدس ہو گیا منسوخ تمام ہرچند کہ روایات مین اختلاف ہے مگر روایت بالا صحیح و صاف ہی جناب سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا بتول عذرا جگر گوشہ رسول خدا تہین برگزیدہ جناب کبریا تہین حضرت اونکو سب سے زیادہ محبوب رکھتے تھے اور محبت اونکی بہت مرغوب رکھتے تھے خدا کی نہایت پیاری تہین مقبول جناب باری تہین

یہہ حضرت کا بیان ہے کہ فاطمہ سردار عورات جنان ہے اگرچہ بعض ذی اقتدار برگزیدہ
کردگار نے اونکی درخواست کی مگر حضرت نے وہ نامنظور بوجہ راست کی منشائے
رسول برائے مناکحت بتول با علی مرتضی صاحب لافتی تہا خواص سید ابرار نے
حیدر کرار سے کہا کہ آپ حضرت سے درخواست فاطمہ کیجئے اور بحضور سرور خود
جاکر بالمشافہ پیغام دیجئے حضرت نے فرمایا سب کو سنایا کہ مین مالدار نہین اسلیئے امیدوار
نہین سب نے کہا کہ اے مرتضی اگر آپکی درخواست حسب دستور ہوگی تو وہ ضرور
منظور ہوگی حضرت علی پاس جناب نبی کے گئے مگر بوجہ شرم کے خاموش رہے حضرت
نے کہا کہ یا علی کیا ہے مقصود دلی حضرت علی نے درخواست نسبت فاطمہ ظاہر کی
اور اپنی بے استطاعتی ظاہر کی حضرت نے مرحبًا فرمایا اور آپکو یہہ پیغام خوش آیا پہر بخواجہ انس بشیر
پیغمبر ایک حالت حضرت پر طاری ہوئی گویا وحی جاری ہوئی جب حالت حضرت بحال خود آئی
تو آپنے انس سے یہہ بات فرمائی کہ جبریل پاس سے رب جلیل کے آئے اور یہہ حکم پروردگار
لائے کہ نکاح فاطمہ کا علی سے کیا جائے پس اے انس یہہ مژدہ دوستون کو دیا جائے پہر آپنے
حضرت علی سے پوچہا کہ تمہارے پاس کیا ہے اونہون نے کہا یہہ عطیہ خدا ہے کہ ایک زرہ
ایک گہوڑہ ہے اور نہ بہت ہے نہ تہوڑا ہے آپنے فروخت زرہ کی اجازت دی اور
گہوڑے کے بیچنے کی ممانعت کی حضرت علی نے چارسو اسی درم کو زرہ فروخت فرمائی اور
اور اوسکی کل قیمت پاس حضرت کے پہونچائی حضرت نے ایکمشت درم سپرد بلال کیے اور
باقی تفویض حضرت ام سلمہ خوش خصال کیے بلال حسب ارشاد رسول ایزد متعال خوشبو خرید
لائے اور حضرت ام سلمہ نے اسباب جہیز تیار فرمائی یعنی ایک چارپائی کلان دو نہالی
کتان دو چادر برد زیبا ایک تکیہ خوشنما دو بازو بند نقرئی دو گہڑے گلی ایک مشک آبی

ایک قدح آفتابی ایک آسیا اور دیگر اشیا کو ترتیب دیا اور ہر چیز کو باتہذیب کیا اور حضرت نے مہاجرین و انصار کو طلب فرمایا ہر اک نہایت سرور و شادمانی بہجت کامرانی سے آیا شرکت محفل شادی سے ہر اک کا مرتبہ بڑھا حضرت نے خطبہ بلیغ پڑھا نکاح حضرت فاطمہ زہرہ کا ساتھہ جناب علی مرتضیٰ کے وقوع مین آیا اور چارسو دینار فضہ مہر قرار پایا جو بقدر ڈیڑھ سو تولہ وزن مین آیا حضرت علی نے اوسکو قبول فرمایا اور اوس سے راضی ہونا اپنا اسکو سنایا حضرت نے طبق خرما کو لٹایا حاضرین نے اوسکو لوٹ کر کہایا حضرت نے نکاح سے پہلے اپنی دختر فاطمہ سے دریافت فرمایا کہ آیا تمہارا نکاح ساتھہ علی کے کیا جائے اور مہر قرار دیا جائے حضرت فاطمہ یہہ سنکر خاموش رہین شرم سے کچھہ نہ کہہ سکین یہہ خاموشی اذن قرار پائی اور یہہ بات حکم شریعت مین آئی کہ سکوت بکر بہنگام استیذان ولی قریب تر اذن مین داخل ہے اور امور جواز نکاح مین شامل ہے پس حضرت نے بعد نکاح بی بی فاطمہ کو رخصت کیا اور اسباب جہیز اون کے ساتھہ کر دیا آپ بی بی فاطمہ کے گھر گئے کلمات بزرگانہ کہے اور پانی طلب کیا فاطمہ نے قدح چوبین مین پانی بھر دیا اوسکو سامنے حضور کے لائین آپ نے اوسپر دعائین دم فرمائین حضرت نے اوس پانی مین آب دہن مبارک اپنا ڈالا ہو گیا وہ پانی برکت والا حضرت نے اوس پانی کو سر و سینہ مقدسہ جناب فاطمہ پر چھڑکا اور شیطان لعین کو جھڑکا - اللهم انی اعیذها بك وذريتها من الشيطان الرجيم فرمایا اور حضرت علی ولی کو بھی بلا کر پانی منگایا اور آپ نے اوس مین اپنی کلی ڈالکر سر و سینہ اطہر اور سر دو شانہ انور علی پر چھڑک دیا اور مثل دعائی فاطمہ بحق مرتضیٰ استعمال دعا کیا اور دونون کے حق مین جمع اللہ شملکما

واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا

کیا بفضل خدا ایسہ اثر دعا کا کہ اونکی ذریات بابرکات مین ایمہ اطہار اور اولیائے کبار پیدا ہوئے اور اون سے عجائبات کرامات وواقعات خرقہ عادات ہویدا ہوے اگرچہ اسوقت مین رسم ولیمہ نہ تہی مگر حضرت علی سے لے کی سبحان اللہ عجب ذات باصفات امیر المومنین امام العارفین ہے کہ جس سے تقویت گزین دین سید المرسلین ہے

مرا سینہ ہی گنجینہ صفات شاہ شاہان کا
خزینہ خوش قرینہ ہی مری قلب ثنا خوان کا

نقود معرفت ہین عرش کے گنج سلونی مین
عجب مخزن ہوا علم لدنی اوس کے عرفان کا

رہا علم الیقین عین الیقین ہی بالیقین اوسکو
ہوا حق الیقین مصداق اوسکی صدق و ایقان کا

نہین اوس راز دار حق سی اسرار خدا مخفی
وہ سر قدرت قادر ہی واقف راز پنہان کا

طریق کشف اہل کشف کی ہے توجہ سے
ہوا مشکور ہر پیر طریقت اوسکے احسان کا

یہہ شان مرتضائی ہی کہ اوسکی ذات تعالی نے
کیا نشو و نما خاصان حق کی عظمت شان کا

علی ابن ابی طالب ہی غالب کل غالب ہی
وہی ہی قوت بازوئے اشجع شیر یزدان کا

جہان مین تیغ ہے لا سیف الا ذوالفقار اوسکی
نشان ہی لا فتی الا علی اوس شاہ مردان کا

سر شاہ دین کا پایہ فرق عرش پر پہونچا
بھلا ایسا کہان پایہ ہوا تخت سلیمان کا

کیا نظم نبوت اوسنے خود اپنی ولایت مین
وزیر محتشم ہی وہ شہنشاہ رسولان کا

امام دو جہان آقائی عالم ہے مرا مولا
غلام سید پرور ہوں [illegible] کا

امیر کشور دین دستگیر مستمندان ہی
کمال فیض سے اوسکے گدا [illegible]

کیا ہی مستفیض جود موجودات کو اوسنے
یہہ فیض عام مخلوقات مین [illegible]

جو برسے قدرت باری ہی نیسان کرم اوسکا
و [illegible]

مذاق خلق مین کیونکر ہو نہ لطف جان افزا — مزا اخلاق مین ہی اوسکے اشفاق فزا انکا

نبی ہی شہر علم حق ولئی حق ہے در اوس کا — ہوا طور رسائی سالکان راہ عرفان کا

در خیبر کشا ہے حیدر کرار ہے صفدر — کرون کیا وصف مین اوس یاور ارباب ایمان کا

ہو کیون روز و شب مین فیض حسن و حسین ظاہر — علی مہر عرب ہی اور یوسف ماہ کنعان کا

نبی و مرتضی شان خداوند دو عالم ہین — مرقع بنگیا اک نور دو نور درخشان کا

سمائی جسکی دل مین خوشنمائی اوس کے پرتو کی — نمایش مین وہ ہی جلوہ نما حسن نمایان کا

عجب کیا خود بخود بیخود ہوون مین اوسکی تعشق مین — کہ محو عشق ہوجاتا ہے عاشق اپنے جانان کا

بلا حب امیر المومنین ہوتا نہین مومن — تولائے علی ہے عین ایمان ہر مسلمان کا

ہوا ہی آتش کینہ سی گلخن سینۂ دشمن — درون آتشکدہ ہی اوسکی اعدا و حسودان کا

زبان پر میری ہمنام خدا کا اسم اعظم ہے — ڈر آئے خیر مین کیا مجھکو شر وسواس شیطان کا

کیا ہے قاضی الحاجات نے حاجت روا اوسکو — لقب مشکلکشا ہی دلکشا کر اہل حرمان کا

ملا ہے سید عالی نسب سے سلسلہ میرا — نہین مجھکو تردد خلق مین حال پریشان کا

معاون میرا مختار شفاعت گاہ محشر ہے — کہ بخشایش سے اوسکی عفو ہوگا میری عصیان کا

علی و فاطمہ شبیر و شبر جان احمد ہین
رہا ہی ربط **ثاقب** پنجتن مین خاص اک جان کا

## ہی غزوائے مصطفیٰ کا یہہ بیان مختصر
## مرجع فتح و ظفر ہر غزوۂ منصور ہی

جب حکم خدا بہ آیت خذ لهم الله وما النصر الا عند الله آیا اور

رسول کبریا نے ہدایت اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر اذن پایا تو حضرت نے حکم غزا دیا مگر اوسکو مشروط بشرائط کیا پس حسب شرائط غزا سئے بے تقصیر ہے ورنہ خطا قابل تعزیر ہے جب معاندین سید المرسلین کو ستاتے تھے اور آپ اوس میں اندیشہ جان و ایمان پاتے تھے تو بحفظ خود اختیاری لڑتے تھے اور نیز دین حق کی پاسداری کرتے تھے آپ نے کبھی ظلم کو پسند فرمایا نہ کوئی امر ظالمانہ آپ کا کسی نے پایا اصطلاح ارباب سیر میں غزوا اوسکو کہتے ہیں کہ جس لشکر ظفر پیکر میں حضرت بہ نفس نفیس خود ہوتے تھے اور جو فوج ظفر موج بھیجی جاتی تھی وہ سریہ کہلاتی تھی بارھوین ربیع الاول کو حضرت داخل مدینہ ہوئے باعث سرور سینہ ہوئے چونکہ غزوات سرور کائنات اکثر ہین اور سریہ عساکر سید السادات بیشتر ہین اس مختصر مین گنجایش نہین پاسکتے نگارش میں نہین آسکتے اسلیئے نقشہ ذیل میں اونکی وضاحت کی گئی البتہ بعض غزوات مشہورہ کی صراحت کی گئی۔

| سنہ ہجری | تاریخ | غزوہ | سریہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ذیقعدہ نوین مہینے ہجرت سے | + | سعد بن ابی وقاص بطرف خرار | + |
| ۲ | صفر گیارھوین مہینے ہجرت سے | ابوا | + | ابوا میں ہو کر کیا بمنزلہ مقام فرمائی پھر واپس آئی |
| ایضاً | ربیع الاول تیرھوین مہینہ ہجرت سے | بواط | + | قافلہ قریش میں امیہ بن خلف اور اوسکی ہمراہیوں کا ہجوم اوسکی طرف تھا جب مطلب نہ پایا تو لشکر اسلام لوٹ آیا۔ |
| ایضاً | ایضاً | تلاش کرز | + | برائے تلاش کرز بن جابر فہری بدر میں پہنچ کر پھر لوٹے |

| سنہ ہجری | تاریخ | غزوہ | سریہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ٢ | جمادی الآخر سولہویں مہینے ہجرت سے | ذی العشیرہ | + | جب قافلے قریش کے شام کو جاتے تھے۔ |
| ایضاً | ١٧ رمضان یوم جمعہ انیسویں مہینے ہجرت سے | بدر قتال | + | + |
| ایضاً | ٢٥ رمضان شروع انیسویں [19] مہینے ہجرت سے | + | بطرف عصماء بنت مروان | عمیر عدی بن خرشہ نے عصماء بنت مروان کو قتل کیا۔ |
| ایضاً | شوال بیسویں [٢٠] مہینے ہجرت سے | + | سالم بن عمیرہ | ابا قل قتل ہوا۔ |
| ایضاً | نصف شوال بیسویں [٢٠] مہینے ہجرت سے | قینقاع | + | + |
| ایضاً | ذالحجہ بائیسویں [٢٢] مہینے ہجرت سے | غزوۃ السویق | + | + |
| ٣ | محرم تیئیسویں [٢٣] مہینے ہجرت سے | بنی سلیم موضع کدر | + | + |
| ایضاً | ربیع الاول پچیسویں [٢٥] مہینے ہجرت سے | + | برائے قتل ابن اشرف | ابن اشرف مقتول ہوا۔ |
| ایضاً | ربیع الاول پچیسویں [٢٥] مہینے ہجرت سے | غطفان | + | یہہ غزوہ نجد کی طرف ہوا۔ اسکو ذوامر کہتے |
| ایضاً | جمادی الاول ستائیسویں [٢٧] مہینے ہجرت سے | نجران | + | + |
| ایضاً | جمادی الآخرہ اٹھائیسویں [٢٨] مہینے ہجرت سے | + | سریۃ القردۃ | زید بن حارثہ اس میں امیر تھے۔ |
| ایضاً | شوال بتیسویں [٣٢] مہینے ہجرت سے | احد | + | + |
| ایضاً | شوال بتیسویں [٣٢] مہینے ہجرت سے | حمراء الاسد | + | + |
| ٤ | محرم پینتیسویں [٣٥] مہینے ہجرت سے | + | ابو سلمہ بن عبد الاسد | یہہ سریہ بجانب موضع قطن ہوا بنی اسد پر۔ |
| ایضاً | صفر چھتیسویں [٣٦] مہینے ہجرت سے | + | بیر معونہ | امیر اوسکے منذر بن عمر تھے۔ |
| ایضاً | ایضاً | غزوۃ الرجیع | + | امیر اوسکے مرثد تھے |

| سنہ ہجری | تاریخ | غزوہ | سریہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۴ | ربیع الاول سینتسوین مہینے ہجرت سے | بنی نضیر | + | + |
| ایضاً | ذیقعدہ پینتالیسوین مہینے ہجرت سے | بدر موعود | + | + |
| ایضاً | ذی الحجہ چھیالیسوین مہینے ہجرت سے | + | بنی عتیک بجانب ابی الحقیق۔ | اس مین قتل کیا گیا ابن ابی الحقیق اور یہود گھبرا کر خیبر مین پاس ابن مشکم کے گئے اور سنے سرداری سے انکار کیا۔ |
| ۵ | محرم سینتالیسوین مہینے ہجرت سے | ذات الرقاع | + | + |
| ایضاً | ربیع الاول اوڑتالیسوین مہینے ہجرت سے | دومۃ الجندل | + | + |
| ایضاً | شعبان پانچوین سال ہجرت سے | مریسیع | + | + |
| ایضاً | ذیقعدہ پانچوین سال | خندق | + | + |
| ایضاً | آخر ذیقعدہ اول ذی الحجہ واقع سنہ پانچ | بنی قریظہ | + | + |
| ۶ | محرم چھٹے سال | + | ابن انیس | بجانب سفین بن خالد بن نبیح |
| ایضاً | محرم چھٹے سال | + | محمد بن مسلمہ | بطرف قرطاء |
| ایضاً | ربیع الاول سنہ چھہ مین | بنی لحیان | + | بطرف غابہ |
| ایضاً | ربیع الآخر سنہ چھہ مین | بجانب غابہ | + | + |
| ایضاً | ربیع الآخر سنہ چھہ مین | + | امیر عکاشہ بن محصن | بجانب غمرہ |
| ایضاً | ربیع الآخر سنہ چھہ مین | + | محمد بن مسلمہ | بجانب ذی القصہ |
| ایضاً | ایضاً | + | امیر ابو عبیدہ بن جراح | بجانب ذی القصہ |
| ایضاً | ربیع الآخر سنہ چھہ مین | + | زید بن حارثہ | بجانب بنی سلیم موضع جموم پر جو درمیان نخل و نقرہ کے ہے |
| ایضاً | جمادی الاول سنہ چھہ مین | + | ایضاً | بطرف عیص |

| سنہ ہجری | تاریخ | غزوہ | سریہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ٦ | جمادی الآخر سنہ چھہ | + | زید بن حارثہ | بجانب موضع طرف اور یہ موضع چھتیس میل پر مدینہ سے |
| ایضاً | جمادی الآخر سنہ چھہ | + | ایضاً | بطرف حسمی اور حسمی آگے وادی القری کے ہے۔ |
| ایضاً | رجب سنہ چھہ | + | ایضاً | بطرف وادی القری۔ |
| ایضاً | شعبان سنہ چھہ | + | امیر عبد الرحمن بن عوف | بطرف دومۃ الجندل۔ |
| ایضاً | ایضاً | غزوہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ | + | بطرف فدک۔ |
| ایضاً | رمضان سنہ چھہ | + | زید بن حارثہ | بجانب ام قرفہ کہ وادی القری کے پہلو میں ہے |
| ایضاً | شوال سنہ چھہ | غزوہ ابن رواحہ | + | بجانب اسیر بن زارم۔ |
| ایضاً | ایضاً | + | کرز ابن جابر | بجانب عرنیین۔ |
| ایضاً | ذیقعدہ سنہ چھہ | عمرہ حدیبیہ | + | + |
| ٧ | جمادی الآخر سنہ سات | خیبر | + | لوٹے حضرت خیبر سے وادی القری کو جمادی الآخر میں اور قتال کیا اوس میں ساتویں سال۔ |
| ایضاً | شعبان سنہ سات | + | حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ | بجانب تربہ۔ |
| ایضاً | شعبان ساتویں سال | + | حضرت ابی بکر بن قحافہ رضی اللہ | بجانب نجد |
| ایضاً | شعبان سنہ سات | + | بشر بن سعد | بجانب فدک |
| ایضاً | رمضان سنہ سات | + | غالب بن عبد اللہ | میفعہ جو بجانب نجد کی ہے۔ |
| ایضاً | شوال سنہ سات | + | بشر بن سعد | بجانب موضع جناب |
| ایضاً | ذیقعدہ سنہ سات | + | عمرہ قضیہ یعنی عمرہ قضا | + |
| ایضاً | ذلحجہ ساتویں سال | ابن ابی العوجاء السلمی | + | + |

| سنہ ہجری | تاریخ | غزوہ | سریہ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۸ | صفر سنہ آٹھہ | غالب بن عبد اللہ | + | کدید جو قدید کے آگے ہے۔ |
| ایضاً | ربیع الاول سنہ آٹھہ | + | شجاع بن وہب | بجانب بنی عامر بن ملوح۔ |
| ایضاً | ایضاً | کعب بن عمیر غفاری | + | بجانب ذات اطلاح جو طرف شام کی ہے بفاصلہ دو منزل |
| ایضاً | آٹھوین سال | غزوہ زید بن حارثہ | + | بجانب موتہ |
| ایضاً | جمادی الآخر سنہ آٹھہ | امیر عمرو بن العاص | + | بجانب ذات السلاسل۔ |
| ایضاً | آٹھوین سال | غزوۃ الخبط | + | اس مین ابو عبیدہ بن جراح امیر تھے۔ |
| ایضاً | شعبان سنہ آٹھہ | + | خضرہ | امیر اسکے ابو قتادہ تھے اور موضع خضرہ نجد کی طرف ہے بعض کہ بستان ابن عامر ہے۔ |
| ایضاً | رمضان سنہ آٹھہ | + | ابی قتادہ | بجانب اِضم |
| ایضاً | ۲۰ رمضان سنہ آٹھہ | فتح مکہ | + | پہر گرایا خالد بن ولید نے بتخانہ عزا کو ۲۰ رمضان سنہ آٹھہ مین پہر گرایا بتخانہ سواع کو عمرو بن العاص نے اوسی رمضان مین پہر گرایا بتخانہ مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے آٹھوین سال رمضان مین |
| ایضاً | + | بنی جذیمہ | | بہیجا خالد بن ولید کو سنہ آٹھہ مین۔ |
| ایضاً | شوال سنہ آٹھہ | حنین | + | + |
| ایضاً | ایضاً | طائف | + | لوگون کو حج کرایا گیا اس سال مین۔ |
| ٩ | + | غزوۂ تبوک | + | یہہ غزوہ آخر غزوات کا تہا۔ |

## غزوہ بدر

غزوۂ بدر بہترین غزوات ہوا باعث ترقیات اسلام با صفات ہوا اس غزوہ مین رب العالمین نے سید المرسلین کو باوجود قلت مسلمین اور کثرت اعدائے دین کے قوی فرمایا ذلت و خواری اور آفت آزاری مین ہر مشرک غوی آیا کفر کو پامال کیا شیطان کو اختلال دیا اور بہ تائید خدا کمال اللہ ببدر و انتم اذلہ کے مسلمانون نے نصرت پائی کافرون مین ذلت آئی جب مدینہ مین خبر آئی اور حضرت نے وہ معتبر پائی کہ قافلہ قریش بغرض تجارت شام مین ہی اور اوسکا قصد معاودت ان ایام مین ہی تو احمد مختار مع تین سو تیرہ کس مہاجر و انصار بعزم جہاد بقصد آثار بیرون مدینہ پر انوار جلوہ گر ہوئے ابو سفیان بدکردار سرگروہ کفار اور دیگر کافران نابکار ارادہ سید ابرار سے باخبر ہوئے ابو سفیان نے ضمضم غفاری اجورہ دار کو پاس ابو جہل ناہنجار کے روانہ کیا اوسنے وہان پہونچکر بیان کل افسانہ کیا ابو جہل بدکیش بہت پر طیش ہوا اٹھایا جیش قریش ہوا اور اوس مین شرفائے قریش داخل تھے اور عباس ابن عبد المطلب بھی شامل تھے عباس اوسوقت تک ایمان نہ لائے تھے بہ حمیت برادری لشکر قریش مین آئے تھے اگرچہ ابو سفیان سردار مشرکان نے قافلہ کو دوسری راہ سے نکالدیا اور ابو جہل اجہل اور دیگر کفار بدعمل کو مدد کے لانے سے بذریعہ قاصد کے منع کیا مگر چونکہ اللہ جل جلالہ عم نوالہ کو منظور تھا اور یہہ ضرور ہوا کہ کفار غدار ذلیل و خوار ہون اور سرداران کافران فی النار ہون شوکت اسلام بالاجلال ظاہر ہو اور ہیبت یندان نیکنام علی وجہ الکمال باہر ہو لہذا ابو جہل پر خلل نے ممانعت کو نہ مانا اور اپنے حضرت کو بجانا لشکر کشی کا اصرار کیا اور عزم بالجزم کارزار کیا اور یہہ کہا کہ محمد نے ناروا شورش مچائی ہی ہماری طبیعت نزاکت طویت سوزش مین آئی ہے ہر چند کہ ابو سفیان نے ابو جہل کو مطلع

گیا تہا اور ابوجہل نے خلاف اوسکے لشکر اجتماع کیا تہا مگر ابوسفیان کفرمین پر زور تہا نخوت
نکبت مین بد طور تہا قافلہ کو بہونچا کر فورًا لشکر کفار مین آیا ابوجہل مکار نے اطمینان پایا
اوسوقت مین مسلمان بہت بے سامان تہے بمقابلہ لشکر باسامان کے حیران تہے
مگر قادر مطلق کو اپنی قدرت کاملہ کا دکہلانا تہا اور نصرت اسلام حاصلہ کا جتلانا تہا رعب
مسلمانان دل کافران مین سمایا کفار کو اپنے لشکر کثیر سے لشکر قلیل اسلام دوچند نظر آیا
حضرت نے اپنے اصحاب جانباز سے مشورت کی حضرت صدیق اکبر اور فاروق نامور نے
نیک مصلحت دی حضرت کو وہ پسند آئی آپنے اونکے حق مین دعائے خیر فرمائی حضرت مقداد
نیک نہاد نے جناب رسالتمآب سے التماس کی کہ ہمکو کوئی بات نہین ہراس کی ہم جانباز
رہینگے نہ ایسا کہینگے جیسا بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ جلیل سے **فاذهب انت
وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون** - کہا یہہ مقالہ اور حیلہ و حوالہ ناموزون رہا یا رسول اللہ
آپ مین ہمارے پشت و پناہ ہم آپکے تابعدار مین جان نثار مین انبوہ بسیار سے اڑینگے گروہ
کفار سے لڑینگے اگر ہم کافرون کو مار آئینگے غازی کہلائینگے اور جو ہم مارے جائینگے شہادت
پائینگے اور جہان حضور ہون گے ہم وہان ضرور ہون گے ہم آپ سے نہ جدائی کرینگے پہر جا
وہر وقت جان فدائی کرینگے چونکہ بہنگام بیعت عقبہ انصار کا یہہ عہد تہا کہ جو مدینہ پر چڑہیگا
اوس سے گروہ انصار لڑیگا انصار کو یہہ احتمال ہوا کہ شاید حضرت کو یہہ خیال ہوا کہ انصار
بلحاظ قول و قرار مدینہ سے باہر شریک پیغمبر نہون گے موافق تحریک سرور نہون گے
اسلئے یہہ تقریر دلپذیر منجانب انصار بضمیر زبان پر آئی حضرت نے بہت اونکو تحسین و
آفرین فرمائی جب حضرت مدینہ مین تشریف لائے تو آپنے مقامات پر آفات مقتل کفار
نابہنجار اپنے اصحاب و احباب کو دکہلائے قتلگاہ ہر کافر کا نشان دیا اور یہہ صاف

بیان کیا کہ فلان یہان اور فلان وہان مارا جائیگا سرآشکار ا پائیگا چنانچہ ایسا ہی
ظہور مین آیا اوس مین ایک سر مو فرق نپایا اللہ جل جلالہ نے حضرت سے وعدہ فتح وظفر
فرمایا آپنے اپنے دوستون کو یہہ مژدہ خوش ہوکر سنایا اور اس آیت کریمہ کو سیهزم الجمع و
یولون الدبر پڑہا ہر گونہ حضرت با منزلت کا مرتبہ بڑہا پس مقام خیر الانام بلند
ہے علو سے مرتبت حضرت ولیسنا ہی حضرات صوفیہ مقام عبدیت علیہ کو تمامی مقامات
عالیہ درجات سے افضل بتلاتے ہین اور کمالات باصفات مین قربت وعظمت سید
السادات کو اکمل فرماتے ہین فرقان حمید یعنی قرآن مجید مین علویت عبدیت کی نسبت
اشارت ہی جیسے سورۂ اسرا مین بلفظ اوسکی بشارت ہی اعنی خدائے غنی نے سبحان
الذی اسری بعبدہ الی آخر الآیہ فرمایا اور سورۂ نجم مین فاوحی الی عبدہ ما
اوحی آیا اور اس مین یہہ نکتہ ہی بہت پختہ ہی کہ عبد کو اپنے مولا سے تعلق جیسا ہی نکسیکو
کسی سے ولیسا ہے جان ومال عبد مولا کا ہی اور وہ مکلف خدمات اولی کا ہے اور
عبد اپنے مولا سے ہر دم خوف کرتا ہے ہر وقت نہایت ڈرتا ہے باوصف تقرب خاص
عبد مولا پر اپنا کوئی حق نہین جانتا اور اوسکے اکرام اور وعدہ ہائے انعام پر غرہ نہین مانتا
نہ اوسکی عظمت وجلال کو بہولتا ہے عجز وانکسار سے بہولتا ہے اور ایسی ہی صیغ درود
مسعود مین سر اسر دعائے نزول رحمت کاملہ واصل ہے حالانکہ رحمت کاملہ پہلے سے
بلافاصلہ حضرت پر بہ مرحمت خالق اکبر نازل ہے اور یون ہی بعد اذان دعائے
حصول مقام محمود ہی ~~ـــــــــــــــــــــــ~~ باوجودیکہ برائے مقام محمود
وعدۂ رب الودود ہے بعثہ مقاما محمودا ن الذی وعدتہ دلیل
کافی ہے وعسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا ثبوت وافی ہے

خود دعا مین مقام محمود کی کیفیت ہی اسلئے منگوانا دعا کا محض مقتضائے عبدیت ہے الکلام
قیام لشکر اسلام بمقام ریگستان ہوا اور بوجہ کثرت ریگ روان ہر لشکری حیران ہوا
نہ اوس پر پاؤن قرار پاتا تہا نہ وہان پانی نظر آتا تہا دشت وحشت خیز تہا میدان دہشت
انگیز تہا جب ہر شخص پانی کو ترسا تو بہ دعائے حضرت خوب پانی برسا ریت مین تازگی آئی
زمین نے سختی پائی اوسپر پاؤن ٹہیرے بہر گئے نالے گہرے سب نے پانی پیا وضو
کیا لوگ نہائے سرور مین آئے سابق مین دستور تہا اور یہہ دستور مشہور تہا کہ لشکر سے
ایک ایک دو دو نکلکر بہڑتے تہے میدان جنگ مین لڑتے تہے لشکر کفار مین سے
عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ میدان جنگ مین آئے اور شجاعان انصار
مین سے تین شخص نے جلوے دکہلائے کافرون نے کہا کہ ہم تم سے نہ لڑینگے
اپنے اخوان قریش سے لڑینگے تب حضرت علی شیر خدا اور امیر حمزہ اور عبیدہ
بن حارث مقابل آئے کفار خوف سے تہرتہرائے حضرت علی شاہ مردان نے شیبہ
اوستاد شیطان کو اور حضرت امیر حمزہ نے عتبہ بے رتبہ کو فوراً ہلاک کیا اگرچہ حضرت
عبیدہ نے جسد پلید ولید کو زخمون سے چاک کیا مگر خود بہی زخم کہائے پہر وہان حضرت
علی آئے اونہون نے ولید کو بہی قتل کیا جوہر شجاعت دکہلایا بامداد الہی فتح پائی عتبہ
وشیبہ کی پیشقدمی کا یہہ سبب تہا کہ اونکا اک غلام نصرانی نسب تہا جب حضرت نے طائف
سے مراجعت فرمائی تہی تو اوسوقت مین اوسنے اک باغ مین دولت ایمان پائی تہی
وہ عتبہ اور شیبہ کو لڑائی مین جانے سے منع کرتا تہا اور اسبات سے اونکی سمع بہرتا تہا
کہ خدا ان سب کو قتل کرائیگا یہہ لشکر بہر کر نہ آئیگا اسلئے یہہ دونون لڑائی مین جانے
سے ڈرتے تہے نفرت کرتے تہے ابوجہل نے اونکو نامردی کی تہمت لگائی آخرکار

اون سے پیشقدمی کرائی امیہ بن خلف کو بہی اس لڑائی مین جانے سے نفرت تہی اور
اوسکی سعد بن معاذ سے موافقت تہی ایک روز یہہ دونون طواف کعبہ کو گئے وہان
ابوجہل نے امیہ سے یہہ کلمات واہیات کہے کہ یہہ شخص مسلمانون کو اپنے گہر ٹہیرا تا ہے
نوکسلیئے اس سے اخلاص ومحبت جتلاتا ہے سعد نے یہہ زجراً کہا کہ اے دشمن خدا اگر تم
لوگ ہماری مزاحمت کروگے تو سخت آفت مین مروگے ہم تمہاری راہ آمدورفت
مدینہ مسدود کردینگے تمہارے کاروبار تجارت شام کو نابود کردینگے امیہ نے کہا
کہ ایسا کہنا نہین رواکہ یہہ یہان کا سردار ہے اسکو ایسا سننا سخت ناگوار ہے حضرت
سعد نیک نہاد نے فرمایا کہ مجکو رسول خدا سرور انبیا نے یہہ سنایا کہ تیرے قتل کا
سبب یہہ ہی ابوالعجب ہوگا تو مبتلائے رنج وتعب ہوگا جب قصہ بدر امیہ کو مقولہ
سعد یاد آیا تو وہ لڑائی مین جانے سے گہبرایا عذر کیا صاف جواب دیا ابوجہل غصہ
مین آیا اوس کے پاس سرمہ دانی لایا اور یہہ کہا کہ اے بیوفا تو مرد نہین مردکی گرد
نہین مثل عورات اپنا سنگہار بناؤ آنکہون مین سرمہ لگاؤ گہر مین بیٹہو چہپکر لیٹو اور
تشنیع کئے طعن دیئے آخرکار ناچار اوسکے ساتہہ چلا چلنے وقت اوسکی بی بی نے کہا
کہ یہہ سفر بامراد نہین کیا تجکو مقولہ سعد یاد نہین وہ بولا یہہ ہی ہے اولئے کہ اب جاؤن دو تین
روز مین واپس آؤن اگرچہ اوسنے ساتہہ بنایا مگر واپس ہونا چاہا عدم واپسی مین ردیا
اپنی جان کو کہویا حضرت نے فرمایا وہ ظہور مین آیا۔ مشکوۃ شریف مین وارد ہے یہہ بیان
عبدالرحمٰن بن عوف مجاہد ہے کہ مین نے دو جوانون کو اپنے چپ وراست پایا
اوسوقت مجہکو افسوس بے کم وکاست آیا کہ میرے ساتہہ یہہ جوانان ناتجربہ کار مین ناقابل اعتبار
مین اون مین سے ایک نے کہا کہ اے چچا ابوجہل نااہل کو تم جانتے ہو اوسکو پہچانتے ہو

جب یہہ دریافت کیا تو مین نے اوسکو یہہ جواب دیا کہ ہان مین اوسکو جانتا ہون خوب
پہچانتا ہون پہر کہا مطلب ہمارا اس استفسار کا کیا سبب ہی وہ بولا کہ اوسکا قتل ہے اولا وہ
رسول خدا کو ناسزا کہتا ہے در پئے ایذا رہتا ہے ہم دونون اوسکو نہ چہوڑینگے اوسکی ڈاڑہیان
توڑینگے پہر دوسرا آیا اوسنے بہی یہی سنایا اونہون نے مجکو تعظیماً چچا کہا تہا نہ ہیرا اونمین سے
کوئی بہتیجا تہا یہہ دونون جوانان معاذ و معوذ نامی تہے اپنی مان مسماۃ عفرا کے نام سے انصار
مین گرامی تہے اس اثنا مین ابوجہل گرفتار اجل میدان مین گہوڑا کودا تا آیا مین نے اون جوانون
کو بتلایا کہ یہہ ہی وہ سردار اشقیا کہ جسکو تم نے دریافت کیا وہ دونون جوان مانند شیر
غران کود کر دوڑے اور تلوارین میان سے نکالکر اوسپر ہاتہہ چہوڑے اور اوسکو گہوڑے سے
گرا یا قریب مرگ پہونچایا حدیث مین آیا کہ حضرت نے بعد فتح قاتل ابوجہل کو تحقیق فرمایا
اون دونون جوانون نے دعوی کیا آپ نے اونکی تلوارین دیکہکر قاتل ابوجہل اونکو تجویز کردیا سلب
ابوجہل کا اونکو دیا غنیمت کے ساتہہ تقسیم نہ کیا سلب بہ تحتین اسباب مقتول یعنی جوشن
و خفتان اور سلاح و دیگر سامان مشمول کو کہتے ہین امام شافعی کے نزدیک اوس کے
پانے کے مستحق قاتل رہتے ہین اور نزد ابوحنیفہ بموجب شرع شریف سلب وہ قاتل لیتا ہی
جسکو پہلے سے امام کہدیتا ہے ورنہ سلب ساتہہ غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے قاتل
اوسکو نہین پاتا ہے جنگ بدر مین حضرت نے کہا تہا اوسکو سب نے سنا تہا کہ جو مارکر
آئے گا سلب اوسکا وہی پائیگا۔ بہ ہنگامۂ بدر فرشتگان عالیقدر بحکم خالق انام بہر امداد
لشکر اسلام آئے پروردگار نے تین بار مین نو ہزار ۹۰۰۰ فرشتگان متذکرہ قرآن وہان مجتمع
فرمائے لشکر کفار مین اکثر شیاطین نابکار تہے مگر بمقابلہ ملائکہ ذلیل و خوار تہے بعض نے
پہاڑ پر سے لشکر فرشتگان ذی شان کو ملاحظہ کیا اور اکثر نے سرہائے بریدہ کفار

کا مشاہدہ کیا مگر نہ کوئی نظر آیا نہ کاٹنے والا سر کا پایا مشکوۃ مین یہہ روایت پائی کہ ہنگام
تعقب کافر ایک اصحابی کو یہہ آواز قرین سماعت آئی اقدام یا خیر دم الجموم
ندا گھوڑے کی سنی نہ صدا گھوڑے کی سنی پہر اوسکا فر کو مردہ پایا خدا نے اوسکی بینی پر نیلا
داغ کوڑے کا دکھلایا عند التذکرہ حضرت سے کہا کہ وہ فرشتہ آسمان سوم کا تہا کہ
جس سے اوس کافر کو قتل کیا داغ کوڑے کا دیا جب ایک شخص حضرت عباس کو اسیر
کر لایا تو آپ نے استعجابًا فرمایا کہ اے مرد ناتوان و بے ریا تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا
اوس نے یہہ بات التماس کی کہ میری حالت تہی ہراس کی ناگاہ ایک مرد قوی
آیا اوس نے اپنی مدد سے اسیر کرایا مین نہ اوسکو جانتا تہا نہ وہ مجکو پہچانتا تہا آپ نے
کہا کہ وہ فرشتہ تہا۔ جسوقت کہ ہنگامہ جنگ گرم ہوا نہ کوئی کافر سخت نرم ہوا اور ہر
جان فروش مدہوش کارزار رہا جوش و خروش پیکار رہا تب صاحب لولاک نے میدان
وحشت ناک مین ایک مشت خاک آلودہ خس و خاشاک بجانب مشرکان ناپاک و کافران
سفاک کے پہینکدی اور بالفاظ شاہت الوجوہ بد دعا کی فورًا الٹا کہیری بہاگتے نظر آئے
اللہ تعالے نے کہا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یہہ قدرت صفات
ایزدی ہے یہہ طاقت ذات سرمدی ہے نہ قوت بشری ہے نہ حکمت سرسری
ہے کہ ایک مشت خاک و خس و خاشاک سے لشکر جرار گروہ کفار کا مونہہ پہر گیا
اور ہر کافر نابکار قلعہ آزار مین گہر گیا خدا نے فتح لشکر اسلام فرمائی عسکر کفار نے
شکست پائی ستر سرداران و مبارزان کافران مقتول ہوئے ستر افسران و
مردمان مشرکان اسیر و مخذول ہوئے حضرت نے دربارہ ابوجہل ناکارہ کے
اپنی خاطر عاطر پر تشویش پائی آپنے اوسکے حال کثیر الاختلال کی تفتیش فرمائی عبد اللہ

ابن مسعود حسب ارشاد نبی صاحب الجود قتلگاه مین گئے لاشون کو دیکھتے رہے۔
ناگاه میدان جنگ مین ابو جہل کو پڑا پایا ہہتیارون مین جڑا پایا اوس مین کچہہ رمق جان ہتی
وه جان کوئی دم مہمان ہتی عبد الله ابن مسعود اوس سے دوچار ہوئے اوسکے سینہ پر کینہ پر
سوار ہوئے اوس مغرور نے کہا کہ اے چرواہے تجکو کچہہ خوف نرہا تو میرے سینہ
پر چڑہا ہے بالانشینی مین بڑہا ہے خیر مجہپر جگذرا سو گذرا تو بتلا تو ذرا کہ کس نے
فتح پائی اونہون نے کہا کہ خدا نے اپنے نبی کو عطا فرمائی کفار تہ تیغ آبدار ہوئے اشرار
ذلیل وخوار ہوئی جو عبد الله ابن مسعود نے اوسکے سر کے کاٹنے کا ارادہ کیا تو اوس نے اس پر اصرار زیادہ کیا
کہ سر کو کاندہے سے ملا کر قطع کرنا اور اوسکو اور سرون مین جمع کرنا تاکہ لوگ جانین اور خوب
پہچانین کہ یہہ سردار کا سر ہے سب سرون سے بزرگ تر ہے۔

| | |
|---|---|
| کیسی متکبر نے نموداری کی ؎ | آخر کو تو خود اپنے لئے خواری کی |
| جب آتش نخوت کو کیا اوسنے تیز | خود سوختہ ہوا جان جلی ناری کی ؎ |

الغرض ابن مسعود نے سر مردود کو تن سے جدا کیا شکر خدا کیا اور اوس سر بے سر کو
بحضور پیغمبر حاضر لائے اور اوسکو پیش حضور پر نور ڈالکر سب حالات سنائے حضرت نے
شکر خداوند جل علا ادا فرمایا اور حضرت کو بہت مسرت و سرور آیا اور آپنے یہہ ہی کہا
کہ اب فرعون اس امت کا نرہا اور حضرت نے تلوار ابو جہل کی ابن مسعود باوقار کو دی
اور اونکی تعریف کی جیسے علویت حضرت بہ نسبت جناب موسیٰ علیہ التحیتہ کے افضل
ہتی ویسی ہی شقاوت فرعون امت سید الانبیا بہ نسبت فرعون موسیٰ کے اکمل ہتی
فرعون موسیٰ نے مرتے وقت کلمہ ایمان کہا گو وہ مقبول نرہا اور فرعون امت حضرت
نے بوقت مرگ کلمات کفر و قصور کے الفاظ کبر و غرور کہے آمیہ بن خلف سردار

کا مشاہدہ کیا مگر نہ کوئی نظر آیا نہ کاٹنے والا سر کا پایا مشکوۃ مین یہہ روایت پائی کہ بہنگام
تعقب کافر ایک اصحابی کو یہہ آواز قرین سماعت آئی اقدم یا خیزدم بالعموم
ندا کوڑے کی سنی نہ صدا گہوڑے کی سنی پہر اوسکا فرکو مردہ پایا خدا نے اوسکی بینی پر نیلا
داغ کوڑے کا دکہلایا عند التذکرہ حضرت نے کہا کہ وہ فرشتہ آسمان سوم کا تہا کہ
جس نے اوس کافر کو قتل کیا داغ کوڑے کا دیا جب ایک شخص حضرت عباس کو اسیر
کر لایا تو آپ نے استعجابا فرمایا کہ اے مرد ناتوان و بے ریا تو نے عباس کو کیونکر اسیر کیا
اوس نے یہہ بات التماس کی کہ میری حالت ہتی ہراس کی ناگاہ ایک مرد قوی
آیا اوس نے اپنی مدد سے اسیر کرایا مین نہ اوسکو جانتا تہا نہ وہ مجکو پہچانتا تہا آپنے
کہا کہ وہ فرشتہ تہا۔ جسوقت کہ ہنگامۂ جنگ گرم ہوا نہ کوئی کافر سخت نرم ہوا اور ہر
جان فروش مدہوش کارزار رہا جوش و خروش پیکار رہا تب صاحب لولاک نے میدان
وحشت ناک مین ایک مشت خاک آلودۂ خس و خاشاک بجانب مشرکان ناپاک و کافران
سفاک کے پہینکدی اور بالفاظ شاہت الوجوہ بد دعا کی فوراً الٹا گہیری بہاگتے نظر آئے
اللہ تعالےٰ نے کہا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یہہ قدرت صفات
ایزدی ہے یہہ طاقت ذات سرمدی ہے نہ قوت بشری ہے نہ حکمت سرسری
ہے کہ ایک مشت خاک و خس و خاشاک سے لشکر جرار گروہ کفار کا مونہہ پہر گیا
اور ہر کافر نابکار قلعہ آزار مین گہر گیا خدا نے فتح لشکر اسلام فرمائی عسکر کفار نے
شکست پائی ستر سرداران و مبارزان کافران مقتول ہوئے ستر افسران و
مردمان مشرکان اسیر و مخذول ہوئے حضرت نے دربارہ ابوجہل ناکارہ کے
اپنی خاطر عاطر پر تشویش پائی آپنے اوسکے حال کثیر الاختلال کی تفتیش فرمائی عبد اللہ

قریش تہا مدد گار حبش تہا اور پہلے وہی مالک بلال خوش خصال کا تہا اور بامید ترک دین
اسلام ایذا رسان بلال کا تہا عبدالرحمن بن عوف کا دوست تہا ک جان دو پوست
تہا عبدالرحمن نے امیہ اور علی بن امیہ کو اپنے ساتھ لیا اور دونون زرہون کو جو عبدالرحمن
نے لڑائی مین پائین تہین اونکی ہاتہ آئین تہین اپنے قبضہ مین کیا امیہ نے عبدالرحمن سے
کہا کہ اب کیا کام زرہون کا رہا اگر اونکو ڈالدوگے تو ہمارے بچا لینے مین بہت زر و مال
لوگے عبدالرحمن نے زرہون کو ڈالدیا اور امیہ و علی بن امیہ کے ہاتہون کو اپنی ہاتہون
مین لیا ناگاہ بلال نے وہ دیکہہ پائے اونکو دیکہتی ہی بلال چلائے اور کہا کہ یہہ ہی دشمن خدا
مسلمانون نے فوراً امیہ و علی بن امیہ کو قتل کیا جہنم مین بہیجا دیا۔

| | |
|---|---|
| اللہ کی قدرت کے تماشے دیکہے | سفاک ستمگار کے لاشے دیکہے |
| ظالم بہی نہ مظلوم کے ہم پلہ ہین | تولہ سے بہی کم تول مین ماشے دیکہے |

پس حضرت نے بعد فتحیابی جنگ لاشہ ہائے کفار چاہ بدر تیرہ و تنگ مین ڈلوائے
آپ خود پاس اوس کنوین کے آئے جناب رسول نے ہر مقتول کو اوسکے نام سے
پکارا اور یہہ حال بیان کیا سارا کہ جو خدا نے ہم سے وعدہ فرمایا اوسکو ہم نے پورا
پایا اور جو تمہارے لئے وعید تہی وہ تم پر خدا نے پوری کی حضرت عمرؓ نے یہہ بات گذارش
کی کیا نبی آپ اون اجسام سے کلام فرماتے ہین کہ جن مین جان نہین پاتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ اونکی سماعت کو تمہاری سماعت سے زیادہ پایا بعد فتح جنگ بدر
جناب والا قدر داخل مدینہ ہوئے باعث سرور سینہ ہوئے حضرت عثمان بحکم سرور
مرسلان بوجہ بیماری صاحبزادی رقیہ اپنی منکوحہ کے مدینہ مین رہگئے تہے اور حضرت
اون سے واسطے ملنے ثواب غزوہ کے کہہ گئے تہے چنانچہ اونکو حاضران بدر مین شمار

کیا اور ایک حصہ غنیمت کا اونکو دیا حضرت نے مدینہ مین حال وفات رقیہ با صفات
کا سنکر بہت غم کہایا اور اپنی دوسری صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان سے
فرمایا اسلیئے حضرت عثمان ذوالنورین کہلائے سوا اونکے کسی نے یہہ مرتبہ نہ پایئے
ستر اسیران بدرمین جناب عباس عم حضرت شامل تہے اور فی الواقع وہ لشکر کفار مین
بکراہت داخل ہوئے تہے اسلیئے حضرت نے فرما دیا تہا سبکو سنا دیا تہا کہ جو عباس کو
پائے وہ اونکو قتل سے بچائے سب نے یہہ حکم مانا اونکو قید کرنا مناسب جانا
حضرت عباس گرفتار رہا لوجہ سخت بندش دست ہا بہت کراہتے تہے حضرت اونکی
آواز کو سنکر بند دست کا ڈہیلا ہونا چاہتے تہے نہ آپ کو نیند آتی تہی نہ طبیعت
قرار پاتی تہی اک صحابی نے یہہ خبر پاکر سخت بند دست عباس کو نرم زیادہ فرمایا اور
حضرت نے بندش دست ہائے دیگر اسیران کو بہی کچہہ کشادہ کرایا جناب رسالت
مآب نے معاملہ اسیران بدرمین اصحاب سے مشورت کی حضرت عمرؓ نے یہہ رائے
مناسب دی کہ یہہ لوگ ایمۃ الکفر واجب القتل ہین نہ قابل ترحم نہ لائق فضل ہین
برائے قتل ہر قرابتی کو اوسکے قرابت دار کی حوالہ کیجیئے اور میرا قرابت والا مجکو دیجیئے
تاکہ محبت خدا و رسول الفت اقارب مخذول سے زیادہ ظاہر ہوجائے اور ہر شخص
اوسکا ماہر ہوجائے حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول خدا ان لوگون سے فدیہ لیجیئے اور
انکو چھوڑ دیجیئے شاید یہہ لوگ ایمان لائین اور فدیہ سے مسلمان تقویت پائین حضرت
نے فرمایا کہ اللہ نے کسیکا دل سخت کسی کا نرم بنایا یہہ کمال افضال ہے کہ حضرات
نوح و موسیٰ علیہما السلام سے حضرت عمر کی مثال ہے حضرت نوح نے کہا
رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا اور یہہ ہے کلام موسیٰ کلیم

ربنا اطمس علی اموالهم واشدد علی قلوبهم فلا یومنوا
حتی یروا العذاب الالیم یہہ جمال خوش خصال ہے کہ مثل حضرات ابراہیم
وعیسی علیہما السلام کے حضرت ابوبکر کا حال ہے یہہ ہے قول حضرت ابراہیم ۔
فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور الرحیم اور
یہہ ہے مقولہ حضرت عیسی حلیم ان تعذبہم فانہم عبادک وان
تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم چونکہ حضرت رحمۃ اللعالمین تہی
شفیع المذنبین ہتے اسلیئے رائے صدیق پسند آئی آپ نے باخذ فدیہ رہائی
اسیرون کی فرمائی فوراً عتابانہ آئی یہہ آیت خداوند علیم لولا کتٰب من اللہ سبق
لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم حضرت گریان ہوئے بہت پریشان ہوئی
اور یہہ کہا کہ اگر عذاب خدا یہان آتا تو فاروق اعظم اور سعد بن معاذ ہم رائے عمر محتشم کے
کوئی امان نہ پاتا چونکہ پہلے سے حکم خدا برائے معافی خطا اجتہادی کے تہا اسلیئے کوئی
مواخذہ مین گرفتار نہوا گہنگار نہوا اوسوقت مین ہیبت و رعب اسلام واجب تہا قتل
کفار ناکام مناسب تہا پہر شریعت مین حکم لینے فدیہ کا آگیا اور یہہ قرار پا گیا کہ جب نبی
خونریزی کفار غوی فرمائے تب اسیرون سے فدیہ لیا جائے جب حضرت
عباس سے فدیہ چاہا تو اونہون نے اپنی بے استطاعتی کو یون بنایا کہ اسے محمد ؐ اگر تمہارا
چچا سامنے قریش کے ہاتہہ پہیلائیگا تو ضرور شرمائیگا حضرت نے یہہ فرمایا کہ میری
خیال مین یہہ آیا کہ تم نے جو سونا ام الفضل اپنی بی بی کو دیا وہ کیا کیا حضرت عباس
نے کہا کہ بخدا تم نبی برحق ہو افضل انبیائے ماسبق ہو اوس سونیکی خبر کسیکو نہ
تہی ندائے اوسکی خبر تمکو دی حضرت عباس اوسیوقت ایمان لائے مراتب

عالی پائے حضرت عباس کے رہنے کی مکہ میں مصلحت تہی اسلیئے اونکو حضرت نے وہان رہنے کی اجازت دی جنگ بدر دوسرے سال ہجرت سے واقع ہوئی کفر کی قاطع ہوئی جملہ صاحبان بدر عالیقدر صحابہ مین افضل ہین اعظم واکمل ہین ایسے ہی ملائکہ حاضرین بدر کو دیگر ملائکہ پر فضیلت ہے افضلیت کی صریح یہہ باعث ہے کہ وہ جدال وقتال مین معاون رسول خدا رہے اور مدحت نبی باکمال مین مضامین ثنا کہے ۔

| | | |
|---|---|---|
| کیا شان نبی خلق مین ذیشان ہوئی<br>ہونا تہا عیان اوس سے نشان شوکت | | زیب ملک وزینت انسان ہوئی<br>وہ باعث تقویت ایمان ہوئی |

## غزوہ احد

چونکہ کفار بدکردار کو بوجہ شکست جنگ بدر کے اور بسبب قتل مقتولین بیقدر کے بہت ملال ہوا اور ادنکا حال وافرالاختلال ہوا تو اونہون نے بجہت انتقام بمقابلہ اہالیان اسلام لشکر کثیر ہزار تدبیر جمع کیا حضرت نے بدریافت حال فوج کشی دشمنان باسامان منشی اپنے لوگون کو مدینہ کے باہر لڑنے سے منع کیا اصحاب جانباز واحباب باناز نے مثل حضرات امیر حمزہ سعد بن عبادہ و دیگر اشخاص اوس وخزرج کے باہر مدینہ سے لڑنیکا اصرار کیا اگرچہ بعض انصار نے اس بات کا اظہار کیا کہ جب کسی لشکر نے مدینہ پر چڑہائی کی اور اہالیان مدینہ نے لڑائی کی تو ضرور مدینہ والون نے فتح پائی اور جو باہر نوبت جنگ آئی تو شکست سی ندامت اوٹہائی مگر اصحاب محمود حلین واحباب سید المرسلین نے اہتمام کثرت مبالغہ کیا کلام حجت بالغہ کیا کہ مدینہ سے باہر لڑینگے معاندین کی پیشقدمی مین اڑینگے حضرت نے بلا رضا دولتسرا مین جاکر سلاح جنگ بدن خوش رنگ پر آراستہ فرمائے اور دولت خانہ

باہر تشریف لائے پہر صحابہ نے کہا کہ اے رسول خدا اگر مدینہ سے باہر جنگ نامناسب ہے
تو ہمکو اندر مدینہ کے لڑنا واجب ہی آپ نے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ پہن آیا تو بلا حکم
پروردگار ہہتیار کہول نہین سکتا کچہہ بول نہین سکتا حضرت مدینہ سے باہر روانہ ہوئے
سامان شاہانہ ہوئے آپنے یہہ کہا کہ اے بندگان خدا اگر تم ثابت قدم رہو گے تو فتح نین
مقدم رہو گے المختصر کوہ احد پر ہر دو لشکر مقابل ہوئے جنگ کے قابل ہوئی پشت لشکر
اسلام پر دو پہاڑون کا اک شگاف تہا اوسکا اندیشہ کفار نا انصاف تہا اسلیئے عرضت
نے عبد اللہ بن جبیر کو اور پچاس تیر اندازان شیر کو اوس درے پر مقرر کیا اور بہ تاکید کید
کہدیا کہ ہماری فتح ہو یا شکست مگر تم تیار رہنا بالشت وہان سے نہ ہٹنا باہم نہ کہٹنا
پہر جنگ وجدال نے اشتعال پایا کافرون کو بالاستقلال جلایا شجاعان اسلام نے
ایسی داد مردانگی دی کہ ویسی دیکہی نہ سنی میدان کارزار خون کافران نابکار سے
لالہ زار ہوا ہر مجاہد باوقار قاتل کفار ہوا ہرچند کہ کفار کا اوس درے سے حملہ آیا مگر بوجہ
تیراندازی دلاوران غازی کے قابو نہ پایا آخر کار کفار بدکردار نے ہزیمت پائی
جب نوبت غنیمت آئی تو ہمراہیان عبد اللہ بن جبیر لوٹ مین مشغول ہوئے اگرچہ وہ
مانع حسب معمول ہوئے مگر کسی نے نہ مانا اپنا ضرر نہ جانا اونکے پاس دس کس باقی رہے یہہ کافی
رہے خالد بن ولید اوسوقت مین کافر تہے لور اونکی ہمراہی فراری اونکے ساتہہ وافر تہی
اونہون نے اوس درے سے حملہ کیا وقت کو نہ جانے دیا عبد اللہ بن جبیر معہ ہمراہیان
دلیر شہید ہوئے پہر پشت لشکر اسلام سے حملے شدید ہوئے مسلمان حیران ہو گئے نہایت
پریشان ہو گئے حضرت نے بہی زخم کہائے صدمے اوٹہائے رخ مبارک خون
آلودہ ہوا ہر کافر آسودہ ہوا دندان مبارک پیشین سنگ مردبیدین سے شہید ہو گیا

رنج وغم مزید ہوگیا ابن قمیہ اکفر نے سرور کے تلوار ماری بفضل الہی وہ ہوئی کاری مگر
حضرت بوجہ صدمۂ زخم شمشیر اور بہ سبب بار دو زرہ گرانبار کثیر اک غار مین گر گئے مگر کافر
وہان سے پہر گئے ابن قمیہ بدبخت یہ آواز سخت پکارا کہ مین نے محمدؐ کو مارا اونکو قتل کیا ہی غار مین
ڈالدیا ہے شیطان علیہ اللعن بصورت جعل بن سراقہ لشکر مین آیا اور اوسنے اس جہوٹی
خبر کو مشتہر کر لوگون کو بہکایا کہ محمدؐ مقتول ہوئے یہہ کلام نافرجام اہالیان اسلام سنکر
ملول ہوئے اکثر مسلمانون نے ہزیمت پائی کافرون مین جرأت آئی حضرات ابو بکر و عمر
علی و طلحہ و اسید بن حضیر وغیرہم رضی اللہ عنہم قایم رہے جان نثار سیدابرار دایم رہے
جب حضرت نے غار سے پہتر پر چڑہنے کا ارادہ کیا تو ضعف بدن اور بار ہر دو زرہ
تن نے نہ چڑہنے دیا آپ طلحہ کے کاندہون پر قدم میمنت لزوم رکہکر چڑہگئے طلحہ
کے مرتبے بڑہگئے حضرت اون سے رضامند ہوئے یعنی اوجب طلحۃ
کے دلپسند ہوئے جناب فاطمہ زہرا بتول عذرا وہان تشریف لائین حضرت کے
زخمون کو دیکہکر بہت گہبرائین پارچہ بوریا جلاکر زخمون مین بہردیا خدا نے خون بند
کردیا حلقہ خود رخسار نبی صاحب الجود مین گرڑگئے تہے گوشت و پوست مین اڑ گئے تہے
حضرت عبیدہ بن جراح نے ایک حلقہ بزور دندان خود جدا کیا اور باوجود ٹوٹ جانے
اپنے اک دانت کے اونہون نے شکر خدا کیا او ر دوسرا حلقہ بہی اونکی دانتون کی قوت
سے چہوٹا اونکا دوسرا دانت بہی ٹوٹا وہ آپ سے عفوی عمل کے متقاضی ہوئی حضرت اونسے
بہت راضی ہوئے یہہ روایت بصحت پائی کہ شہادت ہفدہ کس صحابہ کی نوبت
آئی حضرت امیر حمزہ بہی اس معرکہ مین شہید ہوئے او ر نیز شدائد شدید ہوئے اونہون
نے جنگ بدر مین جوہر شجاعت دکہلایا تہا بہت کفار کو مار کے جہنم پر آفت مین پہونچایا تہا

طعیمہ بن عدی اور عتبہ روی یعنی پدر ہند زوجہ ابوسفیان دشمن جان کو بہی قتل کیا تہا اوسکو
سخت رنج دیا تہا جبیر بن مطعم برادرزادہ طعیمہ اظلم حضرت امیر حمزہ سے عداوت رکہتا تہا ہند
شقاوت رکہتا تہا وحشی حبشی اوسکا غلام تہا حرب وضرب بن مشاق لاکلام تہا جبیر بن مطعم
نے بشرط قتل امیر حمزہ معظم کے وحشی سے وعدہ آزادی کیا تہا اور ہند نے بپیام انعام
بہ ابزادی دیا تہا وحشیانہ حالت وحشی سہتے بطمع نفسانی اوسکی بداندیشی بہی بخاری مین خود
وحشی راوی ہے اور بیان اوسکا اسپر حاوی ہے کہ مین نے میدان جنگ مین دیکہا
اور اوسکا مین نے کیا یہ دیکہا کہ امیر حمزہ صفدر مثل شیر ببر جنگ مین حملہ آور ہین اوشجاعین
اون کے چہرہ کی مانند خورشید عاور ہین اور وہ میری حضرت کو آستے ہین نشان
مردانہ دکہلاتے ہین مین وہان سے بہاگا جب گہبرا مبرا آگا تو مین اک پتہر کی آڑ مین
چہپا اونہون نے مجکو ندیکہا مین نے اپنا حربہ اونپر پہینک کر مارا وہ اونکی زیر ناف
لگا سارا وہ میری جانب جہپٹے دوچار قدم چلکر اونکی پانون رہ گئے وہ زمین پر گر سے پہر
میری طرف کو نہ پہرے جب مین اونکی پاس آیا تو مین نے اونکو مردہ پایا مین نے اپنے
ولکو سنبہالا اپنا حربہ نکالا جسوقت ہند نے خبر قتل حمزہ پائی تو وہ بہت خوشی سے نزد
نعش آئی ناک کان کاٹکر قطرات خون چاٹے اعضائے تناسل بہی کاٹے شکم پاک کو چاک کرڈالا
جگر حمزہ شہید اکبر کو نکالا اوسے اپنے دانتون سے چبایا شقاوت کا رنگ دکہلایا ابی بن خلف
سردار قریش تہا نہایت بداندیش تہا بانی فساد تہا حضرت سے عناد تہا اوسکو اپنی برائی
کا کچہہ خوف نہ رہا تہا اوس نے مکہ مین حضرت سے کہا تہا کہ تمہارے قتل کرنے کو مین نے
اک گہوڑا پالا ہے تمہارا قتل ہونے والا ہے آپ نے یہہ فرمایا تہا خوب سنا دیا تہا کہ ای
گمراہ انشاء اللہ مین تجکو قتل کرونگا تجہپر آفت سخت دہرونگا معرکہ احد مین وہ گہوڑی پرسوار ہوکر

بقصد سرور میدان پر خطر مین آیا گہوڑے سے کوخوب کودایا پہر بجانب حضرت ہوا راہی صحابہ نے
اوسکی مدافعت چاہی آپ نے اونکو ممانعت کی پہر صحابہ نے نہ مزاحمت کی جب وہ نزدیک حضور
آیا تو آپ نے آہستہ اوسکی گلے پر نیزہ لگایا اوسپر زخم خفیف بطور خراش آیا وہ بہت چلایا
بیقرار ہوگیا وہان سے فرار ہوگیا جب وہ اپنے لشکر مین پہونچکر چلاتا رہا لوگون نے اوس سے
کہا کہ تجہپر کوئی بڑا زخم نظر نہین آتا ہے توکسلیئے چلاتا ہے وہ بولا کہ اے جہلا مجکو محمدؐ نے
زخمی کیا ہے اجل نے مجہکو گہیر لیا ہے پہر وہ موضع سرف مین جاکر مرگیا دوزخ
مین وہ پر شر گیا - بیہقی نے روایت کی کہ عبداللہ بن عمر نے یہہ خبر دی کہ مین نے بطن
رابع مین ایک شخص کو زنجیرہائے آتشین سے بندہا پایا اور وہ میرے سامنے بہت چلایا
محافظ اوسکو ٹالتا تہا اور وہ پانی مانگتا تہا اوسکو پانی نہ دیا جاتا تہا اور سب کو خبردار
کیا جاتا تہا کہ یہہ کشتۂ پیغمبر ہے اُبی بن خلف الکفر ہے حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا نے
فرمایا کہ جب مین نے حضرت کو نپایا تو مجہے یہہ خیال آیا کہ خدا نے اپنے نبی کو بوجہ ناخوشی
کے یہان سے اوٹہایا اب لطف زندگی کیا ہے مرنا اولے ہے پہر مین تیغ آبدار لیکر انبوہ
کفار مین گہسا گروہ اشرار مین شور مچا اور میری ضربات شمشیر بُرّان سے غول
کافران پریشان ہوگیا ہر کافر خستہ جان حیران ہوگیا دفعتہً مجکو صورت حضرت
نظر آئی مین نے حیات تازہ پائی بعدہٗ ابو سفیان پکارا کہ آیا ہے تمہارا محمدؐ پیارا حضرت
نے کہا نہ دو جواب ذرا پہر پوچہا کہ تم مین ابو بکر ہین صحابہ نے عرض کیا کہ یا نبی کبریا
ہم کیا کہین آپ نے فرمایا کہ کچہہ نہ کہو خاموش رہو پہر بولا کہ ای مطیعان مصطفےٰ اگر
تم مین عمر ہون تو کہو حضرت نے کہا جواب نہ دو ابو سفیان چلایا خوشی مین آیا
کہ یہہ تینون مارے گئے اب جہگڑے سارے گئے حضرت فاروق نے جب یہہ

قصہ پایا تو اونکو بہت غصہ آیا اوسکو للکارا بہت جھجکارا اور یہہ کہا کہ ای دشمن خدا جو نہ لگائے
یہہ تینوں بندگان ربی الاعلا زندہ موجود ہین تیری یہہ خوشیان محض بے سود ہین
بحکم ایزد متعال تیری بلا کو نہ ٹالینگے تجکو رنج و عنا مین ڈالینگے الحمد للہ ابو سفیان نے بدعا
سردار کفار نے رسول پروردگار سے کہا کہ ہم لبسال آیندہ بدر مین تم سے لڑینگے
اب اس مخمصہ مین نہ پڑینگے آپ نے اسکو قبول فرمایا ابو سفیان جہول یہہ زبان پر
لایا کہ اُعل هبل بفرمان سید الورا صحابہ نے کہا اللہ اعلی و اجل ای اہل پہر ابو سفیان
نے زبان کو کہولا عُزی لنا ولا عزی لکم بولا حسب الارشاد رسول خدا اصحاب
باصفا نے کہا اللہ مولانا ولا مولا لکم ای مومنان اہل دین وای صاحبان
اہل یقین غزوہ احد مین جو قصور فرار مخلصان جان نثار سے بمقتضائے بشریت
نہ بہ نیت ہزیمت وقوع مین آیا اوسکو اللہ جل علی لہ نے معاف فرمایا چنانچہ آیۃ عفو
قرآن مین ہے نہ شکایت کسی حدیث سید المرسلان مین ہے جب مراجعت
کفار بسوئے مکہ پر بہار وقوع مین آئی تو سرور نے پہاڑ سے اونترکر رویت مقتولین
فرمائی ملاحظہ نوعیت امیر حمزہ سے حضرت کی عجب حالت ہوئی اور معاینہ کیفیت
دیگر شہدائے احد سے آپکو بہت ملالت ہوئی مقتولوں کو بلا غسل و کفن
بلباس خون آلودہ تن دفن کیا دو دو شہیدون کو ایک ایک قبر مین تہ دفن
امن دیا پہر حضرت نے مدینہ مین قدم رنجہ فرمایا عاشقان رسول خدا و مشتاقان
نبی الورا نے اطمینان پایا بی بی کبشہ انصاری بنت رافع جو یان حال سید الابرار
تہین مشتاق دیدار تہین جب اونہون نے رونق افروزی حضور کی خبر پائی
تو اونکے دل مین بہت خوشی آئی بے تابانہ دوڑکر بکمال فیضان خدمت بابرکت

پایا جمال جہان آرا و یکہکر کل حصیبۃ بعدك یارسول الله حلل زبان پر آیا
عمر بن معاذ اون کے پسر سعادت سے ممتاز ہوئے تہے عہد مین شہادت سی سرفراز
ہوئے تہے حضرت نے کبشہ سے اونکی تعزیت کی اور جنت کی بشارت دی کبشہ نے
کہا کہ اے رسول خدا جب یہہ حال ہے تو پہر کیا ملال ہے آپ آیندہ کے لئے دعا فرمائین
تاکہ ہم فایدہ پائین آپ نے اللھم اذھب حزن قلوبھم واجر مصیبتھم فرمایا
یہہ کبشہ کو خوش آیا شہداء احد نے بڑے مرتبے پائے خدا نے اپنے نزدیک شہداء
زندہ فرمائے وہ مردہ نہ سمجھے جاتے ہین رزّاق مطلق سے رزق پاتے ہین چنانچہ
جل علا نے برائے تسکین اقارب شہدا کے قران مین لاتحسبین الذین قتلوا
فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتٰھم الله
من فضله فرمایا شہیدون کا رتبہ بڑہایا حدیث مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ خداوند
تعالے نے ارواح شہدا کو قالب مرغان سبز خوشنما مین داخل فرماتا ہے اونکو گلستان
جنت الماوا اور بوستان بہشت پر فزا مین اوڑاتا ہے اور وہ میوہائے خلد برین
اور نعمتہائے فردوس نگارین کہاتے ہین اور سلسبیل جوئبار آب انہار خوشگوار نوش
فرماتے ہین اور رات کو قنادیل طلا مین زیر عرش مولا رہتے ہین ہر دم ثنائے خدائے
جل علی کہتے ہین ہر چند کہ مشہور عوام ہے مذکور انام ہے کہ واقعہ احد جو ہوا ہون
شعبان کو وقوع مین آیا اور حضرت نے بوجہ شکستگی دندان شریف کے حلوا کہایا
مگر یہہ غلط بیان ہے کہین تواریخ مین نہ اسکا نشان ہے یہہ غزوہ سال دوئین ماہ گیارہون
شوال مین واقع ہوا قول مورخین اختلال کا دافع ہوا البتہ حضرت نے شب برات
مین شہداء احد اور اموات کے لئے استغفار فرمائی سبکو اوس مین امنوہا استغفار

ثمرنی لازم آئی جب مدینہ مین نوبت قیام حضرت آئی تو خداوند نعمت بابرکت نے یہہ خبر پائی
کہ ابوسفیان اپنی حرکت سی پریشان ہوا اور مراجعت سے پشیمان ہوا بہت حیران رہتا ہی
وہ نادان کہتا ہے کہ ہم لڑائی مین غالب بدرستی آسے پہر قتل محمد مین کیون سستی
لائے اب وہ اپنے ساتہہ لشکر لاتا ہے بہت جلد یہان آتا ہے حضرت کو یہہ سنکر
تعجب آیا پہر آپ اپنے معہ لشکر ہمراہی مجروحان احد قصد تعقب فرمایا جو لوگ زخم یافتہ
جان باختہ متابعت خدا مین تہے اور معیت خیر الورا مین تہے اونکی شان حق نشان
مین فرماتا ہے خداوند کریم الذین استجابوا للہ والرسول ما بعد
ما اصابہم القرح للذین احسنوا منہم واتقوا اجر عظیم
ابوسفیان بدریافت اس حال خیر المآل کے گہبرایا اور اوسکے ہمراہیون نے اوسکو ڈرایا
کہ فتح مشہور ہوگئی ہے بلا سر سے دور ہوگئی ہے ایسی بات نہ کیجائے کہ جس سے پہر
آفت آئے ابوسفیان بطرف مکہ معظمہ فرار ہوا اوسکو نہ اکدم قرار ہوا حضرت نے چند
منازل تعقب کیا اور ابوسفیان کے بہاگنے پر تعجب کیا آپ نے منزل حمراء الاسد
سے بجانب مدینہ منورہ رجوع فرمایا اسلیئے یہہ غزوہ حمراء الاسد کہلایا جب ابوسفیان
سردار کافران بموجب اپنے قول پر خلل کے واسطے جنگ وجدل کے احد سے
بسال آیندہ بدر پر بمجال ضرر یابندہ نہ آسکا اور نہ کوئی قابو پاسکا تو اوس نے
بصد ملال بایں خیال کہ محمد خیر الانام سے ندامت نہ ہو اور اہل اسلام سے خجالت نہ ہو نعیم
ابن مسعود مرد نامحمود کو مدینہ بہیجا اور اوسکو تلائین باتین بیجا اوس کذاب نامراد نے حسب
فہمائش ابوسفیان ناشاد کے کہا کہ اے مسلمانان باوفا ابوسفیان مدینہ کو آتا ہے اور اپنے
ساتہہ لشکر کثیر لاتا ہے مسلمانون نے یہہ سنکر حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہا

اور جناب رسول خدا مع لشکر جرار بقدر ڈیڑھ ہزار مردان ظفر پیکر بدر کو گئے چند روز وہان رہے ابو سفیان خوف سے ٹہر ا اور وہان نہ آیا اصحاب نے وہان کار تجارت فرمایا و چند نفع پایا بحمدہ حضور پس مرور چند ایام فرخندہ فرجام خوشحال بلا جدال واپس آئے آپنے سجدات شکر قاضی الحاجات ادا فرمائے یہہ آئین بہہ آیات مبین خداوند علیم الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم

| | |
|---|---|
| جو کار خوش انجام بتائید خدا ہو | بیجا ہو وہ کام بہر حال بجا ہو |
| جس امر مین ہو رحمت خلاق دو عالم | ہر طرح صواب اوس مین ہرگز نہ خطا ہو |

## غزوہ بنی نضیر

مدینہ مین یہود کمینہ سے جو بنی قریظہ و بنی نضیر رہتے تھے اور وہ باہم مشیر رہتے تھے بیرون مدینہ محلجات جدا گانہ مین رہتے تھے اور حضرت کو رفیق زمانہ مین کہتے تھے آپ سے عہد و پیمان کیا تہا یہہ اطمینان دیا تہا کہ ہم تم سے موافق رہینگے ہر بات تمہاری بات کی مطابق کہینگے بدخواہی نہ کرینگے تمہارے دشمن کی پشت پناہی نہ کرینگے عمر بن امیۃ ضمری نے دو مشرک بنی عامر کو قتل کیا تہا اور عامر بن طفیل نے بوجہ معاہدہ امن کے ادائے دیت کا حضرت کو پیام دیا تہا آپنے برائے مشورہ دیت محلہ بنی نضیر مین تشریف ارزانی فرمائی جب لوگون سے نوبت گفتگو آئی تو اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ ای سید الورا تمنے ہمارے یہان قدم رنجہ فرمایا ہے ہمکو یہہ لازم آیا ہے کہ ہم آپکو کہانا کہلائین جب ہم

تمہاری ضیافت سے فراغت پائین تب اس معاملہ مین کلام کرین اور جو مناسب ہو
وہ کام کرین پہر حضرت کو زیر دیوار بٹھلایا اور اون سنگین دلون کے قالب پر غضب
مین یہہ سمایا کہ ایک پتھر دیوار سے لڑہکا کر حضرت کو قتل کیا جائے کسیکو اس مین دخل نہ
دیا جائے وہ ملاعین بدرین اس فعل پر کین کے کرنے کو طیار ہوئے فورًا بحکم رب جلیل
حضرت جبریل نمودار ہوئے اور حضرت کو ارادہ مشرکان بدعہد اور مشاہدہ سامان جلادو
جہد سے آگاہ کیا آپنے شکر اللہ کیا اور نیت خبث طویت ظلوم وجہول سے ایسے حضرت
گہنٹے جیسے کوئی دشمن سے گہنٹا ہے اور وہان سے باین کیفیت اوٹھے جیسے کوئی
تقضائے حاجت کو اوٹھتا ہے پہر حضرت اپنے مکان جنت نشان مین رونق افروز
ہوئے اصحاب خیریت جناب رسالت مآب سے مسرت اندوز ہوئے حضرت نے
حکم دیا کہ بنی نضیر نے بہ قاعدہ حاسدانہ بارادہ فاسدانہ نقض عہد کیا دس روز کے
اندر وہ یہان سے نکلجائین پہر نہ آئین اگر بعد مہلت نہ جائینگے تو سزا پائینگے گردن مارے
جائینگے ضرر سارے اوٹھائینگے یہود مخالف سید ابرار ہوئے لڑنے کو طیار ہوئے حضرت
نے اونپر لشکر کشی فرمائی اونکو دہشت وہیبت سے غشی آگئی اونہون نے بنی قریظہ کی
مدد چاہی بنی قریظہ نے بلحاظ عہد اونکی اعانت نہ چاہی امداد سے انکار کیا اونکو بہت
بیزار کیا جب لشکر پیغمبر نے اپنا رخ اونکی طرف کو پہیرا تو اون کے قلعون کو گہیرا اونکو
بہت تنگ کیا خراب بیدرنگ کیا اور بموجب فرمان سرور مرسلان اون کے
درختان خرما کاٹے خارہاسے قلوب یہود غمون سے پائے بعض صحابہ نے
درختان قسم عمدہ قطع کئے اور بعض نے اقسام ناقص کے کاٹ دئے
ہر دو اعمال خیر المآل بحسن نیت اصحاب حضرت اللہ کو پسند آئے خدا نے یہہ امور

ما قطعتم من لينة او ترکتموها قائمة علىٰ اصولها فباذن الله وليخزي الفاسقين فرمائے بخاری مین کچہہ درختونکا جلادینا پایا حضرت حسان بن ثابت نے اوسکے بیان مین یہہ شعر فرمایا۔

| دھان علیٰ اسراۃ بنی لوی | | حریق بالبویرۃ مستطیر |
| --- | --- | --- |
| سردار بنی لوی پر آتش کا لگانا ہُوا | | آسان تہا بویرہ مین تہا شعلونکا اوٹہنا |

جب بنی نضیر عاجز آئے تب یہہ درخواست زبان پر لائے کہ ہمکو یہان سے جانے دو ہمارے نکلجانے کے مانع ہو حضرت نے کہا کہ یہہ امر اس شرط پر رہا کہ سب ہتیار اپنے یہان چہوڑو جہان چاہو اپنے مونہہ کو موڑو جسقدر اسباب تمہاری چوپایون پر جا سکے لیجاؤ اپنا رخت ادبار یہان سے اوٹہاؤ چنانچہ حسب فرمان خاتم پیغمبران یہود بنی نضیر جلاوطن ہوئے ذلیل وخوار گرفتار آزار پر محن ہوئے خیبر وشام اور دیگر مقام مین بسے لوگ اونکی حالتون پر ہنسے اللہ تعالےٰ نے اس قصہ کو قرآن مین فرمایا اور ذکر اسکا حدیث شریف مین آیا۔

## غزوۂ خندق

جنگ خندق کا مختصر یہہ ماجرا ہے مورخین نے لکہا ہے کہ حیی بن اخطب بنی نضیر تہا قوم یہود مین بہت شریر تہا مدینہ سے جلاوطن ہوکر خیبر مین رہتا تہا رات دن یہہ کہتا تہا کہ مسلمانون سے انتقام لونگا اونکو تکالیف وآلام دونگا بالآخر وہ کافر معہ چند مفسدین اہل شر قریب بیست نفر مکہ کو گیا وہ بےحیا اہل قریش سے ملا او حضرت کا گلہ کیا جب ترغیب مجادلہ اور وعدۂ امداد کا مبالغہ زیادہ کیا کفار قریش کو بہر مقابلہ آمادہ کیا ابو سفیان بالہوس چار ہزار کس فراہم لایا قبائل غطفان واسد وسلیم کو لشکر مین ملایا سب کفار دس ہزار جمع ہوکر مدینہ کو

چلے آتش غضب مین جلے جب یہہ خبر حضرت خیر البشر نے پائی تو آپ نے صحابہ سے
مشورت فرمائی حضرت سلمان فارسی نے کہا کہ اے رسول خدا ملک فارس مین یہہ
قاعدہ ہے بہت پرفائدہ ہے کہ جب لشکر بسیار بہر کارزار کسی شہر پر چڑہتا ہے تو گرد
شہر خندق کہود کر شہری اوسکی پناہ مین لڑتا ہے حضرت کو یہہ رائے پسند آئی اور خندق
کے کہودنے کی تجویز بجانب کوہ سلع فرمائی اور بہ جانب مین عمارتین مستحکم تہین دیوارین
حفاظت کو نہ کم تہین اسلیئے یہہ غزوہ غزوۂ خندق کہلایا اصل مین نام اسکا غزوۂ احزاب
مصدق پایا حضرت خود خندق کہودنے مین مصروف تہے اور مہاجرین و انصار اوسکی
کہودنے کی محنت و مشقت مین بسیار موصوف تہے حضرت نے بوجہ شدت گرسنگی کے
شکم پاک پر پتہر باندہے تہے اور خندق کہودنے سے آپ کے سست ترک دی تہے
حضرت جابر نے آپکی دعوت کی حضرت نے قبول ضیافت کی ایک ہزار مردمان ہمراہ سید
المرسلان تہے جابر بسبب تہوڑے ہونے طعام کے حیران تہے آپکے آب دہن مبارک
نے یہہ رنگ دکہلایا کہ تہوڑا کہانا کافی پایا حضرت نے تناول فرمایا اور سب نے خوب سیر
ہوکر کہایا اور کہانا بدستور باقی رہا اسکو معجزہ نبی کہا پہر خندق مین نکلا ایک پتہر وہ پتہر تہا
ایسا سخت تر کہ صحابہ سے نہ ٹوٹا آخر کو وہ اون سے چہوٹا حضرت وہان تشریف لائے
اوسکو دیکہکر آپ نہ گہبرائے حضرت نے ایک آہنی آلہ دس پر مارا ٹوٹا اوسکا اک پارہ اوس مین
ایک بجلی نکلی چمک مین تہی وہ چوڑی چکلی حضرت کو ملک شام نظر آیا آپ نے یہہ فرمایا کہ خدا نے
مجہکو ملک شام دیا بڑا انعام کیا ایسے ہی دوسری بار مکانات ملک فارس رشک چمن
اور تیسری بار عمارات ملک یمن نظر آئین برق سنگ نے عجب کیفیتین دکہلائین حضرت
نے وہی باتین ظاہر کین کہ اللہ نے یہہ اقالیم مجہکو دین چنانچہ اس پیشین گوئی کا بخوبی

وقوع ہوا کہ ان ملکون کا تصرف مطبوع بسوی مسلمانان رجوع ہوا ملک یمن دخل مین خود
حضرت کے آگیا تہا مگر کچہہ خلل پا گیا تہا بعد وفات سرور کائنات عہد صدیق باصفات مین
وہ صاف ہوگیا اوس کا اہل سیر مین اعتراف ہوگیا ملک فارس وشام بعہد خلفا ئے
نیکنام قبضۂ اہل اسلام مین آئے مسلمانون نے یہہ سب ملک پیشین گوئی نبی علیہ السلام
مین پائے وہ پہتر ضربات سید السادات سے پاش پاش ہوگیا آپکا ہر لشکری بشاش
ہوگیا یہہ قوت بازوے احمدی تہی یہہ طاقت عطیۂ ایزدی تہی جب حی بن اخطب اوس
قہر وغضب جس تہا لیش ابو سفیان پر لعب بجہت موافقت جملہ بنی قریظہ بد قسمت
مین داخل ہوا تو کعب سردار بنی قریظہ کو اولا اوسکے آنے سے ملال حاصل ہوا حتی کہ
اوسکو بنی قریظہ نے اپنے مکانون مین نہ آنے دیا اور دروازون کو بند کرلیا اور اوسکی آواز
سنکر یہہ کہا کہ نحوست شعار عقوبت آثار تیری برائی کا اثر یہہ رہا کہ تو نے اپنی قوم کو تباہ اور
برباد کردیا اب یہان ہمارا استیناس کرنے کو آیا بدرجہ اخیر اوس مکار نے بہ مکر وتدبیر
اپنی تقریر ونرم گفتار سے بنی قریظہ کو پہسلایا اور دروازون کو کہلوایا بنی قریظہ نے نقض
عہد با خیر الانام کیا اور اتفاق با کفار بد انجام کیا سب بنی قریظہ مخالف رسالت مآب ہے
موافق احزاب ہوئے جب خندق بہ ترتیب مرتب ہوگیا اور ہر طبق تہذیب مہذب ہوگیا
تو لشکر ظفر پیکر اوسپر لقواعد قیام پذیر ہوا اور اہتمام جنگ با تیر وتفنگ بفواید کثیر ہوا
مشکوٰۃ شریف مین حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک نوجوان انصاری
کی یہہ عجیب حکایت ہے کہ نشین مکان ابو سعید خدری مکان اوسکا بنا ہوا تہا اور اوسکا
بیاہ نیا ہوا تہا جب وہ حضرت سے اجازت پاتا تہا تو دوپہر کو وہ اپنے گہر جاتا آتا تہا
ایک روز وہ اپنے گہر کو چلا اوس سے حضرت نے کہا کہ تو ہتیار لیجا مجہکو بنی قریظہ

کا ہے خطرہ اوس نے اپنا نیزہ لیا اتباع حکم نہی کیا اوس نے اپنی بی بی کو دروازہ پر کھڑا
پایا اوس نے بتقاضائے غیرت اور باقتضائے حمیت اپنی بی بی کے مارنے کو
نیزہ گھمایا اوسکی بی بی بولی نکرو جلدی گھر مین جاؤ یہہ دیکھہ آؤ کہ مجھکو گھر سے کس نے
نکالا ہے کسکا پڑا پالا ہے جوان نے گھر مین جاکر دیکھا کہ اک سانپ بستر پر ہے
بیٹھا جوان نے اوس مار زہردار پر نیزہ مارا اور اوسکو نوک نیزہ سے اوبھارا سانپ نے
مارا سپاٹا فوراً جوان کو کاٹا دونون کو موت آئی تقدیم و تاخیر اونکی نہ پائی صحابہ نے سرور کائنات
سے کہا یا مستجاب الدعوات دعا فرما کہ جوان زندہ ہوجاسے زندگی تازہ پاے آپنے فرمایا کہ اب
یہہ لازم آیا کہ جوان کو بہ تجہیز و تکفین دفن کروا ور کچھہ نہ کہو حضرت نے یہہ بہی ارشاد کیا سبکو
بتا دیا کہ مکانات مین جو سانپ نظاہر رہتے ہین اونکو مار عوام کہتے ہین اگر کوئی سانپ مکانمین
سے نکل آئے تو دیکہتے ہی وہ نہ مار ڈالا جاسے اگر تین دن تک اوسکو نکلنے سے منع کیا جاسے
تو پھر نکلتے ہی اوسکو مار دیا جاسے المدعا عساکر اعدا بمقابلہ لشکر رسول خدا متصل خندق
باصفا براسے وغاٹہیر اغازیان جانباز و شجاعان سرفراز اور مبارزان خوش انداز و دلاوران
دلنواز کے نہا سر سپہر اکفار نے تیر و سنگ سے نہ شمشیر و تفنگ سے لڑنا شروع کیا اور خندق
پر حلون کا منحصار جوع کیا کفار حلے کرتے رہے اور غازیان منصور بہی پتہرون سے
لڑتے رہے مسلمان حلون کے دفع کرنے مین مشغول رہے کافران اپنے کام مین
مجہول رہے جب کافرون نے یورش دفعۃً یکبار کی تو اوسکی مدافعت مین حضرت
نے کوشش بیشمار کی آپنے اوس سے مہلت نپائی نہ فرصت میسر آئی تو ظہر سے
عشا تک کی نمازین حضرت کی قضا ہوئین پہر وہ علی الترتیب ادا ہوئین ایک بار حضرت کی
نماز عصر قضا ہئی آپنے کافرون کو بد دعا کی ملا اللہ بیوتہم و قبورہم نارا

کما شغلونا عن الصلوٰۃ العصر خدا نے اس آیۃ مین نماز وسطی کا کیا
حصر حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ مفسرین نے دونون طرح
لکھا اگرچہ نماز وسطی مین اختلاف ہی مگر نزد حنیفہ نماز عصر کی ترجیح صاف ہی کہ فجر وظہر نماز
روز ہین اور مغرب وعشا نماز شب راحت اندوز ہین اور وسطی عصر ہے اسکی فضیلت مین
نہ کوئی قصر ہے حدیث مین آیا ہے صحیح پایا ہے کہ جو فوت نماز عصر سے باخسارت ہوا تو گویا گھر
اوسکا غارت ہوا عمر بن عبد ود پہلوان قوی تہا شجاع دعوی تہا برابر ہزار مرد کے شمار کیا جاتا تہا
اوس کے مقابل کوئی نہ آتا تہا ایکبار قافلہ قریش مین اوس نے تنہا پچاس قزاقون کو بھگایا
تہا لوگون مین نام پایا تہا اوس نے جنگ بدر مین زخم کہایا تہا وہان سے بھاگ کر اپنے گھر
آیا تہا اوس نے عہد کیا تہا سبکو سنا دیا تہا کہ جبتک محمدؐ سے انتقام نہ لونگا اپنے سر پر تیل نہ ملونگا
وہ اکفر مدہوش بہزار جوش وخروش خندق پر آیا اور جائی تنگ خندق سی گہسکر شور مچایا کہ کوئی
مبارز جانباز ہے اپنی موت کا ہمراز ہے میرے مقابل آئے اپنی جان سے جاسکے جناب
رسالت مآبؐ نے حضرت حیدر کرار صفدر جرار اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کو بلایا اور
بمقابلہ کافر متکبر و پر نخوت کے مبارزت کے لئے فرمایا اور ذوالفقار سید ابرار کو دی اوراونکے
حق مین بجناب قادر مطلق غلبہ وحفاظت کی دعا کی جب حضرت شیر خدا شہسوار میدان
لافتی اوسکے مقابل آئے تو اوس نے حضرت علی مرتضی کو دیکھکر ٹہٹہے اوڑائے اور یہہ کہا
کہ کیا تمکو اسکا خیال نہ تہا کہ جان جائیگی پہر نہ آئیگی آگے نہ بڑہو اپنے مرنے سے ڈرو تم لڑکے ہو
کیون ایسے بہڑکے ہو کیا تم پر ہاتہہ ڈالون کیا اپنا حوصلہ نکالون تمہارے باپ ابوطالب
میرے دوست تہے اک جان دو پوست تہے تم میرے بہتیجے ہو نہ بے نتیجے مین تمہارا
قتل کرنا نہین چاہتا اپنے ذمہ الزام دہرنا نہین چاہتا حضرت علی نے کہا اے دشمن خدا

مین چاہتا ہون اور یہہ بہتر پاتا ہون کہ برائے رضائے الٰہی تجکو تیری تباہی دکھلاؤن اور تیرا سر کاٹ کر تجکو جہنم پہونچاؤن پر علی ولی نے قدم آگے بڑہایا اوس ملعون کو بڑ غضب پایا اوسنے شمشیر آبدار حیدر کرار پر چلائی صفدر نامدار نے اوس وار کو سپر پر روک کر اپنی جان بچائی سپر سر در کٹگئی اور وہ تیغ بیدریغ سر اقدس تک پہونچکر پلٹ گئی حضرت شاہ مردان شیر یزدان نے ذوالفقار برق وار سے بضرب سخت اوس بدبخت کا سر اوڑایا اور وہ سر بے سر کٹکی قدم پر پڑا پایا جب نعرہ الله اکبر بلند ہوا تو لشکر اسلام سنکر بہت خورسند ہوا کفار احزاب کے چھکے چھوٹے دل خراب اشرار پر عتاب کے ٹوٹے نعیم بن مسعود ایک جوان بیٹے عزیز قبیلہ غطفان سے تہے بحضور سید مرسلان حاضر آئے اور بفور فیضان سرور پیغمبران نقود ایمان وافر پائے اونہون نے جناب رسالت مآب مین یہہ امر عرض کیا کہ ای رسول کبریا اگر اجازت ہو اور غلط بیانی کی مجھکو نہ عقوبت ہو تو مین قریش اور بنی قریظہ مین مخالفت کرادون تفرقہ ڈلوادون آپنے اجازت فرمائی نعیم نے یہہ بات مناسب پائی کہ اول بنی قریظہ مین گئے بہت باتین اونکی بطوعی کی کرتے رہے پہر اور مشورے کئے آخر یہہ خبر دی کہ اب قریش وغطفان سے تمہاری موافقت ہے اور محمد سے مخالفت ہے اگر قریش محمد سے فتح نہ پائین اور پہر جائین تو پہر تمہارا کیا حال ہوگا تمکو تنہا مقابلہ محمد کا محال ہوگا محمد تمکو برباد کردینگے تمہارے گہرون کو بے بنیاد کردینگے بنی قریظہ نے کہا کہ اسے خیر خواہ بنی ہدایہ تمہاری اچھی تقریر ہے پہر اسکی کیا تدبیر ہے نعیم نے فرمایا میری رائے مین یہہ آیا کہ دو چار سرداران قریش وغطفان یا اولاد نمبر گروہان کو طلب کرو اور اپنے پاس رکھو اگر محمد تمپر چڑہائی کرینگے تو ضرور وہ بضرورت حفاظت اپنے سردارون یا اولاد سر گروہون کے اگر محمد سے لڑائی کرینگے اگر قریش اسکو قبول کرینگے اور تمہاری

بات کو اپنی خاطر مین نہ لینگے تو تمہارے مخلصان و دوست ملی ہین ورنہ بے مغز دوستی
استخوان پوست لگی ہین یہود کو یہہ صلاح پسند آئی اور قریش کو پیغام کی ٹھیرائی پہر نعیم
قریش کے پاس گئے بہت باتین خلوص کی کرتے رہے باظہار خیرخواہی یہہ بات ظاہر کرنی
چاہی کہ ہمنے خبر پائی ہے یہہ خبر صحیح آئی ہے کہ بنی قریظہ پردہ محمدؐ سے اتفاق رکہتے ہین
باہم اخلاق رکہتے ہین مگر محمدؐ کہتے ہین مصر رہتے ہین کہ اگر تم کچہہ سرداران قریش کو گرفتار
کرادوگے اور ہمارے پاس پہونچادوگے تو ہمارا دل تم سے صاف ہوجائیگا قصور نقض عہد معاف ہوجائیگا
اگر بنی قریظہ کوئی بیان سبب کرین اور کچہہ آدمی تم سے طلب کرین تو تم ہرگز اونکا
کہنا قبول نکرلینا نہ کسی آدمی کو دینا نعیم نے بنی غطفان سے بہی وہی حال کہا
جسکا قریش سے قیل و قال رہا قریش نے بنی قریظہ کو پیغام دیا کہ بہت عرصہ تک
یہان قیام کیا اب تم ہماری مدد کو آؤ دیر نہ لگاؤ تاکہ ایکباری حملہ کرین اور خوب
لڑین بنی قریظہ کی قریش سے وہی گفتگو آئی جو نعیم نے بتلائی قریش نے نعیم کو سچا
جانا بنی قریظہ کا کہنا نہ مانا اور یہہ جان لیا خوب پہچان لیا کہ بنی قریظہ کا محمدؐ سے اتفاق ہے
ہم سے نفاق ہے بنی قریظہ نے سمجہا کہ نعیم نے سچ کہا قریش ہمارے دوستدار نہین
حقیقت مین وہ یار نہین بنی قریظہ اور قریش مین ناموافقت ہوگئی بلکہ مخالفت ہوگئی
حدیث مین آیا نبی نے الحرب خدعة فرمایا یعنی لڑائی فریب ہے مگر اسمین
نہ کچہہ عیب ہے اوس سے نہ گناہ ہوتا ہے نہ گمراہ ہوتا ہے اگرچہ اس مین ثواب ہے
مگر خلاف عہد ناصواب ہے جب لشکر کفار کو زیادہ مدت گذر گئی اور ناموافقت
بنی قریظہ پر نظر گئی اور سخت سردی نے ستایا تند ہوا نے خیمون کو اوڑایا سر کفار پر
سراسر بلائے صرصر آئی گہوڑون نے چہوٹ کر شورش مچائی تو قریش اضطراب بہت

گھبرائے اپنی زندگی سے تنگ آئے عزم مراجعت بالجزم ہوگیا ازالہ دلولہ زم ہوگیا حضرت نے ایسے وقت مین برائے خبر احزاب حذیفہ بنی الیمان خوش خطاب کو مامور فرمایا جب اُنہون نے امر حضور پایا تو فورا روانہ ہوئے مصروف شادیانہ ہوی اونکو آپکی دعا سے محفوظی سے سردی کا کچھہ اثر نہ معلوم ہوا بلکہ ایسا مفہوم ہوا کہ بہت آرام مین ہین گویا حمام مین ہین حضرت نے فرمادیا تہا خوب سمجہا دیا تہا کہ نہ کسی پروار کرنا نہ کسیکو خوار کرنا جب حذیفہ ذیشان قریب خیمہ ابوسفیان گئے تو اوسکو دیکھتے رہے کہ وہ آگ سے تاپ رہا ہے وہان تنہا آپ رہا ہے اونہون نے تیر کا مارنا ابوسفیان پر اپنی نیت مین پایا مگر بخیال ممانعت حضرت اسکا قصد نفرمایا پہر ابوسفیان نے اپنے لشکر سے کہا کہ بوجہ آفتون کے یہان کا رہنا مناسب نہ رہا یہان سے کوچ کرو مصیبتون مین نہ مرو حذیفہ نے بحضور سرور مرسلان یہہ بیان کیا اور سب باتونکا نشان دیا لشکر کفار اوسی رات روانہ ہوگیا امور قدرتی کا اک بہانہ ہوگیا اس غزوہ کا سورہ احزاب مین ذکر آیا اور اس آیۃ مین یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا و جنودا لم تروہا ذکر بلا فکر پایا اور یہہ بہی مذکور تہا کہ گروہ ملائکہ برائے دفع لشکر کفار مامور تہا بفحوای حدیث نبی الآن نغزوہم ولا یغزوننا کے کفار غوی اپنا لشکر بہ مقابلہ سرور نہ لائینگے حضرت غزوہ فتح مکہ مین اونپر فوج کشی فرمائینگے۔

کیا خوب حق نشان ہے شان محمدی
شایان شان کل ہے نشان محمدی

اول ہے وقت احمدی باطن مین واقعی
ظاہر مین آخری ہے زمان محمدی

خالق نے حفظ جان کیا ہر مقام پر
پیاری بہت خدا کو تہی جان محمدی

| | |
|---|---|
| ہوتی رہین فتوح بہ تائید کبریا | منظور تہا ندب کو زبان محمدی |
| ہرگز نہ اہل دین کو تہا کفار کا خطر | کافی تہی اونکو امن و امان محمدی |
| ہے یہہ غلط کہ جنت ارضی محال ہے | فردوس ہے زمین پہ مکان محمدی |

ثاقب نہ کیون سخن مین ہو اعجاز مصطفیٰ
معجز نبیان رہی ہے زبان محمدی

## غزوہ بنی قریظہ

حضرت رسالت مآب بعد فتح غزوہ احزاب دولت سرا برکت نما مین تشریف لائے اور وہان آکر نہائے اوسوقت جبریل جلیل آئے حضرت کو تحیۃ وسلام پہونچائے اور یہہ بولے کہ یا نبی اللہ ہمنے ہتیار کہولے ہم کمربستہ ہین نہ دل شکستہ ہین بتعمیل حکم کبریائی کرو بنی قریظہ پر چڑہائی کرو حضرت نے فوراً لشکر تیار کیا اور یہہ فرمادیا کہ بہت جلد آگے بڑہو نماز عصر محلہ بنی قریظہ مین پڑہو اثنائے راہ مین آفتاب قریب غروب ہوا اور نزد بعض یہہ امر نماز مقصود تعجیل مین محسوب ہوا اسلیئے بعض نے راہ مین نماز ادا کی بعض نے قضا کی محلہ بنی قریظہ مین قضا پڑہی دونون پر رحمت بڑہی چونکہ یہہ ارتکاب خطائے اجتہادی تہا نہ جرم ارادی تہا اسلیئے حضرت نے نہ کسی پر عتاب کیا نہ کسیکو کوئی خطاب دیا الغرض حضرت نے عجلت سے بنی قریظہ کو گہیرا اور سختی نے اونکو سستی کی طرف پہیرا پہر بنی قریظہ کا عجب ڈہنگ ہوا اون کے سب ہم ردیفون کا قافیہ تنگ ہوا بنی قریظہ عاجز آئے اپنے قلعہ سے نہ اوترنے پائے — ابو لبابہ انصاری صحابی تہے بنی اوس کے خطابی تہے بنی قریظہ کا اون سے مشورہ رہا آخر کو بنی قریظہ نے اون سے کہا کہ ہم اس شرط پر قلعہ سے

اوترآئین کہ جو رسول خدا فرمائین ہمکو وہ قبول ہے ابو البابہ نے کہا کہ یہہ بات معقول ہے پہر اونہون نے اپنی گردن پر ہاتہہ رکہا یہہ اشارہ حکم قتل کا تہا جب اونہون نے خیال کیا تو اس بات کا بہت ملال کیا کہ مین نے خدا ورسول کی خیانت کی اپنی لیئے بہت ملامت کی مسجد نبوی مین آکر ستون سے بند ہے مناجات جناب قاضی الحاجات سے سدہے پندرہ روز تک بند ہے رہے اور یہہ کلمات کہے کہ جبتک غفار میری توبہ باستغفار قبول نہ فرمائیگا تب تک مجہکو چین نہ آئیگا ایسے ہی بدستور بندہا رہونگا کسی سے نہ کہولنے کو کہونگا اونکی لڑکی آتی تہی کہانا کہلاجاتی تہی قضاے حاجت کیلیئے کہولتی تہی پہر باندہکر نہ بولتی تہی حضرت نے سنکر فرمایا کہ وہ میرے پاس کیون نہ آیا اگر وہ اپنے حال کا اظہار کرتا تو مین اوسکے لیئے استغفار کرتا اب بلا حکم خدا نہ کہول سکتا ہون نہ کچہہ بول سکتا ہون المدعا پندرہوین روز حکم خدا برائے معافی خطا آیا بوقت سحر حجرۂ حضرت ام سلمہ مین آپکو سنایا حضرت ام سلمہ نے ابو البابہ سے کہا لوگون نے دوڑکر کہولنا چاہا اونہون نے منع کیا اور کہدیا کہ مجکو رسول خدا کہولینگے میرے قصور کی معافی کے لئے بولینگے حضرت نے صبح کو آکر کہولدیا اور حکم الہی کو بیان کیا سعد بن معاذ انصاری بنی اوس حلیف بنی قریظہ تہے خواستگار حکمت حفیظہ تہے غزوۂ احد مین زخم تیر رگ دست سعد بنیظیر پر آیا تہا سیل خون نے اپنے مجاری سے اجرا پایا تہا خون بند ہوتا تہا قوت سعد کو کہوتا تہا سعد نے بجناب الہی دعا کی اور بہایت عاجزی سے التجا کی کہ اے قادر مطلق واے خالق برحق اگر قریش سے کچہہ لڑائی باقی ہے تو یہہ کافی ہے کہ مجہکو مہلت عطا فرما میر انتقام ہو میدان وغا کا فردون کو تہ تیغ کردون خوب دل کہولکر لڑون ورنہ اس زخم سے

مجھکو شہادت دے دونون جہان کی سعادت دے اتنی مہلت ضرور پاؤن
کہ سزا ئے بدعہدی بنی قریظہ دیکھہ جاؤن دفعتہً خون بند ہوا سعد مشکور خداوند
ہوا جب بنی قریظہ گھبرائے تو قلعہ سے اپنے اوترنے کیلیئے یہہ عہد درمیان مین
لائے کہ جو سعد بن معاذ ہمکو حکم دینگے ہم اوسکو اپنے ذمہ لینگے اوسکی خلاف نکرینگے
تعمیل مین انحراف نہ کرینگے یہہ بات اسلیئے بنی قریظہ کی زبان پر آئی کہ جب سے
رعایتاً عبداللہ بن اُبی نے اپنے ہم عہد بنی قینقاع کی جان بچائی ویسی ہی سعد
ہماری رعایت کرینگے ضرور حمایت کرینگے سعد نے اس معاہدہ کو محکم کیا پھر یہہ
حکم دیا کہ بنی قریظہ کی مردون کا قتل عام کیا جائے اور عورتون کو لونڈی اور لڑکونکو
غلام کیا جائے جایداد اونکی معرض ضبطی مین آئے یہہ امر اک سر مو فرق نہ پائے حضرت
نے فرمایا کہ اے سعد تمنے موافق حکم فرشتہ یہہ حکم سنایا حضرت نے کل چارسو
مرد یہودی بنی قریظہ کو قتل کرایا اور عورتون اور لڑکون کو لونڈی غلام بنایا اور
جملہ مال منقولہ و غیر منقولہ بموجب حکم خلاق انام اہل اسلام مین تقسیم ہوا رضامند
خداوند علیم ہوا۔

| | |
|---|---|
| حضرت مین جو حقداد نہ جرأت ہوتی<br>ہرگز نہ کبھی دین ترقی پاتا | کچھہ بھی تو نہ اسلام کی نصرت ہوتی<br>ایسی نہ اگر آپ کی ہمت ہوتی |

## قصہ حدیبیہ

قصہ حدیبیہ زمان ہجرت مین واقع ہوا یہہ واقعہ دیگر واقع ہجرت سی زیادہ نافع ہوا
جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ کا جانا اور عمرہ کا ادا فرمانا خواب مین

ملاحظہ فرمایا آپ نے یہہ خواب اپنے صحاب کو سُنایا چونکہ اصحاب شوق مکہ مین بیتاب
تہے اور ذوق تمنائے زیارت خانۂ کعبہ مین کباب تہے اسلیئے خواب کو سنتے ہی فوراً تہیّۂ
سفر فرمایا اور سرور کونین کی معیت مین افتخار دارین پایا جب مدینہ طیبہ سے روانہ ہوکر متصل
مکہ معظمہ کے پہونچے تو قریش سنکر بہت بہونکے آپ قصواء نامی اونٹنی پر سوار تہے اور
گرد حضرت کے اصحاب کیار تہے آپکی اونٹنی مقابل کعبہ کے بیٹہہ گئی اور ایسی اینٹہہ گئی
کہ صحابہ کے اوٹہانے سے نہ اوٹہی اور بہت گہٹی حضور اقدس نے فرمایا کہ اسکو
بیٹہنے کیلیئے حکم خدا آیا اسلیئے بیٹہہ گئی ہے اپنے اختیار مین نہی ہے نہ اسکا بیٹہنا نیا تہا
قبل اصحاب فیل بہی بیٹہہ گیا تہا پہر سرور انبیا نے خدا کی بصفات سپاس کی اور جناب
کبریا مین یہہ التماس کی کہ اے بار خدا جو امور در باب تعظیم کعبہ باصفا قریش چاہینگے
ہم اونکو بخوبی ادا کرکے بنہا ہینگے یہہ کہکر حضرت نے اونٹنی کو اوٹہایا فوراً اوسکو
اوٹہا پایا میدان حدیبیہ مین آپنے قیام فرمایا حدیبیہ کنوئین کا نام مشہور پایا حدیبیہ
مین پانی بہت کم تہا ہر شخص بوجہ تشنگی و دیگر ضروریات کے پر الم تہا اک ظرف حضور
سید مرسلان تہا سوا اوسکے نہ لشکر مین کہین پانی کا نشان تہا حضرت نے دست حق پرست
اپنا اوس ظرف پر رکہا انگشت ہائے مبارک سے پانی مثل چشمۂ بارانی جاری ہوکر
نہ کم ہو سکا سب نے پیا وضو کیا عند الاستفسار حضرت جابر راوی حدیث نے کہا کہ
پندرہ سو آدمیونکا مجمع تہا اگر لاکہہ آدمیون سے تعداد وافی ہوتا تو اونکو پانی کافی
ہوتا چاہ حدیبیہ مین پانی نہ رہا تہا آپنے کنارہ چاہ پر بیٹہکر اک ظرف پانی کو کہا تہا جبکہ
حضرت کو ظرف آب دیا تو آپنے اوس سے وضو کیا ایک کلی کنوئین مین ڈالدی
اور دعا کی کنوئین مین پانی بہر گیا تا قیام لشکر سب کو کفایت کر گیا حضرت میدان

حدیبیہ مین رہتے رہے کفار نابکار یہہ کہتے رہے کہ ہم محمدؐ کو مکہ مین قدم نہ دہرنے دینگے نہ مسلمانون کو عمرہ کرنے دینگے بُدَیل بن ورقا خزاعی خدمت بابرکت رسول مقبول مین آیا اور اوسنے آمادہ جنگ ہونا قریش کا سُنایا آپ نے فرمایا کہ ہم ہین سے کوئی لڑنیکو نہین آیا ہم فقط عمرہ کرنے کو آئے ہین نہ لشکر برائے کارزار لائے ہین قریش سے کہو کہ برائے صلح آمادہ ہو اگر قریش مصالحت کو کہینگے تو عافیت مین رہینگے اک مدت معہودہ تک ہم اور کافرون سے لڑتے رہینگے قریش سے کچھہ نہ کہینگے اگر ہم غالب آئینگے اور وہ چاہینگے تو اورون کی طرح ہماری اطاعت کرینگے ورنہ ہم اونکی نہ شکایت کرینگے اور اگر مغلوب ہو جائینگے تو اونکی مطالب برآئینگے بُدَیل نے جاکر قریش سے کہا کہ محمدؐ سے قیل وقال رہا وہ عمرہ کرنے کو آئے ہین نہ لڑنیکو آئی ہین وہ کاذب نہین اونکی روک ٹوک مناسب نہین اور حضرت کے پیغام کا بہی تکرار ہوا مگر قبیلۂ قریش نہموار ہوا پہر عروہ بن مسعود ثقفی نے حضور اقدس مین حاضر ہو کر گفتگو کی اور مطلب براری قریش مین بہت جستجو کی اور یہہ کہا کہ اے محمدؐ یہہ اشخاص بیوفا جو تمہارے ساتہہ آئے ہین اور جنہون ہاتہہ بڑہائے ہین تمکو چہوڑ کر فرار ہو جائینگے نہ اکدم قرار پائینگے نہ اونپر بہروسا کرو نہ اونپر اطمینان دہرو حضرت صدیق اکبر یہہ سنکر بغایت حزین ہوئے نہایت خشمگین ہوئے اور اوسکو بہت سخت کہا وہ متحیر رہا کچہہ نکر سکا یہہ کہا کہ اے ابوبکر اگر مجہپر تمہارا احسان بلابدل نہ ہوتا تو مین جواب سی تمہارے حواس کہوتا عروہ وہ باتین بناتا تہا بار بار بجانب ریش سید ابرار ہاتہہ چلاتا تہا حضرت مغیرہ بن شعبہ اوسکے ہاتہہ پر تلوار کی کوتہی مارتے تہے اور اوسکو للکارتے تہے وہ بکتا تہا کچہہ نکر سکتا تہا عروہ نے حالات اصحاب باصفات کو

دیکھا اوسکو ہوا ہر یکھا اوسنے جاکر سب حالات باصفات کا فران سے کہے وہ حیران
رہے اور یہہ بیان کیا اور اسکو خوب عیان کیا کہ مین سنے دربار سلاطین کی سیر
کی ہے اور اوسکی خبر خیر لی ہے مین نے ایسا تابعین شاہی کو نہین پایا جیسا گروہ
اصحاب محمد جان نثاری و تابعداری مین نظر آیا ہر شخص اونکے اشارون پر چلتا ہے
آب دہن یا آب بینی محمد کا جسپر پڑجاتا ہے وہ اپنے بدن پر ملتا ہے آب وضو تبرکا
بہت آرزو سے لیتے ہین حتی الامکان دوسریکو نہین لینے دیتے ہین اور جس کام کو
آپ فرماتے ہین اوسکے کرنیکو دوڑکر آتے ہین ہر شخص اوس کا کرنا چاہتا ہے سکو
وہ کام بہاتا ہے آپ پر تیز نگاہ نہین بہرتے ہین نرم آواز سے باتین کرتے ہین
پہر عروہ نے صلح کی مشورت دی اور تاکید مصالحت کی۔

| | |
|---|---|
| محبوب خدا رحمت یزدانی ہے<br>اوصاف کا اوسکے یہہ خلاصہ پایا | اوسکی صفت ذات مین حقدانی ہے<br>ثانی کوئی اوسکا نہین لاثانی ہے |

جناب رسول مقبول نے یہہ امر تجویز فرمائے کہ کوئی سفیر ہماری جانب سے قریش
مین جائے کفار قریش کو سمجہائے اور اونکو اصلاح پر لائے چنانچہ حضرت عثمان
کو برائے سفارت تجویز کیا اور اونکو قریش مین جانے کا حضرت نے حکم دیا حضرت
عثمان قریش مین گئے اور اونکی قرابت دار اونکی حمایت مین رہے حضرت عثمان
نے پیغام سید الانام قریش کو پہونچایا اور اونکو نہایت شایستگی سے سمجہایا قریش
حضرت عثمان سے بمروت پیش آئے اور اختصاص محبت جتلائے اور
اونکو طواف کعبہ کی اجازت دی مگر حضرت کے عمرہ کرنے کی ممانعت کی حضرت
عثمان نے کہا کہ مین بلا رسول خدا عمرہ نہ کرونگا نہ کسی کافر کا احسان اپنے اوپر

دہرونگا بعض سے کہا کہ عثمان کو خوب موقع ملا کہ وہ عمرہ کر لینگے اور اپنے دامن دل کو
در مقصود سے بہر لینگے حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ خیال مین آیا کہ عثمان بلا ہمارے عمرہ
کرین اور کافرون سے ڈرین پہر لشکر مین یہہ خبر مشہور ہوئی کہ شہادت عثمان
بالضرور ہوئی اور شیطان علیہ اللعن نے بہی یہہ خبر مشتہر کردی اور ملالت دلونمین
لشکر اسلام عالی منزلت کے بہردی جناب رسالت مآب کو یہہ سنکر بہت جلال آیا نہایت
ملال پایا حضرت زیر درخت سمرہ رونق افروز ہوئے اور اصحاب پیغمبر بحضور سرور حاضر
ہوکر سعادت اندوز ہوئے سب سے حضرت نے اس شرط پر بیعت لی اور سب نے برضا و رغبت
اوسکی قبولیت کی کہ تاحیات کفار سے مونہہ نہ موڑینگے کافرون کا سر توڑینگے چونکہ
یہہ بیعت بجناب رب متعال مقبول ہونے والی ہتی اور صاحبان بیعت کو امید
حصول درجات عالی ہتی اسلئے آپکو حضرت عثمان کا بہی شریک کرنا ضرور ہوا اور
اوسکا اسطرح پر مذکور ہوا کہ حضرت عثمان برائے کار سبحان و رسول یزدان گئے
ہتے بوقت بیعت غیر حاضر رہے ہتے حضرت دستگیر بیکسان نے اپنا دست
چپ اپنے دست راست پر رکہا اور یہہ کہا کہ یہہ ہاتہہ برائے عثمان ہے یہہ اونکی بیعت
کا نشان ہے خداوند جل علی کو یہہ معاملہ بیعت پسند ہوا اور اوس بیعت سے خدا رضامند
ہوا اور اللہ جل جلالہ نے ذکر اسکا اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المومنین
اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم
واثابہم فتحا قریبا ومغانم کثیرۃ یاخذونہا وکان اللہ عزیزا
حکیما فرمایا سب نے اطمینان پایا اور یہہ بیعت موسوم بیعت رضوان ہے
کہ اس مین خوشنودی خالق یزدان ہے اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ مین

نہایت ممتاز ہین اور اونکو مثال اہل بدر بشارت جنت کے اعزاز ہین جب قریش نے
بیعت رضوان کی خبر پائی تب اونکو ہیبت و دہشت مسلمانان بیشتر آئی تہا سہیل بن عمر
بمشورہ قریش اکفر حضور والا مین حاضر آیا تہا اور صلح کا ہونا باین شرائط قرار پایا کہ حضرت اس
سال بین بلا عمرہ واپس جائین سال آیندہ مین عمرہ کرنیکو آئین صرف تلوارین قراب مین
ہون اور نہ ہتیار رعیت جناب مین ہون اور آپ تین دن سے زیادہ نہ قیام فرمائین اور
دس برس میعاد صلح کے قرار بالاستحکام پائین اس میعاد مین مابین فریقین لڑائی نہوا ور
حلفائی حضرت پر لڑنیکو قریش کی چڑہائی نہو اور ایسے ہی ہر حلیف قریش پر حضرت
کی رعایت مرعی رہے کوئی مسلمان اون سے کچہہ نہ کہے وہان قبیلہ بنی بکر قریش کا
حلیف تہا اور قبیلہ خزاعہ آپ کا حلیف شریف تہا اور جو کوئی قریشی مسلمان ہو کر مدینہ کو بہاگ
تو بعند الطلب قریش بجانب حضرت حق کیش اوسکے دینے مین تامل نہ پائے اور
جو مسلمان مرتد ہو کر قریش مین جائے اور اوسکو کوئی مسلمان طلب فرمائے تو قریش
اوسکو نہ دین نہ مسلمان لین چونکہ جملہ شرائط حسب مراد قریش تہین اور شرطین لینی دینی
مسلمان و مرتد کی قابل طیش تہین لہذا بعض اصحاب شجاعت مآب کو بہ حمیت و
غیرت ناگوار ہوئین بلکہ وہ سخت پر آزار ہوئین جب پیغمبر اور ابوبکر یار غار سرور نے
اون کے نتایج حکمت سمجہائے تب اونکی خیال مین آئے جناب رسول خدا
نے حضرت علی مرتضی سے بہر تحریر صلحنامہ فرمایا اور یہہ تبلایا کہ بسم اللہ
الرحمن الرحیم لکہدو سہیل نے کہا یہہ نہ ترقیم ہو ہم رحمن کو نہین جانتے ہین بسم اللہ کو
نہین پہچانتے مین باسمک اللھم تحریر کرو نہ ضد سے تقریر کرو حضرت نے
باسمک اللھم لکہا دیا اور یہہ فرما دیا کہ ھذا ما قاضی علیہ محمد

رسول اللہ والقریش رقم کرو سہیل نے کہا کہ محمد رسول اللہ کم کرو اگر ہم محمد کو
رسول اللہ جانتے تو اونکو کیون نہ مانتے کس لئے کعبہ سے روکتے اون ہاتھ کے
سہالات کو کیون ٹوکتے بن عبداللہ لکہو رسول اللہ کو محو کرو آپنے فرمایا میرے لئے
دونون طرح درست آیا جب حضرت علی نے لفظ رسول اللہ کو محو نہ کیا
تو حضرت نے اوسکو محو کر کر اپنے دست مبارک سے ابن عبداللہ لکھدیا
یہہ لکہنا بحالت امیت معجزۂ نبی عالی نسب تہا سبحان اللہ عجب معجزہ رقم امی
لقب تہا جب صلحنامہ نے تحریر و ترتیب پائی پہر اشخاص طرفین کی گواہون
سے اوس مین تکمیل و تہذیب آئی حضرت نے بعد ختم معاملۂ صلح اپنے ہدی
کی قربانی فرمائی اور حجامت بنوائی سب نے اپنے اپنے ہدی کو قربانی کیا
اور سر منڈوا دیا بعد انفراغ قربانی و موتراشی کے آپنے مدینہ کو کوچ کیا اور سب
صحابہ کو اپنے ہمراہ لیا سورہ انا فتحنا راہ مین نازل ہوئی اور بشارت فتح
سے خوشی کامل ہوئی اوس مین تعریف اصحاب باصفا تہی اور بشارت جنت
الماوا تہی بعض مفسرین نے حدیبیہ کو فتح مین تفسیر کیا ہے اور بعض نے فتح مکہ کو
تعبیر کیا ہے صلح حدیبیہ باعث فتوحات کا ہوئی اور سبب برکات کا ہوئی حضرت
شتر پر راہ مین اس سورت کو لہجہ خوش الحانی اور نغمۂ حق بیانی سے پڑہتے تہے
اور انا فتحنا لك فتحا مبینا سے انوار جہڑتے تہے اس شرط صلحنامہ نے
کہ جو باتفاق زمانہ مسلمان ہو کر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو جاوے تو قریش اوسکو
واپس پاوے عجب قدرتی تماشے دکہلائے اور طرفہ ڈہنگ دیکہنے مین آئے
کہ ابو بصیر مسلمان ہو کر مکہ سے مدینہ مین داخل ہوئے دو نفر قریش اکفر مدینہ

مین اون سے داصل ہوئے حضرت نے ابوالبصیر کو حوالہ اون کے کردیا اونہون
نے مکہ کا راستہ لیا اثنار راہ مین کہانا کہانے کو بیٹھے یہان ابوالبصیر بہت اچہی تہی
دونون مین سے ایک کی تلوار دیکھی اوسکی بہت تعریف کی اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا
اوس تلوار سے اوسکے مالک کو قتل کیا دوسرا ایسا بہاگا کہ اوس نے نہ پیچہا دیکہا
نہ آگا مسجد شریف مین حضرت نے اوسکو دیکہہ کر فرمایا کہ اسنے خوف کہایا اسلئے
گہبرایا ہے بہاگ کر آیا ہے اوس نے بیان کیا حال سارا کہ میرے ہمراہی کو تلوار
سے مارا اوسیوقت ابوالبصیر آ گئے حضرت مطلب کو پا گئے اور آپنے فرمایا کہ لاسنے
لڑائی کو بہڑکایا یہہ اچہا نیکوکار ہوتا کہ کوئی اسکا مددگار ہوتا پہر ابوالبصیر نے خیال کیا
کہ اگر یہان قیل وقال کیا تو پکڑا جاونگا حوالہ کفار کا پاونگا ابوالبصیر وہان سے
چلے گئے دل وجان کافر ملے گئے مقام گذرگاہ قافلہ قریش پر قیام کیا انام مین
اپنا نام کیا پہر جو مسلمان قریش مین ہوتا تہا وہان جاکر تخم موافقت بوتا تہا جو قافلہ قریش
وہان آتا وہ لوٹ مین مارا جاتا بہت کفار مارے گئے حوصلے کافرون کے سارے
گئے پہر قریش نے حضرت سے التجا کی کہ ہم نے وہ اپنی شرط صلحنامہ سے جدا کی
بلحاظ قرابت صلہ رحم فرمائی اور اون لوگون کو اپنے پاس بلوائیے جب حضرت کا
حکمنامہ وہان پہونچا وہ وقت ابوالبصیر سردار جماعت کی نزع کا تہا اونہون نے
اوسکو اپنے ہاتہہ مین لیا اور دار فنا سے گلزار بقا کو انتقال کیا اور مسلمان مدینہ مین
آئے شرف خدمت اقدس پائے اور ہروقت سب حاضر خدمت ہوتے تہے اور یہہ مضمون ثنا حضرت کہتے تہے

| | | |
|---|---|---|
| پیمبرون مین سرفراز یا نبی تم ہو | | خدا کے بندۂ ممتاز یا نبی تم ہو |
| جہان نواز با حراز یا نبی تم ہو | | تمام خلق کے دمساز یا نبی تم ہو |

| | |
|---|---|
| تمہارے باعث اعزاز یا نبی تم ہو | |
| ہوئی جو عشق الٰہی مین جان فشانی خوب | تو آپ اپنے ہی معشوق کے بنے محبوب |
| خدا کو ایسی محبت تمہاری ہی مرغوب | کیا ہے آپکو خالق نے اپنا خود مطلوب |
| عجیب طالب جانباز یا نبی تم ہو | |
| ہوا جو ذات مقدس کا اپکی اظہار | تو صاف کھلگئے عالم مین کشف کے آثار |
| ہوا جو علم لدنی تمہارا واقف کار | خدا نے تمکو کیا اپنا محرم اسرار |
| علیم راز کے ہمراز یا نبی تم ہو | |
| ہوئے ہین تم سے عیان معجزات روشن تر | کیا ہے تم نے ہی شق القمر بھی اے سرور |
| نہ کوئی تم سا ہی معجز بیان پیغمبر | کسی رسول سے ہوتے یہہ معجزے کیونکر |
| اصول معنی اعجاز یا نبی تم ہو | |
| جو آپ کرتے تہے غنج و دلال کا سامان | تو اونپہ ہوتے تہے قربان غمزۂ خوبان |
| اونہین سے آن ہی طناز کی ہوئی حیران | ادا یہ ناز تمہارا ہے اسلئے نازان |
| کہ با کرشمہ و انداز یا نبی تم ہو | |
| جو چاہا خالق اکبر نے ہو ظہور انام | تو نور پاک نبی کو عطا کیا اقدام |
| بنائین خالق اکبر نے اوس سے کل اقسام | یہہ دور آخری کیونکر ہو نا خوش انجام |
| کہ کن فکان کے آغاز یا نبی تم ہو | |
| بہت ہی آپ کا مداح ابن دواہب | بشر سے ہو نہین سکتی ہی مدحت غالب |
| یہان ہی عاجز و حیران فہامۂ صائب | صفات ذات مبارک کو کیا لکھے ثاقب |
| صفت شعار بہ انجاز یا نبی تم ہو | |

# غزوۂ خیبر

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدینہ پر سکینہ مین حکم غزوۂ خیبر کا دیا اور وعدہ
فتح و ظفر اور غنایم بشیر کا کیا یہود کو آتش حسد نے جلایا اور اون کے دل مین یہہ آیا
کہ اسوقت مین مسلمانون کو تنگ کیا جائے اور اون سے اپنا قرضہ لیا جائے چنانچہ
ابو شحم یہودی نے اپنے پانچ درم کے لئے عبداللہ بن حدرد صحابی سے سخت تقاضا کیا
اونہون نے کہا یہہ وعدہ ادا کیا ہم خیبر مین حسب وعدۂ خداوند عالم فتح پائینگے مال
غنیمت لائینگے ہم اپنے گہروں کو مال سے بہر دینگے تیرا قرضہ بہی ادا کر دینگے اوسنے کہا
کہ حال خیبر کا اور جگہون کا سا نہین رہا اوس مین دس ہزار مرد جنگی ہین ندوہ قابل تنگی
ہین صحابی نے اوسکو زجر و توبیخ کی اور اوس کے قول کی تنسیخ کی وہ بحضور والا
مستغاثی آیا حضرت نے صحابی سے ادائے قرضہ کو فرمایا صحابی نے تین درم کو
اپنا کپڑا بیچا اور دو درم اک صحابی سے قرض لیکر ادائے قرضہ مین بہت رنج کہینچا
سلمہ بن اسلم خریدار پارچہ نے وہ کپڑا اونکو ہی دیدیا اونہون نے وہ لیلیا اور وہ
پہن کر خیبر کو گئے بہت غنیمت پاکر خوش رہے قریبہ بی بی اوسی ابو شحم یہودی کی اونکو ملی
اوسکو بقیمت زاید بیچکر پائی مراد دلی سرور لشکر ظفر پیکر لیکر خیبر مین داخل ہوئے اور
لشکریان دلاور و مردمان یاور برائے جنگ بیدرنگ طیار و کامل ہوئے خیبر والون
کو مسلمانون کے آنے کی خبر تہی اور سب کو اپنی حفاظت پر نظر تہی پہرہ دار ہوشیار
رہتے تہے چوکیدار لوگون سے خبردار رہنے کو کہتے تہے سوار مع ہتیار گشت کرتے تہے
لشکر اسلام سے ڈرتے تہے ایک روز صبح کو مزارعان نے مع آلات زراعت

قلعہ سے نکلکر لشکر اسلام کو دیکہا اور پکار کر سنایا یہہ لیکہا کہ محمد والخمیس یعنی
محمد ہین اور پورا لشکر ہے اونکا انیس پورا لشکر پانچ طور پر ترتیب پاتا ہے مقدمہ آگے
میمنہ داہنی میسرہ بائین قلب درمیان کا
ساقہ پیچہے
لشکر کہلاتا ہے۔ قلب لشکر مین سردار ہوتے ہین لڑائی کے واقف کار ہوتے ہین
فوراً وہ لوگ قلعہ مین دہنسے اور دروازہ قلعہ کو بند کر کے اپنے اپنے مقامون پر بسی
حضرت نے قلعہ کا محاصرہ فرمایا اور لشکریون نے مقامات مناسب پر تعین پایا
خیبر مین سات قلعے مستحکم پاسے چہہ قلعے فتوحات سے بتدریج قبضہ اسلام مین آئے
اک قلعہ لڑ رہا تہا اور جٹر رہا تہا کہ حضرت خیر الانام علیہ السلام نے اکدن ہنگام شام
باحتشام کلام الملوک ملوک الکلام یہہ فرمایا اور ہر دل افسردہ کو یہہ مژدہ سنایا کہ لفرد اک
مرد خدا مجہسے نشان عالیشان پائیگا اور رزم وغا مین جوہر شجاعت اور ہنر قوت
رب العزت دکہلائیگا اور وہ خدا کا دوست بیریا ہے اور خدا اوسکا دوست
بعطا ہے وہی باعانت رب الارباب فتحیاب ہوگا دل احباب شاد اور جگر اعدا
کباب ہوگا علی الصباح ارباب فلاح نے انتظار فرمایا اور سب کے دلون مین
یہہ خیال بے اختیار آیا کہ یہہ دولت بیدار ونعمت بیشمار کسکو نصیب ہوگی اور کس سے
قریب ہوگی اوسیوقت سید الانبیا محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا نے حضرت علی مرتضٰی
شیر خدا کو یاد کیا لوگون نے یہہ جواب دیا کہ وہ بوجہ آشوب چشم کے ہنین آئے حضرت
نے طلب فرمائے جناب ابو تراب نے وہان قدم رنجہ فرمایا حضرت نے اونکی
آنکہون پر آب دہن مبارک لگایا فوراً آنکہین شفا پا گئین اصلاح پر آگئین یہہ
آپ نے اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کو نشان ذی شان دیا اور قلعہ پر

یورش کرنے کے لئے ارشاد کیا جناب حیدر کرار نے معہ لشکر جرار کے قلعہ پر چڑہائی کی
اور سخت لڑائی کی مرحب یہودی شجاع و دلیر مشہور تہا اور قوت وجرات مین مثل شیر
مغرور تہا وہ مقابل اسد اللہ آیا اوسنے خوف مانند روباہ کہایا قتل کیا گیا جہنم مین پہونچا دیا
گیا اور رئیس و دلاور یہود مارے تمامی خیبری ہارے شکستگی در قلعہ خیبر کی نوبت آئی فتح
کامل پائی اوس روز حضرت علی کی دلاوری بے مثال تہی اور بہادری باعز و جلال تہی
جناب امیر بہمہ صفت موصوف تہے بقول شخصے بہ منقبت معروف ہیں۔

شاہ مردان شیر یزدان قوت پروردگار × لافتا الا علی لاسیف الا ذوالفقار

امیر عرب خسرو دین علی ہے
صبا سے ہی پڑہتی سبق یا علی کا
بہہ سوز غضب دشمنی مین ہو اوسکی
توجہہ سے اوسکی ہوا کشف باطن
سوا ہر فلک اوسکی پرتو سے روشن
نہ گلشن کی پروا نہ جنت کی خواہش

وصی نبی مرشد ہر ولی ہے
چمن مین سحر کو جو کہلتی کلی ہے
کہ جان عدو بے جلائے جلی ہے
وہ کشاف راز خفی و جلی ہے
زمین و زمان حسن سے منجلی ہے
ہمارے لئے خلد اوسکی گلی ہے

سخن وصف لب مین ہے ثاقب کا شیرین
کہ ہر بات مصری کی گویا ڈلی ہے

اصحاب خبر نے کہا ارباب سیر نے لکہا کہ لڑائی مین سپر حضرت حیدر کی گر گئی تہی
اور اوس سے نظر جناب صفدر کی پہر گئی تہی شیر خدا نے در قلعہ کا کواڑ اوکہاڑ
دیا اور اوسکو بجائے سپر اپنے دست اطہر مین لیا تمام دن اوسکو بلا خطر اپنی ہاتہہ
مین رکہکر بعد اختتام جنگ بوقت شام بیدرنگ پیچہے پہنکدیا اوسکی بار کو نا گوارا کیا

وہ چالیس گز پر جا گرا پھر وہ نہ پہرا اور اوسکا بار ایسا گرانبار تہا اوسکی گرانی سے ہر شخص
ناچار تہا کہ ساتہہ نفر زور آور اوسکو پہیر سکتی تہی نہ پہیر سکتی تہے المدعا جو یہود مالقی خیبر مین تہے اور وہ اپنی
حالت ابتر مین تہے اون گرفتاران بلا کو پیشگاہ شہنشاہ دو سرا سے واسطے جلاوطنی
سکے حکم اخیر ہوا اور فرمان ضبطی جائداد یہود بوجہ جنگ و فساد نامسعود نفاذ پذیر ہوا یہود
خیبر نے کہا کہ اسے سید الورا اگر ہمکو جلاوطن نہ کیا جاسے اور یہان رہنے کا اذن دیا جائے
تو ہم کاروبار زراعت و باغات مسلمانان مین کام کرینگے اور ہر کام کا اہتمام تا انجام کرینگے
حضرت نے اسکو قبول فرمایا اور یہہ حکم سنایا کہ جبتک ہم تمکو یہان رکہینگے تب تک تم رہ سکوگے
اور جب ہم تمکو نکال سکہینگے تو تم اوس مین نہ کچہہ کہہ سکوگے پس حضرت نے اونکو واسطے خدمات
زراعت و باغات کے متعین کیا اور اونکا نصف حصہ مخابرہ مشتق خیبر یعنی بٹائی پر
معین کیا اشخاص موضع فدک ملحقہ خیبر نے حضرت سے صلح کی نصف آراضی اوسکی
آپکو دی اور نصف خود لی حضرت نے یہہ صلح منظور کی حضرت صفیہ غنیمت خیبر مین
داخل ہائین وہ حصہ وحیہ کلبی مین بطور کامل آئین حضرت نے اونکو وحیہ کلبی سے لیا اور
آزاد فرماکر نکاح اپنا اون کے ساتہہ کیا اونکے رخسار پر بہار پر ایک داغ نیلگون تہا خوبی
مین بوقلمون تہا حضرت نے فرمایا یہہ داغ کہان کہایا اونہون نے یہہ امر عرض کیا کہ اسے
رسول کبریا کہ جب آپنے خیبر کا محاصرہ فرمایا تو مجھکو عالم رویا مین یہہ نظر آیا کہ چاند میرا
ہم بغل ہے اور نہ کوئی خلل ہے مین نے یہہ خواب اپنے شوہر سے بیان کیا اوس نے
اسپنے سخت طپانچہ کا یہہ نشان دیا اور یہہ الفاظ کہے کہ تجکو یہہ بات بہاتی ہے تو
چاہتی ہے کہ اس بادشاہ یعنی رسول اللہ کی بغل مین رہے اب تعبیر خواب پائی
کہ مطابق خواب بخدمت مستطاب آئی زینب یہودیہ بنت حارث زوجہ سلام بن مشکم

تہی اور اوسکو یہہ بات مسلم تہی کہ حضرت کو گوشت دست بز مرغوب ہی اور آپکی دانست
مین وہ خوب ہی اوس یہودیہ نے گوشت دست پکاکر اوس مین زہر ملایا اور وہ حضرت کو
کہلایا آپنے ایک لقمہ کہایا زہر نے خود اپنا ہونا بتلایا آپنے اوسکے کہانے سے لوگون کو
منع کیا کسیکو نہ کہانے دیا اک صحابی کہا لیا تہا اثر زہر کا پورا پا لیا تہا اونہون نے انتقال
کیا حضرت نے بہت ملال کیا پہر آپنے اوس یہودیہ سے دریافت فرمایا کہ تو نے
کیون زہر پہ آفت ملایا اوس نے یہہ جواب دیا کہ مین نے اسلئے ــــ یہہ عمل کیا
کہ اگر آپ پیغمبر ہین اور رازدار خالق اکبر ہین تو تمکو اسکا حال معلوم ہو جائیگا ورنہ ہمارا جہگڑا
جائیگا ہم تمہاری آفت سے نجات پائینگے نہ زحمت بلیات اوٹہائینگے بعض نے کہا کہ حضرت
نے اوسکو چہوڑ دیا بعض نے لکہا ہے کہ بہ قصاص صحابی اوسکو قتل کیا۔ جہال عرب گوشت
خر کہاتے تہے مگر حضرت کو نہ دکہلاتے تہے یکروز آپ نے ہانڈیان گدہے کے گوشت
کی کپتی پائین اور اونکے نیچے چنگاریان دہکتی پائین آپنے فرمایا کیا پکا یا کسی نے بتلایا کہ گوشت
خر پکایا حضرت نے ہانڈیان اولٹوا دین اور باتین اوسکی حرمت کی سنادین جناب رسالت
مآب مع اصحاب واحباب ۷ سنہ ہجری مین بعد ایک سال صلح حدیبیہ برائے عمرۃ القضا
مکہ مین گئے وہان عمرہ کر کے حسب شرط صلحنامہ رہے پہر آپنے کوچ فرمایا آپ کا قافلہ
مدینہ مین آیا اوسوقت مین حضرت نے نکاح میمونہ بنت حارث سے مکہ مین کیا اور
ولیمہ کے لیئے فرمایا مگر کفار نے زیادہ قیام نبی صاحب نہ مانا آپ نے وہان زائد ٹہرنا
مناسب نہ جانا پہر ۸ سنہ مین بعد صلح حدیبیہ خالد بن الولید و عمر بن العاص و
عثمان بن طلحہ بن طلحہ حجبی صاحب مفتاح کعبہ مدینہ مین آئے ایمان لائے جہاد مین
کارنمایان کیئے حمایت اسلام کے طرفہ سامان کیئے۔

# بیان مکتوبات

سنہ ۶ یا ۷ ہجری مین بعد صلح حدیبیہ حضرت نے شاہان اقالیم عالیشان مثل ہرقل شہنشاہ روم بجدشہ اور نجاشی بادشاہ حبشہ اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر اور پرویز شاہ فارس نبیرہ نوشیروان خوش ذکر اور اکثر والیان مملکت و بیشتر حاکمان ذی حکومت کو نامی تحریر فرمائی اور اونین مضامین دعوت اسلام لتسطیر پائے چونکہ عجم مین بلا مہر اعتبار خط نہوتا تہا اور اوسپر کسی کام کا ربط نہوتا تہا اسلئے حضرت نے محمد رسول اللہ مہر مین کہدوایا اور اوسکو خطوط پر ثبت فرمایا اول آپنے اوس مہر کو انگشتری طلائی مین رکہا تہا پہر اوسکو اوتار کر مرد کو پہننا سونے کا حرام فرمایا وہ مہر انگشتری نقرئی مین رکہائی اور خنصر دست راست مین زیبا فرمائی کیفیت عمدہ مین انگشتری محبوب یزدانی تہی اور خاصیت طرفہ مین گویا انگشتری سلیمانی تہی جب نامۂ مبارک کو ہرقل نے خوشتر پایا تو اوسکو تعظیمًا اپنے سر چڑہایا چونکہ ہرقل سلطان روم تہا اسلیئے اوس مین یہہ مرقوم تہا کہ یہہ نامہ ہدایت شمامہ منجانب محمد رسول اللہ بنام ہرقل بادشاہ کے ہے اور وہ برائے دعوت اسلام صداقت پناہ کے ہے ہم تمکو اسلام مین بولاتے ہین اور یہہ بات سمجہاتے ہین کہ اگر اسکو مانوگے تو سلامت رہوگے ورنہ خرابی مین پڑوگے اور اوس مین یہہ آیت کریمہ یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون تحریر کی اور مفسرین نے تفاسیر مین اوسکی تفسیر کی ابوسفیان نے کہا

کہ مین شام مین تہا جب خط حضرت کا ہرقل کے پاس آیا تو اوس نے یہہ فرمایا کہ
اگر کوئی شخص محمد کا ہموطن یہان حاضر ہو تو اوسکے احضار مین نہ کوئی قاصر دلوگ
مجہکو اور میرے ہمراہیون کو اوسکے دربار مین لیگئے مگر کوئی خبر نہ دیگئے ہرقل نے
مجہکو محمدؐ کا قریب تر دریافت کرکر اپنے روبرو بلایا اور ترجمان زبان عربی و
رومی کو اپنے سامنے بٹہلایا بہت متوجہ رہا ترجمان سے کہا کہ اسکے ساتہیون کو
سمجہا دیجیو کہ اگر کچہہ جہوٹہ ہو تو بتلا دیجیو پہر ہرقل نے ترجمان سے یہہ باتین بسیات
کین ترجمان نے مجہسے دریافت کین کہ آیا مدعی رسالت نسب مین کیسا ہی مین نے
کہا اعلے ہے آیا قبل دعوی نبوت کبہی جہوٹ بولا ہے مین نے کہا نہ کبہی جہوٹہ
سے زبان کو کہولا ہے آیا اون کے خاندان مین کوئی بادشاہ کہین ہوا کہا نہین
ہوا آیا پہلے اس سے تم مین کسی نے دعوی پیغمبری کیا کہا کہ نہ کبہی کسی نے ایسا دعوی
بلند نظری کیا آیا اول اونکا اتباع غربا نے کیا یا امرا نے کیا کہا نہ امرا نے البتہ غربا نے کیا
آیا اونکی جماعت ترقی پاتی ہے یا تنزل لاتی ہے کہا بڑہتی جاتی ہے نہ گہٹنے مین آتی ہی
آیا جو اسلام مین آتا ہے وہ کبہی مرتد ہوجاتا ہے کہا ایسا کبہی دیکہنے مین نہ آتا ہے نہ سماعت
مین پایا جاتا ہے آیا لڑائی مین غلبہ اونکو ہوتا ہے یا تمکو کہا کبہی اونکو ہوتا ہے کبہی ہمکو
آیا کبہی عہدشکنی کی کہا ابتک نہ خلاف سخنی کی ہم سے عہد کیا ہے پیمان دیا ہے دیکہنے
اوسکی موافقت کرتے ہین یا اوس مین مخالفت دہرتے ہین آیا کن امور کے لئے اونکے
احکام ہوتے ہین کہا پہر نماز و زکوۃ اور بہجت سلوک با اقربا سے نیکذات اور برائے
پہر حرام و انجام ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ اے بندہ خدا اگر یہہ باتین جو تمنے
بیان کین اور یہہ صفاتین جو ہم سے عیان کین صحیح و حق ہین تو وہ بلاشک پیغمبر برحق ہین

یہہ توصیفات سوا پیمبرون کے کسی مین پائی نہین جاتین اور یہہ تعریفات بجز مرسلونکی
اور دن مین بتلائی نہین جاتین اگر مین حاضر حضور ہوتا تو اونکا پاؤں ضرور دہوتا عنقریب
دخل اونکا یہان ہوجائیگا یہہ ملک اونکا قرار پائیگا ابوسفیان نے یہہ بات بیان کی کہ ہرقل نے
مجکو رخصت دی مین نے کہا کہ ابن ابی کبشہ کا کام بڑہا کہ سلطان روم اون سے
ڈرتا ہے اور اونکا بہت خوف کرتا ہے ابی کبشہ شوہر حلیمہ کا نام تہا نسبت حضرت کے
شرارت سے قریش کا یہہ کلام تہا ہرقل نے اپنے دل مین تصدیق نبوت نبی علیہ التحیۃ
کی مگر اوسکو طمع سلطنت نے محرومیت دی صحیح بخاری مین آیا کہ اکدن جملہ نصاریٰ نے
مکان شہر حمص مین اجتماع پایا ہرقل نے کواڑ کوٹھی کے بند کرائے اور سب کو
یہہ امور سنائے کہ دین پیغمبر خدا جو عرب مین پیدا ہوا اختیار کرو اپنے ملک کو اپنے ہاتھون
سے نہ برباد زنہار کرو اگر تم اون پر ایمان نہ لاؤ گے تو پہر اپنے ملک کو نہ پاؤ گے یہہ
سنکر نصرانی مضطر ہوئے بہت پرشور و شر ہوئے وہان سے ٹلنا چاہا نکلنا چاہا مگر کواڑ
بند پائے سب نے فساد مچایا پہر ہرقل نے کہا کہ یہہ قیل و قال تمہاری آزمایش
اعمال کے لئے تہا مین تم سے بہت رضامند ہوا جو تمہارا رہنا اپنے دین پر پسند
ہوا سب نے اوسکو سجدہ کیا آداب بطریق بندہ کیا صغاطر نامی عالم نصرانی نزد نصاریٰ
معظم تہا علمائے نرسایان مین مکرم تہا کبرسن تہا نیک چلن تہا ہرقل نے دحیہ کلبی
سفیر جناب محمد محب قلبی سے فہمایش کی کہ تم اوسکے پاس جاکر باتین کرو نمایش کی اور
حضرت کا حال بیان کرو اون کے مقال پڑہو اگر ایمان لائیگا تو ہر نصرانی اسلام پائے گا
دحیہ کلبی نے حالات سید السادات بیان کئے اور کتب ماضیہ کے نشان دئے فوراً سنتے
ہی اوس نے اپنی ہاتہہ مین عصا لیا اور سپید کپڑون سے اپنے تن کو زیبا کیا پہر کلیسا مین

آیا وہان عماید نصاریٰ کو پایا اوس سے نے یہہ فرمایا کہ مین پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لایا یہہ وہ نبی ہے
کہ جس کی خبر عیسیٰ نے دی ہے کتب سابقہ مین اوس کا مذکور ہے اوسکو دیکہہ لو اگر دیکہنا منظور ہے
اے لوگو ایمان لاؤ اسلام مین آؤ نصاریٰ یہہ سنکر اوسپر دوڑے اور اوسکے ہاتہہ پاؤن
مروڑے اور اوسکو اسقدر مارا کہ مر گیا وہ بیچارہ ہرقل نے یہہ سنکر کہا کہ مین لوگون کے
شر سے بچا اگر زیادہ یہہ ہی میرا مقال ہوتا تو میرا بہی یہہ ہی حال ہوتا اگرچہ اکثر شاہان
اعلےٰ اور بیشتر یہود و نصاریٰ نے اقرار نبوت کیا اور پہلی کتابون سے اظہار رسالت
کیا مگر توفیق الٰہی جنکی رفیق ہوئی اونکی ایمان کی پوری تصدیق ہوئی اور جو محبت
ملک و مال اور الفت جاہ و منال مین سخت مذموم رہے وہی بدبخت دولت ایمان
اور نعمت اسلام سے محروم رہے جب نامہ نامی صحیفہ گرامی حضرت بابرکت کا پاس
نجاشی بادشاہ حبشہ کے شرف صدور لایا تو نجاشی نے نہایت تعظیم سے اوسکو
آنکہون سے لگایا فوراً ایمان لایا اسلام پایا اور اوسنے جواب اوسکا بکمال توقیر
تحریر کیا اور اوس مین حال اپنے ایمان لانے کا اور مقال دین اسلام مین خوبیان
پانے کا مسطور کیا اور تحف ہدایا بخدمت فیضدرجت خیر البرایہ روانہ کئے جلوس
شاہانہ بہ شادیانہ کئے اس نجاشی کا اصحمہ نام تہا ہر بادشاہ حبشہ نجاشی بلفظ عام تہا
اسی نجاشی کے عہد مین مہاجرین نے مکہ سے حبشہ کو ہجرت کی تہی اوس نے
بعلوئے ہمت مہاجرون کو اعانت دی تہی اور حضرت نے سنہ ۹ ہجری مین
اسی نجاشی کی خبر موت بیان فرماکر نماز جنازہ غایبانہ پڑہی اوسکی شان مغفرت
بدرجہ علویت بڑہی ام حبیبہ دختر ابوسفیان نے معہ اپنے شوہر کے مکہ سے حبشہ کو
ہجرت کی تہی اور حضرت نے اجازت نکاح کی اپنے ساتہہ بعد فوت اون کی

شوہر کے دی تہی اسی نجاشی نے نکاح آپ کا ساتہہ ام حبیبہ کے منعقد کیا تہا اور اوس نے
اجر خوشنودی خاطر عاطر سرور کا لیا تہا جب فرمان سید المرسلان نے مقوقس بادشاہ
مصر و اسکندریہ کو ممتاز فرمایا تو وہ نہایت ادب و تعظیم سے پیش آیا اور بہت خوشحالی
سے مقال کئے اور تحایف بحضور اقدس ارسال کئے اون مین دو لونڈی ماریہ
قبطیہ و شیرین اور ایک خچر سفید موسوم بہ دُلدُل داخل تہا اور دیگر اسباب نایاب
شامل تہا ماریہ قبطیہ تصرف مین حضرت کے آئین اونہون نے عمدہ نعمتین پائین
ابراہیم ابن رسول اللہ اون کے بطن سے پیدا ہوئے اور اونکو عجایبات ہویدا ہوئے
عنوان نامہ والا موسومہ پرویز کسری مین محمد رسول اللہ الی کسری عظیم فارس
مرقوم تہا پرویز شوم بسبب لوم تہا اوس نے نامہ مبارک کو کہولا جہنجلا کر یہہ بولا
کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکہا یا اونکو میرا خوف نہ آیا اوس شقی نے
نامہ نبی کو چاک کیا اپنی جان کو آتش غضب سے جلا کر خاک کیا باذان حاکم صوبہ
یمن کو حکم دیا کہ جس نے دعوئے پیغمبری کیا اوسکو معرفت دو مرد تیز ترطلب کر کر
یہان بہیجدو ہرگز تغافل و تساہل نہ کرو باذان نے دو جوان چالاک کو روانہ کیا
اور یہہ مندرج نامہ کیا کہ آپ پاس کسری کے جائین توقف نہ فرمائین وہ مرد وکس
بالہوس حاضر حضور ہوئے اور وہ اپنی گفتگو مین مغرور ہوئے آپنے فرمایا کہ تمکو داڑہی کا
منڈانا اور موچہون کا بڑہانا کس نے بتلایا اونہون نے بیان کیا کہ ہمارے رب کسری
نے ہمکو حکم دیا آپ نے کہا کہ میرے رب کا یہہ حکم ہوا کہ ڈاڑہی بڑہاؤ موچہین کتراؤ
ہرچند کہ رعب حضرت سے اون کے دل کانپتے تہے اور وہ بدن کی تہرتہری سے
ہانپتے تہے نہایت ڈرتے تہے مگر یہہ باتین بیباکانہ کرتے تہے کہ تم کسری کے

پاس چلو خلعت و خطاب لو ورنہ مزاج کسریٰ کا بہت سخت ہی اور وہ صاحب
تاج و تخت ہے تمہارے ملک عرب کو برباد کر دیگا تمکو ناشاد کر دیگا آپنے
فرمایا کہ تمہارا اظہار نامناسب پایا کل یہان آنا اپنا جواب پانا حضرت نے علی الصباح
اونکو یہہ جواب دیا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو قتل کیا وہ شب سہ شنبہ دہم جمادی
الاولیٰ سنہ ہجری کی تہی کہ جسکی آپنے خبر دی تہی وہ ہر دو جوان پاس باذان کے واپس
گئے اوس سے سب حالات حضرت مقدس کہے باذان نے کہا کہ اگر یہہ امر صحیح ہوا
تو مین قبل جملہ شاہان بلا تامل مسلمان ہوجاؤنگا کوئی بات شک کی دل مین لاؤنگا اونہین
ایام مین بنام باذان ذی شان فرمان شیرویہ آیا اوس مین یہہ حکم پایا کہ مین نے پرویز ستم
انگیز کو قتل کیا لوگون کو اوس کے ظلم سے بچا دیا تم عہدہ پر بدستور رہو اور محمد عربی
سے تا صدور حکم ثانی کوئی بات تعرض کی نہ کہو باذان معہ ہر دو صاحبزادگان
خود مسلمان ہوگئے اور اہالیان یمن و فارس حاضرین با ایمان ہوگئے حضرت کو
باذان نے اپنے ایمان لانے کی خبر دی اور آپنے بہت خوشی کی جب حضرت
نے اپنے نامہ کے چاک ہونے کی خبر پائی تہی تو آپنے یہہ بد دعا۔ **اللھم مزقھم**
**کل ممزق** فرمائی تہی سلطنت ہزار ہا سال کسریٰ نابود ہوگئی
تہوڑی مدت مین مفقود ہوگئی ہرقل نے تعظیم نامہ مبارک کی کی تہی اوسکی خاندان
سے سلطنت علیہ نے قطعیت کلیہ نہ لی تہی مکاتیب سرور نے عجب سامان
دکہلایا کہ اکثر نے ایمان پایا یہہ علو سے مرتبت حضرت ہے اور غلو سے رفعت
و شوکت ہے ۔

| اعلا کو حقیقت مین دو بالا پایا | | احمد نے عجب مرتبہ اسے علے پایا |
|---|---|---|

| عالم مین وہی سب سے نرالا پایا | | پایا نہ کسی نے کہین اوس کا ہمسر |
|---|---|---|

مجاہدین شجاعت پناہ جہاد فی سبیل اللہ مین اپنی جانون سے کہیلتے تہے مصیبتین جہیلتے تہے جب غزوہ مین کوئی توشہ نپایا نہ کوئی خوشہ ہاتہہ آیا تو درختون کے پتون کو جہاڑ کر کہایا وہ غزوہ غزوۂ ذات الخبط کہلایا سمندر نے لشکر اسلام کی دعوت کی اک مچہلی عنبر نامی کنارہ پر بجانب لشکر پہنکدی یہہ قدرت الٰہی تہی کہ وہ ایسی کلان ماہی تہی کہ نصف ماہ تک اوسکو کل لشکر نے کہایا اور لشکر تین سو کس کا شمار مین آیا ابو عبیدہ سردار لشکر نے ہڈی اوسکی پسلی کی کہڑی کرائی وہ ایسی اونچی پائی کہ اک شتر بلند اوسکے نیچے سے نکلگیا نہ بے محل گیا اور اوسکے حدقہ چشم مین منون آٹا خمیر ہوتا تہا محافظ اوسکو آب کثیر سے دہوتا تہا صحابہ نے مدینہ مین آکر اوس مچہلی کا حال حضرت سے بیان کیا آپ نے شکر رزاق دوجہان کیا حضرت نے فرمایا بہت خوب ہوا کہ تمنے اوسکو کہایا اگر کچہہ باقی ہو تو ہمکو دو صحابہ نے کچہہ گوشت حضرت کو دیا آپ نے تناول کیا۔

## غزوۂ فتح مکہ

جب کفر ضلالت او ظلمت وجہالت مکہ معظمہ مین زیادہ ہوئی تو خداوند جل علی کو یہہ بات منظور بالارادہ ہوئی کہ شوکت علیہ خیر الانام اور عظمت عظیمہ اسلام مکہ مین ظاہر ہوجائے اور مذلت کفار خسر الدنیا والآخرت باہر ہوجائے اور کفر وجہالت جزیرۂ عرب مین نیست و نابود ہو مکہ مین پرستش معبود ہو مسبب الاسباب نے یہہ سبب فرمایا اور یہہ واقعہ وقوع مین آیا کہ خزاعہ اور بنی بکر کے باہم لڑائی ہوئی

اوّل شبخون مارنے کو خزاعہ پر بنی بکر کی چڑہائی ہوئی بیس کس خزاعہ کے
مارے گئے اور بنی بکر کی طرف سے قریش بہی پکارے گئے چنانچہ اونہون نے
بنی بکر کی خفیہ شرکت کی اور خلاف عہد یہہ حرکت کی باعلام الٰہی حضرت نے خبر
پائی اور راجز خزاعہ نے امداد چاہی خدا نے اوسکی آواز حضرت کو پہونچائی
آپنے لبیک لبیک فرمایا اوسنے جواب پایا اوسوقت حضرت حجرۂ میمونہ
مین وضو کرتے تہے اور اوس آواز پر خیال دہرتے تہے کہ میمونہ نے کہا
کہ اے رسول خدا آپ نے کس کے جواب مین لبیک فرمایا آپنے بتلایا
کہ راجز خزاعہ کا مجکو پکارتا ہے کہ ہمکو قبیلۂ قریش بشرکت بنی بکر مارتا ہے حضرت
نے صبح کو یہہ حال حضرت عائشہ صدیقہ سے بیان فرمایا اونکو استعجاب آیا
کہ قریش کیونکر عہد شکنی کرینگے کیسے اوس مین قدم دہرینگے کہ اونکو تلوارون نے
فنا کیا ہے نہ چین دیا ہے آپنے کہا نہین شک ذرا قریش نے عہد توڑا ہی
یہہ قصور اون کا نہ تہوڑا ہے مگر اوس مین حکمت خدا ہے مدعائے اظہار حکم
کبریا ہے پہر بعد سہ روز عمر بن سالم خزاعی بحضور اقدس آئے اور سب
حالات نظم مین سنائے جب یہہ واقعہ ختم ہوگیا تو قریش کو یہہ فکر و غم ہوگیا کہ
جسوقت محمد خبر اسکی پائینگے تو ضرور فوج کشی فرمائینگے ابوسفیان کو بہر دریافت
حال ناموافق اور برائے ازدیاد میعاد صلح سابق مدینہ کو روانہ کیا اور توثیق
عہد کا بہانہ کیا ابوسفیان مدینہ پہونچکر پہلے پاس ام حبیبہ اپنی بیٹی کے گیا اون کو
بوجہہ اوس کے کفر کے آئی حیا جب اوسنے قصد حضرت کے بستر پر بیٹہنے کا کیا
تو اونہون نے بستر کو لپیٹ لیا ابوسفیان جہنجلایا اونہون نے فرمایا کہ

تو نجاست شرک مین مبتلا ہے نجس العین سے سوا ہے یہہ بستر سید الطاہرین کا
ہے مفخر الساجدین کا ہے ابوسفیان نے کہا کہ ای دختر بیوفا میری علحدگی
سے تیری عادت جبلی بدل گئی اور تیرے دل سے میری محبت نکل گئی ام
حبیبہ نے فرمایا کہ تیری سمجھہ مین یہہ نہ آیا کہ ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ بتہذیب اسلام
مہذب ہے اور تادیب ایمان سے مودب ہے اسے پدر نادان مین حیران
کہ تو سرداران قوم مین گنا جاتا ہے اور تجکو دعوی فہم وخرد بہا تا ہے حقیقت پر
نظر نہین فرماتا ایمان نہین لاتا یہہ کیا ہوشیاری ہر کہ تو پتہرون کا پجاری ہے
یہہ عجب ہی اور عقل پر غضب ہر کہ جو خود پتہرون کو گہڑے اور اون مین اور
چیزین جڑے وہ اون بتون کی پوجا کرے خدا سے نہ ڈرے اور اون
بتون کو معبود جانی اور اون سے حصول مقصود مانی اوس معبود مطلق کی
پرستش سزاوار ہے کہ جو خالق وپروردگار ہے ابوسفیان نے کہا
کہ واہ تو میری ہتک کی باتین بناتی ہی اور مجہسے میرے باپ دادا کا دین چہوڑاتی ہے
ناخوشی مین گہٹتگیا وہان سے اوٹہگیا حضور سرور مین حاضر ہوکر تجدید عہد کا پیام کیا
آپنے اوسکو نہ کچہہ جواب کلام دیا پہر حضرت ابوبکر سے کہا اونکو یہہ عذر رہا کہ مین اس
بارہ مین گفتگو نہین کرسکتا ہین تمہارے سوال مین اپنے حال سے نہین گذر سکتا الیٰ ہی
جناب عمر اور حضرت فاطمہ اطہر نے فرمایا پہر وہ پاس حضرت علی کے آیا اور اپنا
مطلب زبان پر لایا جناب مرتضیٰ کے مزاج وہاج سے ظرافت کا اتفاق تہا
اوس ظرافت مین عجب لطافت کا مذاق تہا جب ابوسفیان نے حیدر کرار سے
زیادہ مبالغہ واصرار کیا تو اونہون نے عندالاستفسار فرمادیا کہ تم اوٹہ سے

سردار قریش کے ہو خیر خواہ اپنے قوم وخویش کے ہو مسجد نبوی مین جاؤ وہان پکار کر
سبکو سناؤ کہ یہہ تو سبع سیمان کی سے ہے کہ مین سے لنے قریش کو امان دی ہے محمد
میری امان کو نہ توڑینگے اور جو توڑیگا تو اوسکو وہ جوڑینگے ابوسفیان نے کہا کہ ای
مرتضیٰ اگر مین اس بات پر قایم رہا اور آپنے ایسے بیانات پر کلمہ ملایم کہا تو مفید
ہوگا یا حضرت علی نے فرمایا کہ تم سے نے بیایا اسکا آخر اب تم جانو مانو یا نہ مانو
ابوسفیان نے مسجد شریف مین جاکر ویسا ہی کہدیا بعدہ مکہ کو کوچ کیا جب مکہ
مین پہونچا تو لوگون نے یہ حال سنکر غصہ مین اوسکے بدن کو نوچا بہت نفرین کی نہایت
توہین کی اور یہہ کہا کہ اسے زبدۃ الحمقا نہ خبر صلح لایا کہ اطمینان ہوتا نہ حال جنگ سنایا کہ
سامان ہوتا علی نے تیرے ہٹے اوڑائے تیری سمجہہ مین نہ آئے زوجہ ابوسفیان بہت
زبان دراز تہی بد انداز تہی اوس نے ابوسفیان کو ذلت اہانت دی لعنت و ملامت
کی جناب سید البشر نے طیاری لشکر فرمائی اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ قبیلہ قریش کو اسکی اطلاع
نہ دیجائے تاکہ وہ فوج کشی کی خبر نہ پائے دفعتہً اونپر دہاوا کیا جائے اور اون کو
گہیر لیا جائے حاطب ابی بلتعہ نے اک خط بیربط مشعر عزم سرور قریش بد اندیش
کو لکہا اور اوسکو بدست زن بت پرست خفیہ مکہ کو بہیجا علام الغیوب نے حاطب
کے عمل پر عیوب سے حضرت بابرکت کو آگاہ کیا آپنے شکر اللہ کیا فوراً محمد مصطفےٰ
نے علی مرتضیٰ اور زبیر و مقداد باصفا کو بولایا اور اون سے بطلب اوس خط کے
روضہ کاخ تک جانے کو فرمایا یہہ حضرات گہوڑون پر سوار ہوکر وہان پہونچے
اور اوس عورت سے ملے تلاشی مین اوسکے پاس کوئی خط نپایا حضرت علیؑ نے
تلوار سے اوس عورت کو دہمکایا اور یہہ فرمایا کہ رسول خدا نے تیرے پاس خط کا ہونا

صحیح بتلایا اگر تو خط نہ دیگی اور حیلے لیگی تو مین تجکو ننگا کر دونگا تیرے دلکو غم سے بہر دونگا
تب اوسنے موے سر کے جوڑے مین سے خط نکالدیا حضرت علی مرتضی نے
اوسکو لاکر بحضور والا پیش کیا وہ خط بنام سرداران قریش تہا اوس مین ذکر
تیاری جیش تہا کہ سید ابرار معہ لشکر جرار تم پر چڑہائی کرینگے تمہاری تباہی
کرینگے اگر حضرت تنہا ہی قصد فرمائینگے تو بہی تم پر غالب آئینگے تم ہوشیار رہو نہی
فکر کرو حضرت نے حاطب کو بولایا اوس سے استفسار فرمایا اوس نے اقرار
کیا اور یہہ بیان حال زار کیا کہ مین نے صرف بغرض حفاظت اپنے عیال واموال
کے یہہ کام کیا ہے نہ براہ ارتداد یہہ الزام لیا ہے اور مین خوب جانتا ہون
اور یہہ پہچانتا ہون کہ آپ ضرور فتح پائینگے میرے لکہنے سے کچہہ نقصانات نہ آئینگے
حضرت عمرؓ نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا اگر اجازت ہو تو اس منافق کو قتل
کیا جاے اسکو وقفہ نہ دیا جائے حضرت نے فرمایا کہ اے عمر یہہ اہالیان بدر کے
شمار مین آیا ہے اللہ جل شانہ نے بدر والون پر خاص تلطف فرمایا ہے چنانچہ۔
اعملوا ما شئتم اونکی نسبت قرآن مین آیا ہے حضرت عمر یہہ سنکر
رونے لگے پہر یہہ کلام ہونے لگے کہ کوئی کچہہ نہین پہچانتا ہے خدا اور اوس کا
رسول خوب جانتا ہے حضرت نے حاطب کو رخصت دی سزا معاف کی
احمد مختار معہ لشکر مہاجرین وانصار اور دیگر قبایل عرب جان نثار بتعداد دوازدہ
ہزار مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے اور کوچ منازل بہ توزک شاہانہ ہوئے
اثنائے راہ مین حضرت عباس سے ملے آپ کو دیکہہ کر وہ مثل گل کہلے حضرت
عباس نے ہجرت مکہ سے مدینہ کو فرمائی تہی حضرت نے یہہ ہجرت بہ تمثیل

اپنی نبوت کے آخری بتلائی ہہ نے حضرت عباس سے لئے اسباب اپنا حسب ارشاد
محمد خیر الناس سے کے مدینہ بھیدیا اور خود معیت خاتم النبوت مین کوچ کیا جب قریب
مکہ منزل مرالظہران مین لشکر کا قیام ہوا تو حضرت کا یہہ حکم عام ہوا کہ رات مین ہر شخص
پیش خیمہ خود آگ جلائے لشکر عرب کا دستور عمل مین لائے حضرت عباس کے قیاس
مین یہہ آیا کہ اگر لشکر نے اچانک دہاوا فرمایا تو قریش امان نپائینگے سب تباہ ہوجائینگے
حضرت عباس خوش خصال باین خیال لشکر سے علحدہ ہوکر بجانب مکہ گئے اور
اور اس جستجو مین رہے کہ کیطرح قبیلۂ قریش کو خبر دیجائے کہ وہ اپنے بچاو کی تدبیر عمل مین
لائے اگر قریش بحضور رسول باری بہ زاری و انکساری آجائینگے تو بوجہ آپکی رحیمی و کریمی
کے امن و امان پائینگے اتفاقاً ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بخوف
لشکر کشی سرور بدریافت خبر ادہر سے آگئے اور پشتۂ مرالظہران پر کہڑے ہوکر
روشنی آتش سے پا گئے کہ کوئی لشکر ہے جسکی نہ کچہہ خبر ہے حضرت عباس وہان پہونچے
اور اون کی باتین سنکر اپنے دل مین سوچے کہ یہہ قریش کی زبان ہے آواز ابوسفیان
ہے بالآخر اوسکو پکارا اور اوسکا جواب پاکر کہا حال سارا اور اوسکو اپنے ساتہہ لاکر لشکر مین
ٹہرایا حضرت عمر نے اوسکو دیکہہ پایا اوسکو قتل کرنا چاہا حضرت عباس نے اوسکے بچاو کو
یون بنایا کہ یہہ میری امان مین ہے میرا خیال اسکی حفظ جان مین ہے جب دیکہی یہہ سامان
نے تو حضرت عمر دوڑکر بہر اجازت قتل اکفر پاس حضرت خیر البشر کے گئے حضرت
عباس ابوسفیان کو آپ کے پاس لیگئے مگر اسکی کسیکو خبر نہ دیگئے حضرت فاروق
اعظم نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس کی کہ یہہ دشمن خدا کافر سردغا ابوسفیان
بے ایمان حمایت مین ہے عباس کی اگر اجازت ہو تو اوسکو گردن ماردن تن سے

سرادقات ون حضرت عباس سے کہا کہ اے رسول خدا مین نے اسکو امان دی حضرت عمرؓ نے پہر گفتگو کی مگر آپنے حضرت عباس سے فرمایا کہ مین نے اسوقت یہہ مناسب پایا کہ تم اسکو اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح کو میرے پاس لاؤ حضرت عباس نے علی الصباح اوسکو بحضور اقدس حاضر کیا حضرت نے اخلاق باطنی اپنا ظاہر کیا اور یہہ فرمایا کہ ای ابوسفیان ابتک تیرے اعتقاد مین یہہ نہ آیا کہ سواے خدا نہ کوئی قابل پرستش ہے نہ لائق کورنش ہے ابوسفیان نے کہا کہ میرے مان باپ آپ پر ہون خدا آپ نہایت خلیق و حسین ہین رحمۃ اللعالمین ہین کہ باوجود میری ایسی عداوت کے آپکی یہہ عنایت ہی یہہ عین صفت رحمت ہی واقعی سواے خداے غنی اور کوئی عقل مین نہین آتا اگر کوئی اور ہوتا تو ضرور وہ ہماری مدد فرماتا پہر حضرت نے فرمایا کہ تو میری نبوت کی تصدیق کرتا ہے یا بیدینی و کفر پر مرتا ہے ابوسفیان نے ایمان لانے مین کچہہ تامل کیا حضرت عباس نے سمجہا دیا کہ اب کیون تجاہل ہے کسلیے تامل ہے اگر تو اب وقت مین دفعہ دیگا تو اسی دم عمر تیرا سر کاٹ لیگا ابوسفیان کو پہر کچہہ توقف نہ رہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب حضرت نے ابوسفیان کو رخصت کیا تو حضرت عباس سے یہہ کہدیا کہ ابوسفیان ہمیشہ سے سخت کافر ہے اسلیے مجکو یہہ اندیشہ وافر ہے کہ کہین ایسا وقوع مین نہ آئے کہ وہ یہان سے جاکر مکہ مین مرتد ہو جائے آپنے فرمایا میرے خیال مین یہہ بہتر آیا کہ اسکو ٹہراؤ تمام لشکر دکہلاؤ تاکہ شوکت با احتشام اوسکے دیکہنے مین آئے اور ہیبت اسلام اوسکے دل مین سمائے حضرت عباس نے اوسکو جاکر روکا نہ دیا کوئی دہوکا ایسے مقام پر بٹہلایا کہ

جہان مرور لشکر کا پایا جب ابوسفیان نے رسالہ ہائے سواران اور پیرا ہائے
پیادگان کو دیکھا اور ادن کے سردارون کا جا بجا لیکھا تو اونکی ہیبت وحشمت سے
متحیر ہوا اور ہیبت علم سے رنگ اوسکا متغیر ہوا اور کہا کہ اے عباس باصفا
تمہارا بھتیجا بڑا بادشاہ ہوگیا بہت ذیجاہ ہوگیا حضرت عباس نے
فرمایا کہ یہہ کیا تیری سمجھہ مین آیا یہان بادشاہت کا کیا کام ہے وہ پیغمبر والا
مرتبت عالی مقام ہے حضرت عباس نے آپسے یہہ امر بھی عرض کیا گویا پیغام دیا کہ
ابوسفیان نمود اری کو عزیز رکھتا ہے سرداری کی تمیز رکھتا ہے اوسکے لئے کوئی
ایسا امر ہو کہ جس سے اوسکو فخر ہو حضرت نے من دخل دار ابی سفیان
فھو امن فرمایا اور یہہ بھی سنایا کہ جو مسجد الحرام مین داخل ہوگا اور جو ہتیار ڈالکر
اتباع پر مایل ہوگا اور جو دروازہ اپنا بند کرلیگا قریش کا ساتھہ ندیگا اوسکو امان ہے
اوسپر نہ کسی شک کا گمان ہے جب موکب اغلب مکہ طیبہ مین داخل ہوا تو عکرمہ
بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ معہ جماعت پر شقاوت مقابل ہوا آپ نے فرمایا
کہ میری رائے مین یہہ آیا کہ جبتک کوئی تم سے نہ لڑے خواہ نخواہ نہ لڑے
تب تک تم اون سے نہ لڑو قتال و جدال نہ کرو جسوقت کفار نے آغاز
جنگ کیا تب مسلمانون نے لڑکر اون کو بہت تنگ کیا سخت لڑائی ہوئی
کفار بدبخت کی بورائی ہوئی لشکر خالد بن ولید نے کافرون کو مسجد الحرام تک
بہگایا اور مار تے مارتے اونکا برا حال بنایا چوبیس کس کافر بنی بکر اور چار
ہزیل کے قتل ہوئے اور دو مسلمان شہید فی الاصل ہوئے عکرمہ نے ایک
مسلمان کو مار ڈالا تہا بظاہر اوسکا یہہ جرم سزا وار تہا مگر سرور نے یہہ سنکر

تبسم فرمایا اور سبب اوسکا یہہ بتلایا کہ قاتل و مقتول بہشت کو ساتھہ جاتے نظر آئے سامعین
نے یہہ سنکر استعجاب فرمائے اگرچہ عکرمہ کا مسلمان ہونا لوگ دشوار جانتے تھے
اور اوسکے ایمان لانے کو نہ مانتے تھے مگر وہ بموجب پیشین گوئی نبی کے مسلمان ہوا
داخل جنان ہوا روضۃ الاحباب اور معارج النبوت مین ہے کہ ابن عباس سے یہہ
روایت مین ہے کہ جب حضرت مکہ مین داخل ہوئے تو مستغیث سایل ہوئے کہ
خالد اہل مکہ کو قتل کرتے ہین لوگ مرتے ہین آپنے **ارفع عنہم السیف** کا حکم
دیا مگر جانے والے نے **ضع فیہم السیف** کو بیان کیا خالد نے زیادہ
قتل مین کوشش کی ستر مردمان کو قتل کر کر مرگ کی چاشنی دی حضرت نے خالد پر
عتاب کیا اونہون نے یہہ جواب دیا کہ مجکو حکم قتل کا پہونچا تہا اسلیئے نہ کچہہ سوچا تہا
حضرت نے حکم کے لیجانے والے سے استفسار کیا اوسنے اقرار کیا کہ مجکو
راہ مین اک شخص مہیب شکل نظر آیا سر اوس کا آسمان پر پاؤن اوسکا زمین پر پایا
نہ کوئی اوس کے ساتھہ مین تہا اک حربہ اوس کے ہاتھہ مین تہا اوس نے مجھسے کہا
کہ **ضع فیہم السیف** مین کمی بیشی نہ کیجیو کوتاہ اندیشی کو راہ نہ دیجیو اور یہہ ہی جا کر
کہنا نہ غافل رہنا ورنہ اس حربہ سے تجکو مار ڈالونگا تیری جان نکالونگا مجکو اوسکی دہشت
وہیبت سے کچہہ ہوش نہ رہا مین نے جا کر ویسا ہی کہا دریافت ہوا کہ فرشتہ مرد مہیب
شناخت ہوا چونکہ عہد مین بوقت قتل حضرت امیر حمزہ حضرت نے زبان صادق البیان
سے قتل ہونا ہفتاد کس کا فرمایا تہا اسلیئے بحکم خداوند عالم مقتول ہونا ستر آدمیونکا
لازم آیا تہا اللہ تعالے نے آپکو سچا جتلایا آپ کے کلام نیک انجام مین فرق
نہ آیا حضرت نے مکہ مین پہونچکر سجدہ کو سر جہکایا ریش مبارک نے کجاوہ سے مس

فرمایا سوا سطی بیہہ سجدہ شکر حق تعالے بہا کہ کس کربت و غربت سے یہان سے نکالا تہا اب کس عظمت و شوکت سے یہان داخل فرمایا کہ دونون جہان مین اعزاز پایا۔ حضرت نے بخانہ امہانی بنت ابو طالب غسل کیا اور آٹھہ رکعت نماز چاشت پڑہکر آرام لیا یہہ بات امہانی کی زبان پر آئی کہ علی مرتضی میرا بہائی فلان کو قتل کرنا چاہتا ہے اور مجکو اوس کا بچانا بہاتا ہے مین نے اوسکو امان دی ہے آپسے امید منظوری کی ہے آپ نے فرمایا کہ مین نے تمہاری امان منظور کیا اکثر سرداران قریش شہر سے بہاگے اور جو آئے آپکے آگے اونکا قصور حضور نے معاف کیا او جان بخشی کا اعتراف کیا حضرت نے کہا کہ اب میری نسبت تمہارا کیا گمان رہا سب نے بالاتفاق کہا نہ از روے نفاق کہا کہ آپ ہمارے برادر مہربان ہین مالک ذیشان ہین آپ ہم پر رحم فرماوینگے ہم نجات پاوینگے پہر حضرت کا یہہ ارشاد ہوا کہ مین وہ کہتا ہون جو یوسف نے اپنے بہائیون کے حق مین کہا لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین اونکو آپکی عنایت و مرحمت کا ہوا یقین مشرکین بدین نے تین سو ساٹھہ بت خانہ کعبہ مین نصب کئے تہے اون کے پانون سیسے سے جمادئے تہے حضرت کے دست حق پرست مین ایک لکڑی تہی وہ ایسی جکڑی تہی کہ جب حضرت اسطرف بتان اشارت فرماتے تہے تو وہ چت گرکر اپنے پجاریون کو شرماتے تہے اور جسکی جانب پشت اشارہ ہوتا تہا وہ بت اوندہا گر کرنا کارہ ہوتا تہا اور حضرت بوقت اشارت یہہ آیت جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا پڑہتے تہے خانہ کعبہ کو نجاست سے پاک کرتے تہے دیوار کعبہ پر کچہہ نشان تصویرون کے تہے وہ خاکے پیغمبرون اور امیرون کے تہے حضرت نے اونکو آب زم زم سے

دلوایا اور اوس مین تصاویر حضرات ابراہیم و اسمٰعیل کو پایا مشرکون نے برا شرات
اون کے ہاتہہ مین علامت تیر قماری کی بنا دمی تہی حالانکہ ان پیغمبرون نے کبہی ایسی
کام کو جاری نہی اور یہہ نوعیت مشہور ہے مصلحت سے نہ دور ہے کہ جس بت نے
اونچے پر نصب پایا اوسکو اندر کعبہ کے توڑ کر یون گرایا کہ جناب علی مرتضٰی نے حضرت
نبی خدا سے کہا کہ میرا یہہ خیال رہا کہ آپ میرے کاندہون پر سوار ہو کر بتون کو توڑین
اون کے کان مروڑین حضرت نے فرمایا کہ اے برادر بلند پایا تم بار نبوت نہین
اوٹہا سکتے مجکو بار ولایت کے اوٹہانے مین امور دشوار نہین آسکتے حضرت علی
نے کتف پاک صاحب لولاک پر پاہائے مبارک رکہکر بتون کو توڑا کسی کو
نہ چہوڑا اگرچہ آپ لکڑی سے بتون کو گراتے تہے اور بظاہر کوئی ضرورت
کاندہون پر چڑہانے کی نہ پاتے تہے مگر جو اندر کعبہ کے بنظر شرف حضرت
مرتضٰی ایسا ہوا تو مقام استعجاب نہ ہا سرور نے بجرائم سخت نو کے عکرمہ
بن ابی جہل صفوان بن امیہ وحشی قاتل حمزہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح
کعب بن زہیر ہبار بن اسود عبداللہ بن زبعری عبدالعزی ابن خطل مقیس
بن صبابہ حارث بن طلاطلہ حویرث بن نقیدان گیارہ مردونکا اور ہند زوجہ
ابوسفیان قرتنا قریبہ ارنب سارہ ام سعد چہ عورتون کا خون ہدر فرمایا تہا
اون مین سے عبدالعزی مقیس حارث حویرث قتل ہوئے تہے باقی نے ایمان
پایا تہا عورتون مین سے ہند قرتنا ایمان لائین تہین اور باقی قتل ہونے نہین
آئین تہین۔

## غزوۂ حنین

بعد فتح مکہ غزوہ حنین باکفار اہل شین واقع ہوا المختصر دین سید الثقلین یہان بہی بانیہ زین لاحق ہوا حنین نواح طایف مکہ مین اک مقام کا نام ہے مشہور عام ہے وہان کفار ناہنجار بارادہ کارزار جمع ہو گئے ہتے قابل قلع و قمع ہو گئے ہتے حضرت لشکر ظفر پیکر براے مقابلہ گروہ اکفر لیگئے سورخین اوس مین بارہ ہزار مرد جنگی کی خبر دیگئے مجاہدین نے حضرت سے کہا کہ اے سید والا کافرون نے مواشی اور سامان نمایشی نکالا ہے آپنے کہا انشاالله تعالے یہہ سب غنیمت مین تم کو ملنے والا ہے عوف بن مالک سردار کفار ہتا مرد غدار ہتا بہنگام جنگ مسلمانان جاے تنگ مین مقابل ہتے جوانان قبیلۂ ہوازن تیراندازی مین کامل ہتے اونہون نے شستون سے بہت تیر چہوڑے مسلمانون نے بہت تیرون سے مونہہ موڑے اکثر کے پانون اوکہڑ گئے چہکے چہوٹ گئے حضرت بغلہ شہبا یعنی دُلدُل خوشنما پر سوار ہوئے اور آگے بڑہکر کفار سے دوچار ہوئے حضرت کو نہ کچہہ خوف آیا زجراً یہہ فرمایا۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

مین نبی ہون شک نہین اسمین ذرا ابن عبد المطلب ہون بالعلا

ابو سفیان بن حارث آپ کے ہمراہ ہتے حضرت کے خیر خواہ ہتے اونہون نے عنان بغلہ تہامی ہتی آگے بڑہجانے کی نہ بے انتظامی ہتی حضرت عباس عمِ رسول خیر الناس بہی وہان موجود ہتے جو یان مقصود ہتے اونہون نے حسب ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب مہاجرین و انصار کو اصحاب سمرہ کہکر پکارا تہا چونکہ بیعت رضوان کو زیر درخت سمرہ گذرا تہا اسلئے ارباب

بیعت رضوان کو اصحاب سمرہ کہا سبکو آواز حضرت عباس سے جوش ہوا حملہ نے
یکبارگی حملہ کیا اوس حملہ نے ایسا عمل کیا کہ کافرون نے شکست پائی فتح عظیم مسلمانون
کے ہاتہہ آئی خدا نے فرشتے بہی مسلمانون کی مدد کو بہیجے ہتے کافرون کے زہرہ
آب خاک کلیجے ہتے اس غزوہ مین بہی اک مشت خاک و سنگریزہ خاشاک بجانب لشکر
کفار بد اختر پہینکدی تہی اور بہ شاہت الوجوہ بد دعا کی تہی اوسکا یہہ اثر پایا کہ شکست
کفار نے خون آلودہ مونہہ دکہلایا بعض مجاہدین کے دل بشریت آگین مین یہہ خیال
آیا کہ ہمیشہ ہماری جماعت قلیلہ نے جماعت کثیرہ کفار پر غلبہ باکمال پایا اب ہماری
جماعت کثیر ہے اور کفار کی قلیل پر تقصیر ہے ہم اونپر غالب آئنگے کافر
مغلوب ہوجائینگے فی الواقع جماعت کفار بتعداد چار ہزار بمقابلہ بارہ ہزار اہل اسلام
شجاعت شعار کے بہت قلیل تہی مگر یہہ بات ناپسند خداوند جلیل تہی اسلئے
مسلمان پسپا ہوگئے ہتے پہر بامداد خدائی جواد وہ واپس آئے جو گئے ہتے
اور اس آیہ یوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم مین اس قصہ کا ذکر ہے نہ مقام فکر
ہے بیشمار غنیمت مسلمانون کو حاصل ہوئی لبسیار منفعت ایماندارون کو واصل
ہوئی اک پہاڑ مواشی سے بہر گیا تہا تعداد سے تجاوز کر گیا تہا حضرت نے
وہ کل مواشی صفوان بن امیہ کو عطا فرمائی اس عطیہ سے اوس کے اسلام کی
نوبت آئی کفار حنین سے بہاگ کر اوطاس مین اکہٹی ہوگئے ہتے اور اپنی
ترش روئی سے اون کے دانت کہٹے ہوگئے ہتے لشکر سید البشر نے وہان
چڑہائی کی بعد جدال و قتال اونکو شکست دی عوف بن مالک نے پہلے سے
سامان ضروری اک سال کا قلعہ طایف مین رکہا یا تہا اور اوس نے مع مشرکان

ہوازن و ثقیف کے اوس قلعہ مین امن پایا تہا حضرت نے اوس قلعہ کا محاصرہ فرمایا تہا
بعد چند روز کے آپکو خواب مین یہہ نظر آیا تہا کہ اک پیالہ شیر میرے سامنے رکہا ہے
اور اوسپر ایک جانور کا گذر ہوا ہے اوس جانور نے اپنی چونچ سے دودہ اوس
پیالہ کا گرایا پہر اوسکو نہ پیا حضرت نے اس خواب کو صدیق اکبر سے بیان کیا اونہون
نے اوسکی تعبیر مین یہہ جواب دیا کہ اسوقت مین نہ یہہ قلعہ فتح ہوگا نہ کوئی رجوع بصلح
ہوگا آپنے فرمایا کہ اسکو صحیح پایا حضرت نے اوس قلعہ کو چہوڑا وہان لشکر بہت رہا
نہ تہوڑا پہر وہ قلعہ خودبخود حضرت کے قبضہ مین آیا آپنے اوسپر تصرف فرمایا عوف
بن مالک ایمان لایا ہوازن نے بہی اسلام پایا حضرت نے عوف بن مالک کو
خطاب امیر دیا اوس نے بہت جلد بعد مقابلہ ثقیف کو بہی مسلمان کیا حضرت نے
غنایم مین سے قریش نئے مسلمانون کو بہت زیادہ دیا بعض نوجوانان انصار نے یہہ شکوہ
کیا کہ قریش نے غنایم سے بہت زیادہ پایا اور ہمکو حضرت نے کم مرحمت فرمایا حالانکہ ابتک ہماری تلوار نے
خون قریش کی بوندین ٹپکتی ہین اور ہمیشہ سرمیدان کارزار مین اول ہماری شمشیرین چمکتی ہین جب حضرت نے یہہ
خبر پائی تو آپنے جماعت انصار اک خیمہ مین جمع فرمائی پہر اون سے یہہ کہا کہ مین نے
ایسا سنا اونہون نے التماس کی کہ اشخاص فہمیدہ نے نہین کہی کوئی بات پاس
کی البتہ نوعمر جوانان نافہم نے کچہہ کہا وہ نامناسب ہا حضرت نے اپنے احسانات
کو اون پر شمار فرمایا کہ مین تمکو ظلمت کفر سے نورانیت ہدایت مین لایا مناکث شرک سے
نکالا طریق حق پر سنبہالا سزاوار دار القرار کیا عزت و وقار دیا باقی دیگر احسان
محسن زمان نے بیان فرمائے سب نے بجملہ مستحسن بالایقان بتلائے آپنے کہا
کہ اے انصار باوفا تم بہی اپنے احسانات کو ظاہر کرو لوگون کے دلون مین

پہر دوادہون نے یہہ امر عرض کیا کہ اے رسول کبریا ہمارے کیا احسان ہین ہم
آپ کے تابع فرمان ہین آپنے فرمایا کہ ہم نے تمکو اپنے گہرون مین ٹھیرایا ہم
تمہارے مددگار رہے اور ایسے ہی اور کلمات بسیار کہے پہر حضرت کا یہہ ارشاد
ہوا کہ قریش پر یہہ باعث تزاید امداد ہوا کہ وہ نئے مسلمان ہین لائق احسان ہین
اون کے قلوب کی تالیف ضرور ہے کیا تمکو یہہ نامنظور ہے کہ لوگ اپنے گہر
اموال لیجائین اور ہم رسول اللہ کو اپنے گہر لیجاکر اجلال پائین سب انصار نے سیدالابرار
سے کہا کہ اے رسول خدا ہم آپ سے رضامند ہین بہر حال خورسند ہین پہر حضرت نے
عزیمت مدینہ کی فرمائی آپکی برکت سے زینت مدینہ نے پائی -

# غزوہ تبوک

غزوہ تبوک غزوات مشہورہ مین ہے اور یہہ غزوہ آخری حالات ماموره مین ہے
اطراف شام مین تبوک اک موضع کا نام ہے وہ لشکر ہمایون کا مقام قیام ہے
چونکہ ایام عُسرت مین اس غزوہ کا حکم ہوا اسلیئے اسکو غزوہ عُسرہ بہی کہا جب حضرت
نے خبر پائی کہ ہرقل بادشاہ روم چاہتا ہے لڑائی تو حضرت نے پہلے لشکرکشی
مناسب جانی اور یہہ تجویز اکثر سے نمائی آپنے جماعت قبائل عرب کو بولایا
اک بڑا گروہ بحضور والا حاضر آیا حضرت نے حکم جہاد دیا اور اس غزوہ کو خلاف
عادت شریف اور طریقہ دیگر غزوات لطیف کے علانیہ ظاہر کیا چونکہ سفر دراز
تہا اسلیئے مناسب انکشاف راز تہا آپنے اوسپر رغبت دلائی کہ اس غزوہ کی
اعانت سے ہوگی بہلائی جو شخص سامان لشکر یا اسباب نصرت بقدر مقدرت

میرے سامنے لائیگا وہ جنت پائیگا تیس ہزار لشکری تہے حضرت عثمان ایسے مستعد یاوری تہے کہ اونہون سے تیس ہزار کا سامان بحضور سرور مرسلان پیش کیا بجوبی اطمینان جیش کیا آپ حضرت عثمان سے نہایت راضی ہوئے بغایت موصوف فیاضی ہوئے خدا سے رضامندی چاہی اون کے حق مین دعائے خیر فرمائی اور یہہ کہا کہ بحکم خدا آج سے عثمان ضرر نہ پائیگا کہین اوسکو خطر نہ آئیگا حضرت عمر نے کہا کہ مجہکو خیال رہا کہ ابوبکر ہمیشہ مجہسے امور خیر مین غالب رہتے ہین رضائے خدا و رسول کے طالب رہتے ہین اب مین بوجہ اپنی دست رسی کے غالب رہونگا شکر خدا کرونگا الحاصل مین نصف اپنا خدمت بابرکت حضرت خاتم الرسالت مین لایا آپنے فرمایا کہ اپنے عیال کو کتنا چہوڑا مین نے کہا کہ اپنے اطفال کو اتنا ہی نہ بہت نہ تہوڑا حضرت صدیق بالتحقیق کل مال اپنا لائے نہ کچہہ چہوڑ آئے حضرت نے کہا تم نے کیا رکہا اونہون نے کہا خدا اور رسول خدا پہر حضرت نے کہا ما بینکما ما بین کلمانکما یعنی جتنا تفاوت تمہارے کلمات مین پایا اوتنا ہی تمہارے درجات مین پایا جناب رسول خدا نے حضرت علی مرتضی کو قیام مدینہ کا حکم دیا اونہون نے عرض کیا کہ آپ مجہکو عورات و اطفال مین چہوڑتے ہین کسلیئے آپ مجہسے مونہہ موڑتے ہین حضرت نے فرمایا کہ آیا تم کو یہہ ناخوش آیا کہ تم ہو مجہسے ایسے کہ جیسے ہارون موسی سے موسی کوہ طور پر گئے ہارون بنی اسرائیل مین نائب موسی رہے ایسے ہی مین تمکو گو تم نبی نہین بنی نفسی ہین اپنا نائب کرتا ہون اور جملہ کاروبار وصیت تمہارے ذمہ دیتا ہون جناب سید البشر معہ لشکر ظفر پیکر مدینہ سے روانہ ہوکر بعد قطع منازل و طئی مراحل تبوک مین پہونچے اور حضرت وہان کا ٹہرنا مناسب سوچے اگرچہ آپنے قیام تا ایام کامل فرمایا مگر ہرقل بخوف رسول مقتل نہ مقابل آیا وہ آپکی نبوت کا قایل تہا حضرت کو دین پر

ائی تہا آپنے لشکر اطراف کو روانہ کئی لشکر نے جواب مین دبدبہ شاہانہ کئی خالد بن ولید اکیدر حاکم دومۃ الجندل کو گرفتار کرلائے اور اوسکے بہائی کو قتل کرائے آپنے اکیدر کو رہا کیا اوس سے کچہہ نذرانہ مقرر کردیا حضرت نے حسب مصلحت تبوک سے مدینہ کو مراجعت فرمائی مدینہ نے آپکے پہونچنے سے زینت پائی

دربار نبی ہوگیا سرکار مدینہ
یہہ مقدم پیغمبر خالق کا شرف ہی
گلگشت نبی ہوتی ہی ای بلبل شیدا
وہ دل ہی کہان عشق کی جو لطف اوٹہائین
احباب پیمبر ہتے فدا سر ور دین پر
فیضان محمد کا یہہ عالم تہا نمایان

مختار مدینہ رہا سردار مدینہ
جنت کی نشان بنگئی آثار مدینہ
کیونکر نہ شگفتہ رہی گلزار مدینہ
عشاق کے دل لیگیا دلدار مدینہ
قربان دل وجان سے تہی انصار مدینہ
اعلے تہے سلاطین سے انفار مدینہ

رہتی ہے یہہ ہی ثاقب مسکین کو تمنا
دکہلائے خدا مجہکو بہی دیدار مدینہ

سنہ ۹ ہجری مین خدا نے حج فرض فرمایا حضرت نے بوجہ اشتغال ہدایت جہال اور تعلیم اشخاص نیک اعمال اور امور غزوات سید السادات حج کا موقع نپایا آپنے حضرت صدیق اکبر کو امیر الحاج مقرر کیا اور اونکو روانگی کعبہ کا حکم تو تہنیت دیا چونکہ اظہار نقض عہد زبانی کسی اہل بیت سے مناسب تہا اسلئے آپنے حضرت علی مرتضی ولی باصفا کو مکہ بہیجا کہ سورہ برات موسم حج مین لوگون کو سنائین اوسکے احکام سمجہائین حضرت علی ناقہ عضبا رنبی پر سوار ہوکر اور مکہ مین پہونچکر کعبہ مین گئے اور منتظر تعمیل حکم کے رہے اونہون نے بعد حج سورہ برات بہ

آواز بلند اور بوسیلہ اشخاص ارجمند سنائی اور یہہ منادی فرمائی کہ سال آیندہ مین کوئی مشرک حج نہ کرے اور برائے طواف خانۂ کعبہ کوئی برہنہ قدم نہ دہرے مسلمان بہشت پاینگا سوا اوس کے نہ کوئی جنت مین جائیگا اور جس کا عہد ہی وہ پورا کرے نہ ادہورا کرے اور جس کا عہد وپیمان ہے اوسکو چار مہینے تک امان ہے پہر جو ایمان نہ لائیگا وہ قتل کیا جائیگا - عرب مین بنی نجران قبیلہ نصاری تہا منجانب حضرت اونکو دعوت اسلام کا اشارہ تہا سنہ ہجری مین قوم کے چودہ مرد منتخب بجناب سید والانسب حاضر آئے اور وہ حضرت سے مباحثہ بیجا پیش لائے آپنے ہر چند اونکو سمجہایا مگر اون کے خیال مین کچہہ نہ آیا آخر کار کفار بہ قرار مباہلہ بوعدۂ فردا اپنے مقام قیام پر گئے اور اونکو قرار داد مباہلہ کے خیالات رہے اوہون نے عاقب اپنے سردار سے مشورہ کیا اوسنے یہہ جواب دیا کہ محمدؐ پیغمبر برحق ہین یہہ مطلق ہین اگر اون سے مباہلہ کیا جائیگا تو وہ ضرور تم پر تباہی لائیگا مباہلہ اسکو کہتے ہین کہ دربارہ امور نزاعی بجناب الٰہی بمبالغہ تمام بغرض انجام مستدعی رہتے ہین کہ جو برسر باطل ہو اوسپر خدا کی لعنت نازل ہو خدا اوسکو تباہ وبرباد کردے بیست وبے بنیاد کردے اور سخت مبالغہ مین مقام مباہلہ مین اپنی اولاد وعورات کو ساتہہ لاتے ہین اون سے آمین کہلاتے ہین جب دوسرے روز وہ ندامت اندوز دربار اوقار مین آئے تو حضرت جناب فاطمہ زہرا و علی مرتضی اور امام امام حسنین علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لائے جب اوہون نے پنجتن پاک کو مجتمع پایا تو دل اونکا گہبرایا ابو الحارث بن علقمہ بولا کہ اگر اوہون نے زبان کو کہولا تو پہاڑ بہی ٹلجائیگا مباہلہ مین ان سے کوئی فتح نہ پائیگا پس اوہون نے مباہلہ سے انکار کیا اطاعت

کو اختیار کیا ہر سال ہزار حلے بطور نذر دینے گئے اور حضرت سے رخصت ہو کر وہان سے
چلدئے آپنے کہا یہہ ضرور تہا کہ اگر یہہ مباہلہ کرتے تو بندر وغیرہ کی صورتون مین مرتے
یہہ صحرا آگ برساتا نصاری کا زمین پر کوئی نام ونشان نپاتا سنہ ہجری جناب
رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے حج کعبہ باصفا خود تشریف فرما ہوئے جب
حضور پرنور مکہ معظمہ مین جلوہ نما ہوئے تو آپنے ایسے کلمات ہدایات فرمائے کہ جیسے
کوئی وداع کی باتین سنائے اسلیئے یہہ حج حجۃ الوداع کہلایا یہہ ہی سبب تسمیہ
پایا جب قبائل عرب نے یہہ خبر پائی کہ حضرت نے بجہت حج عزیمت فرمائی تو اطراف
سے روانہ ہر گروہ ہو گیا اک لاکہہ سے زائد انبوہ ہو گیا حضرت نے ارکان حج ادا فرمائے
خطبہ مین احکام حج بیت الحرام اور مرام نصایح مفید عام سمجہائے اور یہہ بہی ارشاد کیا
لوگون کو سنا دیا کہ شاید لیسال آیندہ مین تم مین نہ رہون پہر یہان مواعظہ نہ کہون اور حفاظت
جان ومال اور ممانعت ناحق خونریزی وقتال کی تاکید کی اور یہہ بہی نصیحت کردی کہ
خاوند اپنی بی بی کے ساتہہ سلوک واحسان کرے اوسکے معاملات مین ڈرے
اوسکو تکالیف بیجا نہ دے اور اوسکے نان ونفقہ کی خبر لے اور جورو اپنے خاوند کی
اطاعت کرے اوسکے بلا اجازت کہین قدم نہ دہرے کسی مرد بیگانہ کو اپنے گہر نہ
آنے دے نہ کسی غیر کو قابو پانے دے اپنے خاوند سے ڈرتی رہے موافق
قرآن مجید عمل کرتی رہے پہر آپنے کہا کہ مین تم مین کیسا رہا کیا تم مجہسے خوش رہو گے
بروز محشر خالق اکبر سے کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ اے رسول کبریا ہم آپ سے
خوش رہینگے جناب الٰہی مین یہہ کہینگے کہ آپنے احکام رب الانام بخوبی پہونچائے اور
نصیحت سے امت کو برسر اسلوبی لائے حضرت نے انگشت شہادت کو بجانب

آسمان اوٹھایا اللھم اشھد فرمایا اور کہا کہ تین چیزین ہیکو رکہتی ہین صفاک اخلاص عمل بایمان دوسرے شوکت جماعت مسلمانان تیسری خیرخواہی اہل اسلام یہہ کلام ہین لاکلام احرام تین قسم ہے تمتع قران افراد اونکا اسم ہے تمتع ہین صرف بماہائے حج عمرہ بجالاتے ہین بعدہٗ حج ادا فرماتے ہین قران ہین احرام حج وعمرہ ساتہہ باندہا جاتا ہے اور افراد ہین فقط حج یا عمرہ کا احرام صادق آتا ہے جناب علی خیبرشکن نے یمن سے ارادہ حج کا کیا اور احرام اسطرحپر باندہ لیا کہ جیسا رسول خدا کا احرام ہے ویسا ہی میرا احرام خیرانجام ہے حج یا عمرہ کی نیت کرنے کو احرام کہتے ہین اور احرام ہین بے سینے کپڑے پہنے رہتے ہین فقط عمرہ ہین لبیك اللھم عمرۃ اور صرف حج ہین لبیك اللھم بحجۃ اور قران ہین لبیك اللھم بحجۃ وعمرۃ پڑہتے ہین پڑہنے والون کے موہنہ سے انوار جھڑتے ہین القصہ بروز عرفہ یہہ آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا نازل ہوئی خبر کمال دینی اور پوری نعمت یقینی اور پسندیدگی اسلام برائے خوشی مسلمانان انام کامل ہوئی چونکہ نزول اس آیتہ کا بروز عرفہ یوم جمعہ ہین پایا اسلیئے یہہ دن یوم عید کہلایا حضرت بعد فراغت حج مدینہ طیبہ کو تشریف فرما ہوئے اثنائے راہ ہین بمقام غدیر خم رونق افزا ہوئے غدیر یعنی تالاب کلان اور خم اوسکا نام ونشان آپنے وہان خطبہ ولایت بہ جذبہ محبت اسداللہ الغالب علی ابن ابی طالب کا پڑہا اوس سے مرتبہ والا حضرت علی اعلا کا بڑہا حضرت نے فرمایا کہ میری محبت مسلمانون کو اپنی جانونسے زیادہ مناسب ہے سب نے کہا اے رسول خدا آپکی محبت سبکو اپنی جانون سے زیادہ واجب ہے پہر آپنے کہا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من

عا دا ارشاد کیا حضرت عمر نے بہ بخ بخ یا ابن ابی طالب جناب مرتضی کو مبارکباد دی اور ہر مومن و مومنہ کے مولا ہونے سے اونکی بہت تعریف کی الحاصل بطئی منازل حضرت مدینہ آسے وہان ہدایت مخلوقات اور عبادت معبود کائنات مین مشغول ہائے اکثر حالات قرب اجل بیان کئے اور کلمات وداع بہی فرمادئے۔

## اب یہان ذکر وفات سید الثقلین سے
## کربت وحزن والم مین ہر دل رنجور ہے

فہامۂ عقلائے عالم مین ہیدا ہے اور علامۂ اذکائے بنی آدم کو ہویدا ہے کہ لباس حیات مستعار ہے اساس عمر ناپائدار ہے راہ منازل مسافران عقبیٰ نہایت دور و دراز ساحت مراحل بادیہ دنیا بغایت مخطور و خلل انداز گیتی دار فنا ہے نہ مدار بقا بنائے جفا ہے نہ جائے وفا ملام فرار ہے نہ مقام قرار خانۂ لوار ہے نہ کاشانۂ بہار۔

| | |
|---|---|
| دنیا عجب سرائے فانی ہے | اس مین کہین نہ جاودانی ہے |
| دورہ یہان ہے آنے جانے کا | آتی ہے موت جان جانی ہے |

ای بلبل مدہوش مستی گل باغ ہستی ہمنشین خار ہی اور گل میکدۂ دہر بازہر قہر قرین خمار ہے اس جہان مین گنج برنج عیش بہ طیش وفاق بہ نفاق التصاق بہ افتراق پیوستہ ہی اور اس دوران مین رحمت بازحمت قربت باکربت

مسرت با مضرت عشرت با عسرت وابستہ ہے۔

| | |
|---|---|
| گلشن دار فنا مین ہم صفیر | ہر گل خندان ہے نوک خار پر |
| خار غنچون کو بنے نیش جفا | یہہ بلا کیسی ہے اس گلزار پر |

جس سرو شمشاد سے چمن وجود آزاد مین سر اوٹھایا اوسکی شاخہاے پر آفات کو ارّہ حوادث سے خاک ہلاک پر گرایا اور جس نہال نازنگی آل نے گلشن حیات مین نشو و نما پایا اوسنے اپنی بیخ کو تبر حرمات سے کٹوایا۔

| | |
|---|---|
| ہوگا جو بلند سر کشیدہ ہوکر | آخر کو جھکیگا وہ خمیدہ ہوکر |

منادی احکام قضا نے ندائے کل مخلوق یموت مخلوقات کو سُنائی اور عادی اعلام اوامر قدر نے صدائے وکل مرزوق سیقوت موجودات مین پہونچائی نہ ایسا کوئی جلسہ وصال ہے کہ جس مین لقد تقطع بینکم کا انتقال ہے نہ ایسا کوئی فرقہ کمال ہے کہ جس مین ہٰذا فراق بینی و بینک نہ خیال ہے آثار کل شئی ھالک رخان ادنی و اقصٰی سے نمایان اور غبار کل من علیہا فان مفارق اسفل و اعلیٰ پر افشان سبکو ذائقہ موت چکھنا ہے مضایقہ قوت رکھنا ہے

| | |
|---|---|
| شہنشاہ و خاقان و سلطان و شاہ | وزیر و امیر و غنی و فقیر |
| رئیس و نفیس و خسیس و سخی | خبیث و بد و ناسزا و شریر |
| حسین و جمیل و جلیل و ذلیل | حکیم و فہیم و صغیر و کبیر |
| جہول و ظلوم و وضیع و شریف | ضعیف و توانا و برنا و پیر |
| اتالیق و علامہ و باکمال | ہنرپرور و خوش نویس و دبیر |
| یہہ سب ہین برابر بدالنت مرگ | جہان موت کا ہو گیا ہے اسیر |

اگراس جہان مین حیات ابدآتی توعمرانبیارعلیہم التحیتہ والثنابقائے سرمدپاتی اورحوادثات ممات نہ آسکتے توخصوص سرورکائینات وفات نپاتے حق تعالےجل علائی بفحوائے انك میت وانهم میتون امت والاہمت کی وفات سید السادات سے تسلی فرمائی اوراوہام انام سے جعلنا البشرمن قبلك الخلد سے تشفی پائی ہرچندکہ اظہاروفات سید ابرارعجبی ہے مگر باسرارصفات محبوب پروردگار حیات النبی ہے

| | |
|---|---|
| جمیل الشیم ہے حیات النبی | جلیل الحشم ہے حیات النبی |
| حیات النبی ہے نبی الورا | رفیع العلم ہے حیات النبی |
| شہ دوسرا اہل جودوسخا | عظیم الہمم ہے حیات النبی |
| جہان مین اوسی کےہین اکرام عام | عمیم الکرم ہے حیات النبی |
| امام الہدیٰ افتخار العرب | امیر العجم ہے حیات النبی |
| نہ کیون فخر نعمات عالم مین ہو | نعیم النعم ہے حیات النبی |

شفاعت کی ثاقب رجاکیون نہو
شفیع الامم ہے حیات النبی

اگراصحاب مصائب اورارباب نوائب واقعۂ ہائلہ وفات سرورکائنات کاخیال کرین اورحادثۂ نازلۂ ممات سید السادات کامقال کرین اوراپنی روح وروان کورضاوتسلیم سے تسلی دین اورخاطر پریشان کے لئے صبرعظیم سے تشفی لین تواونکو دہشت مرگ بہرعنا آسان ہو نہ ہیبت فناگران ہو۔

| | |
|---|---|
| اندلیشۂ وفات نبی جان کوچاہئے | ہان ترک عیش ہردل نادان کوچاہئے |
| جب سید البشرنہ رہے اس جہانمین | پہرطمع خام کسلئے انسان کوچاہئے |

جب حجۃ الوداع مین سورۂ کریمہ اذا جاء نصر اللہ نازل ہوئی تو حضرت کو خبر ارتحال
بدرجہ کمال حاصل ہوئی رسول رب جلیل نے جبرئیل سے فرمایا کہ اے برادر بلند پایہ
اب مجکو پیام اجل آیا حضرت جبرئیل نے کہا کہ اے رسول خدا وللآخرۃ خیر لک
من الاولی دنیا سے بہتر ہے عقبیٰ پہر آپ کار آخرت مین نہایت کوشش فرماتی تہے
اور سبحانک اللہم بحمدک اللہم اغفرلی انک انت التواب الرحیم
بار بار زبان فیض ترجمان پر لاتے تہے لوگون نے عرض کیا کہ اے نبی کبریا کیا ہے
کسلیے اسکا زیادہ ورد ہوا ہے آپنے یہہ جواب دیا کہ مین نے قصد آخرت کا کیا اب
ایسے آثار نظر آتے ہین کہ مجہکو عالم بالا مین بولاتے ہین حضرت نے یہہ فرما کر گریہ فرمائی
لوگون کو حیرت آئی کہ آپ حبیب خدا ہین اشرف انبیا ہین خدا نے آپکو بخشا ہے
نہ کوئی خدشہ ہی کیون یہہ زاری ہے کسلیے ہول طاری ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ
خیال تنگی قبر و تاریکی لحد اور ہول قیامت پر وحشت نے ڈرایا اگرچہ حضرت فی الحقیقت
ایسے خیالات و خطرات سے ایمن بالتسلیم تہے مگر یہہ امور سائلان کو تعلیم تہے منقول ہے
یہہ ہی شان نزول ہے کہ حضرت نے منشاری سورہ فتح اور فحوائے آیت الیوم
اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے اخبار رحلت پاکین
خورشید شوق مواصلت ایزدی اور ذوق مراجعت وطن اصلی نے مطلع ارجعی
الی ربک سے نفس اقدس حضرت مقدس پر اپنی شعاعین چمکائین حضرت خیر البشر
وفات سے یکماہ پیشتر بخانہ عائشہ صدیقہ رونق افروز تہے اور بخیال جدائی
احباب نہایت دلسوز تہے آپنے وہان خواص اصحاب کو بولایا حبیب ادنکو
ملاحظہ فرمایا تو بہ شفقت و رحمت چشمان سرمگین نور آگین سے قطرات عبرات بہائی

پہر یاران بالاختصاص اور دوستان باخلاص کو اضطرار خیال بحران ہین کیونکر قرار آئی جب
صحابہ کو بہت تعجب رہا تو یہہ سب نے کہا۔

| | |
|---|---|
| جو ہوگا ہمکو قلق آپ کی جدائی کا | تو قید غم مین نہو گا پیتا رہائی کا |
| وداع یار مین ہوتی ہی جان ہی رخصت | عجیب ماجرا ہوتا ہے دل ربائیکا |

ہر چند کہ حضرت مستجاب الدعوات نے جناب قاضی الحاجات ہین یہہ دعا مرحبا بکم وحیاکم
اللہ باسلام حفظکم اللہ حرکم اللہ نصرکم اللہ ورفعکم اللہ ھداکم
وفقکم اللہ اداکم اللہ وقاکم اللہ سلمکم اللہ بخطاب حاضرین فرمائی مگر
حقیقت مین بقاعدہ شرعی رجوع بہ تمام لائی حضرت نے پہلے دعا دی پہر یہہ وصیت
کی کہ تقویٰ و پرہیزگاری کرتے رہو جناب باری سے ڈرتے رہو مین خدا سے ڈرتا ہون تم کو سپرد خدا کرتا ہون
اور مین نے بجائے اپنے اللہ کو اپنا خیرخواہ کیا اور تمکو عقاب رب الارباب سے بخوف
گناہ ڈرا دیا تم بہ کبر وعلو بندگان خدا پر علو نہ کیجیو اور خدا کے ملک مین فتنہ و فساد کو
راہ نہ دیجیو اللہ تعالے فرماتا ہے کہ وہ جنت پاتا ہے کہ جو زمین پر غرور سے سر نہین اوٹہاتا
الغرض متقی تباہی مین نہین آتا جب حضرت نے یہہ کلمات فیض آیات سنائے تو اصحاب
مودت مآب نے یہہ امور یقینی پائے کہ حضرت اپنے دوستون کو رخصت فرماتے
ہین اور خبر اپنی رحلت کی سناتے ہین پہر صحابہ نے عرض کیا کہ اے حبیب کبریا وقت
رحلت کب آئیگا اور صیاد اجل کب مونہہ دکہلائیگا آپ نے فرمایا کہ زمان فراق و
آوان افتراق قریب آیا بجناب خداوند وہاب جانا ہے اور سدرۃ المنتہیٰ ملاء اعلیٰ
جنت الماوا و رفیق والا کو پانا ہے پہر صحابہ نے درباب غسل دہی اور کفن و دفن نبی
کے استفسار کیا حضرت نے یہہ جواب بالاختصار دیا کہ مردان اہل بیت مین سے

قریب تر مجھکو غسل دین اور وہی میری تدفین کرین اور مجھکو جامہ موجودہ تن مین دفن کردینا یا جامہاے مصری یا حلہ ہاے یمنی یا پارچہ ہاے سفید کفن کولینا پہر صحابہ نے کہا کہ یا نبی الورا نماز جنازہ کسطرح پڑہی جاے یہہ کہتے ہی سب بے تابی مین سب بیقراری وگریہ وزاری کی تاب نہ لاے خود حضرت نے بہی اشکباری فرمائی اور یہہ بات زبان مبارک پر آئی کہ صبر و شکیبائی اختیار کرو جزع و فزع کو دخل نہ دو تم پر خدا رحمت فرماے گناہون کی زحمت نہ آے جب مجھکو نہلا دیا جاے اور کفنا دیا جاے تو میرے جنازہ کو اس مکان مین کنارہ قبر پر رکہکر تہوڑی دیر کو علحدہ رہنا کچہہ کہنا او امیر اخلیل یعنی جبریل پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر ملک الموت باگروہ کثیر و با انبوہ خطیر نماز پڑہینگے پہر اور نماز پڑہنے کو ٹہہینگے اول ابتدا مردان اہل بیت کرین پہر زنان اہلبیت با صفا اور طفلان خوش لقا نماز پڑہین پہر احباب محبت مآب یعنی اصحاب والاحطاب نماز پڑہنے کو ٹہرین اور سب نماز پڑہنے ولے جماعت نفرمائین فرداً فرداً پڑہنے جائین اور مجھکو اہلبیت طیبین باگروہ ملائکہ مقربین قبر مین اوتارین اور وہی گور کو سنوارین اور میرا سلام میرے یاران غیر حاضر اور پیروان دین ناصر کو پہونچائین اور قیامت تک تحیۃ سے سبکو مخصوص فرمائین المدعا بعد وصیت جناب ختم الرسالت کو انتظار اجل ہوا اور نفس مطئنہ حضرت کو جناب احدیت سے مژدہ فادخلی فی عبادی کا اصرار اکمل ہوا حضرت نے اٹھائیسوین صفر سنہ ۱۱ ہجری مین شب چہارشنبہ کو گورستان بقیع مین تشریف ارزانی فرمائی اور ابومویہبہ نے شرف ملازمت حضرت سے عزت جاودانی پائی آپ نے بہت عرصہ تک واسطے اہل مقبرہ بقیع کے استغفار کی اور ابومویہبہ نے یہہ حسرت پہر افتخار کی کہ اگر مین اہالیان گورستان بقیع مین ہوتا

تواس دعا کے شرف سے میرا مرتبہ درجات رفیع مین ہوتا حضرت نے ابوموہبہ سے فرمایا
کہ اسوقت مجھکو خزائن دنیا کو دکھلایا منجر بنا یا مخیر فرمایا کہ مین دنیا مین قیام کرون پھر
بہشت مین قدم دہرون لقائے خدا دیکھون بعالم بقا رہون ابوموہبہ نے التماس
کی کہ یا نبی یہہ بات ہی میرے قیاس کی کہ میرے مادر و پدر فدا تم پر پہلے آپ خزائن
و بقائے دنیا پائین پھر بہشت بین جائین آپ نے کہا کہ لا مین نے اصلا دنیا کو نہ لیا
لقائے خدا و جنت الماوا کو اختیار کیا کتابون مین یہہ امور بہی مرقوم ہوئے کہ دفعتہ
آپ خواب مین مامور ہوئے کہ بقیع مین جائین برائے مدفونان بقیع استغفار فرمائین
جب تیسری بار غلبہ خواب ہوا تو اوس مین یہہ حکم رب الارباب ہوا کہ واسطے شہدای اُحد
کے استغفار کیجے اونکو دعا سے اقتدار دیجائے چنانچہ حضرت نے جناب رب العزت
سے آمورزش و منزلت ہر مغفور چاہی خدا نے منظور فرمائی پھر دوسرے روز بخانہ
میمونہ حضرت کو درد سر لاحق ہوا آپ کو یقین مرض الموت واثق ہوا حضرت نے
سر مبارک پر عصابہ باندہ لیا جب مرض نے زور کیا تو زوجات مطہرات وہان فراہم آئین
اتفاق باہم لائین حضرت نے این انا غدا فرمایا کہ جس کا یہہ مطلب پایا کہ مین بفردا
کہان ہونگا بتلاؤ جہان ہونگا جناب فاطمہ زہرا نے امہات مومنین سے کہا کہ رسول خدا
ہر روز کہان مشقت اوٹہائینگے بہتر ہوگا کہ تم سب کو اک گہر پر راضی پائینگے جناب
عائیشہ پر رضامند ہوئین یہہ مرضیان سب کی حضرت کو پسند ہوئین اور حضرت نے
ایک ہاتہہ دوش علی خیر الناس اور دوسرا دوش فضل بن عباس پر رکھکر خانۂ میمونہ سے
باہر آئے مگر چلنے مین پاہائے مبارک لغزش کرتے پائی حتی اکہ آپ حجرہ عائیشہ مین
رونق افروز ہوئے بستر مرض پر اذیت اندوز ہوئے سب بیبیان آپ کی

خدمت بابرکت مین حاضر ہین خدمت گذاری مین نہ قاصر رہین پہر مرض الیم نے شدت پائی تپ عظیم صعوبت لائی عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مین پاس رسول خدا کے تہا مین نے ہاتہ اپنا جسم اطہر پیغمبر پر رکہا مگر میرے ہاتہہ کو غلبہ گرمی سے تحمل نرہا مین نے حضرت سے عرض کیا کہ اے نبی کبریا آپکو تپ بہت گرم و پرضرر ہے نہایت باخطر ہے حضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنی تپ کو برابر دو شخص کے باحدت پایا پہر مین نے کہا کہ اے رسول خدا آپکو دوچند اجر ہوگا اور ثمرہ خیر آپکی نذر ہوگا حضرت نے کہا کہ بخدا کسیکو روے زمین پر ایذاے مرض وغیرہ نہین ہوتی ہے مگر وہ اوسکے گناہون کو کہوتی ہے ابوسعید خدری نے کہا کہ مین مستفیض خدمت والا ہوا اوسوقت آپ نے قطیفہ اوڑہا تہا آپ کا مرض نہ تہوڑا تہا حرارت تپ بالائے قطیفہ بہی مبتلائے عارضہ سخت ذات شریفہ تہی مین بلا واسطہ اپنا ہاتہہ بدن پاک سید لولاک پر نہ رکہہ سکتا تہا استعجاباً سبحان اللہ کہکر حسرت سے حضرت کو تکتا تہا آپ نے فرمایا کہ دافع البلایا نے کوئی بلا انبیا سے سخت تر مقرر فرماتا ہے نہ کسیکو پیغمبرون سے زیادہ مصیبتون کی طرف کہینچکر لاتا ہے مگر اجر انبیا مضاعف ہے اونکی معلاصف ہے اونمین سے بالخصوص بعض کو فقر و فاقہ مین مبتلا کیا اور نہ کوئی لباس سواے چادر تن پوش کے دیا انبیا کو جو فرحت بلا مین ہے نہ کسیکو وہ مسرت عطا مین ہے جو محب کو دوست زخم پہونچاے وہ مرہم ہے اور جو دوست سے الم پاے وہ عین کرم ہے ۔

| | |
|---|---|
| ابتلاے محب براے دوست | فرحت قلب راحت جان ہے |
| زخم اوسکا ہے مرہم خاطر | درد اوسکا دواے درمان ہے |

ما در بشر بن البرا نے فرمایا اور اوسکو صحیح پایا کہ مین مرض الموت مین پاس

رسول خدا کے گئی اور آپ کے مرض کو دیکھکر حیران رہی ہین سے کہا کہ ای رسول خدا
آپ کو بہت شدت سے بخار ہے تکلیف بیشمار ہے مین نے ایسی تپ کسی پر نہین
پائی اور نہ ایسی تکلیف میری دیکھنے مین آئی حضرت نے فرمایا کہ اے مادر بشیر ابن البرا یا
مجھکو اس مرض مین تکلیف جسقدر ہے اوس سے زیادہ مجھکو اجر ہے مجھکو یہہ خیالات
بھی آتے ہین کہ لوگ میرے مرض کو کیا بتلاتے ہین اونہون نے بتلایا کہ لوگون کی سمجھ
مین ذات الجنب آیا آپ نے کہا کہ بلطف خدا یہہ سزاوار نہ آسکے کہ پروردگار اپنے نبی پر
اس مرض کو مسلط فرمائے زحمت ذات الجنب ہمزات شیطان ہے شیطان کو مجھپر
غالب آنیکی نہ امکان ہے البتہ یہہ مرض بہ اثر زہر خیبر ہے اور اوسکے کھانے مین میرا
شریک تمہارا پسر ہے اکثر اوقات اثر اوسکا مجھپر ہوا ہے مگر اب حکم قضا ہے بعض نے یہہ
حکمت بتلائی کہ آپ نے اس زہر سے شہادت پائی روح الارواح مین سر کہ عجب
بھید قدرت ایزد فتاح مین ہے کہ جسکو بضعہ نبوت مضغہ ولایت مین پایا اور دُر شہوار
پیدا آیا کہ یخرج منہما اللولوء والمرجان صادق ہے اور زہر ایک میراث پدر
سے فایق ہے حضرت پیغمبر پدر بزرگوار نے بہ اثر زہر دار فنا سے رحلت پائی اور
والد بزرگوار جناب حیدر کرار نے بضرب تلوار آبدار توجہ بآخرت فرمائی بموافقت
خاتم الرسالت شربت زہر امام انام حضرت حسن علیہ السلام پسر بزرگ تر کے پینے
مین آیا اور باتفاق حضرت علی امام افاق زخم تیغ بیدریغ فرزند دیگر خوش سیر امام ہمام
حضرت حسین علیہ السلام نے کھایا مدت مدید سے اثر اس زہر کا کسی تریاق سے نہین
جاتا اور عرصہ بعید سے یہہ زخم مرہم نہین پاتا دیدہ ہائے دردمندان اوس زہر کے
اثر سے گریان ہین اور سینہ ہائے مستمندان اوس تیغ کے شرر سے بریان ہین

| | |
|---|---|
| جب ہوا جان نبی کا زہر سے ٹکڑے جگر<br>قرۃ العین علی کا خون ہوا جسد م روان | آتش کلفت سے قلب فاطمہ بریان ہوا<br>اشکباری مین مسیحا بہی بہت گریان ہوا |

ہر چند کہ حضرت نے شہادت سریہ پائی گمروہ حدکمال تک نہ آئی کسلیئے کہ شہادت کاملہ بلا توقف ہوتی ہے فوراً جان کو کہوتی ہے چونکہ آپکا منصب عالی بالا جلال ہے لہذا آپکی شہادت سریہ بواسطہ حضرت امام حسن علیہ السلام خاص ذات سید الانام کے علے وجہ الکمال ہے شہادت سریہ و جہریہ حضرت خیر البریہ کی بوساطت حسنین امام المشرقین کے خالق اکبر کو مدنظر ہوئی تمامی انبیا و شہدا سے کامل تر ہوئی یہہ بخوبی تحقیق رہا کہ حضرت عائشہ نے بالتصدیق کہا کہ مین نے کسیکو مانند رسول خدا سوائے فاطمہ زہرا حسن سیرت خوشتر و استقامت منظر مین نہ بہتر پایا نہ کوئی مثل مصطفےٰ بجز بتول عذرا باوقار و محمود قیام و قعود مین نظر آیا جب جناب سیدہ بخدمت علیہ رسول اللہ حاضر آتین تو حضرت کو بر تعظیم متوجہ زیادہ تر پاتین آپ کہڑے ہو جاتے ہتے اونکو اپنی جگہہ بٹہلاتے ہتے اور جب حضرت اون کے گہر جاتے ہتے تو آپ بہی اپنے ساتہہ وہی قواعد مرعی پاتے ہتے حضرت نے اپنی علالت مین جناب فاطمہ با بلاطفہ کو بولایا مرحبا یا بنتی فرمایا اور اپنے پہلو مین بٹہلایا اور تفقد و مہربانی اور تعہد و قدردانی سے کان مین کچہہ سُنایا جناب سیدہ گریان ہوئین اشک ریزان ہوئین پہر حضرت نے ایسی باتین فرمائین کہ جن سے وہ خوشی مین آئین حضرت عایشہ نے کہا کہ اسے دختر خیر الورا یہہ حزن و فرح باہم کیسے ہین کہ نہ کہین دیکہے ایسے ہین جناب سیدہ نے اوسوقت کچہہ نہ کہا راز مخفی رہا بعد وفات سرور کائنات بیان کیا راز پنہان

کھولدیا کہ بعد صحبت سابقہ سنوات ماضیہ مین جبریل امین بجہت درس قرآن مبین ہر سال یکبار
آتے تھے یہہ ہی معمول بالاحضار پاتے تھے امسال دو بار آئے مین نے یہہ
آثار پائے کہ میری اجل قریب آئی عالم قدس نے شکل دکھلائی عنقریب بترک حمیت
دار فانی جوار رحمت سبحانی پاؤنگا فی الحال مین تم سے جدا ہو جاؤنگا تم مجھکو غنیمت سمجھو
مجھسے علحدہ نہ ہو یہہ کہکر رولایا پھر یہہ فرماکر ہنسایا کہ اے نور دیدہ واے سرور سینہ
غم نہ کھا الم نہ اوٹھا دو فقرے تجھکو سُناتا ہون زنگ ملال تیری خاطر خوشحال سے
مٹاتا ہون کہ تو سیدۂ زنان با ایمان بروضۂ رضوان ہوگی اور سب اہل بیت سے پہلے میری
ملاقات مسرت آیات سے شادان و فرحان ہوگی حضرت نے فرمایا کہ جبریل یہہ
بشارت لایا کہ اولاد زنان مسلمانان سے اولاد فاطمۂ ذیشان اعظم ہی افتخار عالم ہے
پس ای فاطمہ اطہر واے فرزند لخت جگر صبوری دیگر زنان سے تجھکو صبر بیشتر لازم ہی
بے صبر ناشکیبائی مین نام ہی چونکہ حضرت یہہ جانتے تھے خوب پہچانتے تھے کہ فاطمہ میری مفارقت
کی تاب نہ لائیگی اور میری مہاجرت مین چین نہ پائیگی اسلئے آپنے باتباع احتیاط
جزع اور بامتناع ارتباط فزع ارشاد کیا بخوبی سمجھا دیا جب مرض حضرت کا زیادہ
ہوا تو جناب والا مرتبت کا ارشاد بالارادہ ہوا کہ سات مشک پانی کنوؤن کا مجھپر ڈالا جائے
شاید بیماری اوس سے کچھہ خفت پائے اگر مرض سے کچھہ افاقہ پاؤن تو باہر جاؤن
لوگون کو وصیت کردن اور پھر بار نصیحت دہرون پس حسب فرمان واجب الاذعان
صحابہ نے مشکین پانی کی مرتب کردین پانی سے بھردین آپکو طشت کلان مین بٹھلایا
مشکون کا پانی جسم اطہر پر بہایا اور سدم مرض نے کچھہ تخفیف پائی حضرت نے باہر
تشریف ارزانی فرمائی آپنے بعد حمد خداوند احد اور بیان شہدائے احد کے

فرمایا خوب جتلایا کہ انصار میرے دوست ہین غمخوار و مددگار ہین کہ اونہون نے میرے ساتھ ہجرت
کی اور مجکو اپنے مکانون مین رکھکر اعانت کی اون کی نیکیون کے ساتھ نیکی کرنا اور بدون کی
بدی سے درگذرنا مگر حدود اللہ کا خیال رہے اون کے خلاف نہ کوئی حال ہو یہہ بات
بخوبی مانی جاے اور اس مین تاکید شدید جانی جاے جب انصار نے مرض کو بڑہتا پایا تو
اونکا دل نیاز منزل بہت گہبرایا وہ اپنے گہر دن مین آرام نہ پاتے تہے سراسیمگی سے
گرد مسجد نبوی گشت فرماتے تہے حضرت علی مرتضی اور فضل بن عباس باجمعنا نے حالات
انصار باصفات سے حضرت کو مطلع کیا اور یہہ صاف کہدیا کہ انصار ڈرتے ہین یہہ
بیان کرتے ہین کہ اگر آپ دنیا سے بسوے عقبی انتقال فرمائینگے تو ضرور ہم ملال پائینگے
اور آپ کے بعد خدا جانے ہمارا کیا حال ہوگا کیسا اختلال ہوگا جناب پیغمبر یہہ سنکر گہبرائے اور
اپنی جگہہ سے اوٹھے ایک ہاتہہ اپنا دوش ید اللہ پر اور دوسرا دوش فضل بن عباس
خیر خواہ پر رکہا راہ مین شورت اذیت کو چکہا عصابہ سر اقدس پر بستہ تہا ہر شخص دل شکستہ
تہا حضرت نے مسجد مین پہونچکر خطبہ پڑہا بعد حمد خدا اور ثناے کبریا سفارش باہمی سے مہاجرین
والانصار کا مرتبہ بڑہا در باب قریش بہی کچہہ کلام فرمائے بوجہ طویل ہونے کے بیان لکہنے
مین نہ آئے فضل بن عباس سے فرمایا لوگون کو سنایا کہ ایام مرض مین آپ نے
سر مبارک پر عصابہ بند ہوا یا بلال سے فرمایا کہ لوگون کی خبر لے بہت جلد ندا دے کہ سب
مسجد مین آئین فراہم ہوجائین تاکہ وصیت کیجائے نصیحت دیجائے یہہ وصیت آخری ہے بلال خوشخصال نے
حسب ارشاد فیض بنیاد کے بازارون مین ندا دی محلون مین منادی کی مردمان خورد و کلان
سنتے ہی آواز بلال خوش الحان بجانب مسجد دوڑے لوگون نے جلسے جوڑے ہی
جب سب اشخاص مسجد مین آئے تو حضور بہی خود تشریف لائے آپ نے خطبہ بلیغ

ادا فرمایا لوگون کو سمجہایا کہ میری اجل قریب ہے اب جدائی نصیب ہے مین تم سے جدا ہوجاؤنگا
لقائے الہی پاؤنگا تم فراموشی کو راہ نہ دیجیو مجہکو اپنے دلون سے جدا نکیجیو اور آپنے یہہ بہی کہا
کہ کوئی پیغمبر دنیا مین ہمیشہ نہین رہا مین بہی یہان نرہونگا پہر تم سے کیا کہونگا اک روایت مین
آیا آپنے یہہ فرمایا کہ اسے یاران باوفا و اسے دوستداران باصفا مین سے پیغمبری مین جہاد
کیا کفر کو برباد کیا دانت میرا ٹوٹا اوسوقت آرام مجہسے چہوٹا میرا رخسار پُر بہار خون سے رنگین ہوا
مین ابتلا مین حزین ہوا جاہلان قوم سے سختی پائی بہت تکلیف اوٹہائی مین نے گرسنگی مین
اپنے شکم پر پتہر باندہے سنگ برداری سے سوجہے میرے کاندہے لوگون نے یہہ
امر عرض کیا کہ اسے نبی کبریا یہہ سب راست ہی بے کم و کاست ہے کہ آپنے راہ خدا مین صبر
فرمایا ہمکو راہ حق دکہلایا اللہ تعالی آپکو جزا عطا فرمائے کہا کہ تمکو بہی خدا جزائے خیر دے لائی میرے پروردگار نے یہہ بات
فرمائی ہے قسم کہائی ہے کہ ظالم کو نہ چہوڑا جائیگا سر اوسکا توڑا جائیگا مین تمکو خدا کی قسم دیتا
ہون اور یہہ کہتا ہون کہ اگر مین نے ناحق کسیکو مارا ہے تو مجہکو یہہ گوارا ہے کہ اسوقت مجہسے
قصاص لے اور نہ مکافات ستم کی مہلت دے اگر مین نے کسیکا مال لیا ہے یا تصرف
بیجا کیا ہے تو وہ میرے پاس آئے حق اپنا مجہسے لیجائے کوئی یہہ خیال نہ کرے نہ اس
بات سے ڈرے کہ اگر قصاص لیا جائیگا تو نبی کو رنج دیا جائیگا رسول قادر سے عداوت
ہوگی آخر کو خجالت ہوگی میری طبیعت مین عداوت نہین مجہکو پسند شقاوت نہین جو میرا
دوست دلی ہے اور جسکو میری محبت ملی ہے وہ مجہسے قصاص لیگا یا حق اپنا چہوڑ دیگا
تاکہ مین بحضور رب غفور پاک و صاف جاؤن کسی بات سے نہ شرماؤن پہر آپ منبر سے
اوترآئے توجہ بہ نماز پیشین لائے بعد نماز پہر منبر پر گئے وہی بات کہتے رہے اک شخص
بولا کہ اسے مولا میرے تین درم آپ کے ذمہ واجب الادا ہین قابل العطا ہین آپنے

فرمایاکہ اسے بندہ واہب العطایامین تجھکو جھٹلاتا نہین قسم کہتاہون یہہ درم میرے ذمہ کہنی ہین
اوس نے کہاکہ اسے حبیب خدا ایسے ہین کہ آپنے مجھسے اک مسکین کو دلائے وہ مین نے
ابتک نہین پائے حضرت نے فضل بن عباس سے فرمایاکہ اس کے تین درم کا ادا کرنا
لازم آیا اسکو تین درم دیدو مجھکو برات لیدو سیر امام اسمٰعیل خوارزمی اور روضۃ الاسلام
قاضی سدید الدین صرفتی مین مذکور ہے اور کتابون مین ہی مسطور ہے کہ وہان عکاشہ
بن محصن اسدی نے یہہ امر عرض کیاکہ یا نبی کبریا چونکہ آپنے زیادہ مبالغہ فرمایا اسلئے
مجھکو کہنا لازم آیا اگر مین نہین کہتا ہون توگنہگار رہتا ہون آپ سفر تبوک مین ناقہ عضبا
کو سنوارتے تہے اوسپر تازیانہ مارتے تہے کہ وہ تازیانہ میرے شانہ پر لگا مجھکو الم شدید
رہا چونکہ مین آپکو رضامند پاتا ہون اسلئے اب اوس کا قصاص چاہتا ہون حضرت نے
کہا اسے عکاشہ جزاک اللہ خیر یہہ ہی مقصود میرا کہ تو نے اس خصومت کو قیامت پر چہوڑا
ہے دنیا مین قصاص ہوجانا بہت تہوڑا ہے آخرت مین قصاص سخت تر ہے کہ وہان
موجودگی انبیا و شہدا خوش سیرا ور فرشتگان مقربان خالق اکبر ہے حضرت نے کہا
کہ وہ کون تازیانہ تہا عکاشہ نے کہاکہ اسے رسول خدا وہ تازیانہ ممشوق تہا آلہ تعزیر مخلوق
تہا حضرت نے کہاکہ اسے سلمان باوفا مجھکو قصاص قبول ہے وہ تازیانہ بخانہ بتول ہے
فاطمہ کے گہر جاؤ اوسکو جلد لاؤ سلمان در حجرہ سیدہ پر گئے وہان بہت حیران رہے پہر
نعرہ مارا اور پکارا کہ یا سیدۃ النسا رفاطمۃ الزہرا باپ تمہارا تازیانہ ممشوق طلب فرماتا ہے
حضرت فاطمہ نے کہاکہ اسے سلمان باصفا مجھکو تعجب آتا ہے کہ میرے والد بزرگوار
بعارضہ تپ حار مبتلا ہین ضعف نقاہت سے بے قابو دست و پا ہین نہ سوار ہونے کی
قوت پاتے ہین پہر کسلئے تازیانہ طلب فرماتے ہین سلمان نے بیان واقعہ کب

فاطمہ کو سخت حادثہ دیا اور خاطر عاطر جناب سیدہ سی خروش بر آیا سلمان سے یہہ فرمایا کہ اوس شخص سے کہو کہ میرے باپ پر جبر نہو رحم کرو خدا سے ڈرو الغرض سلمان تازیانہ لیکر مسجد مین آئے صحابہ نے شور مچائے آپ نے فرمایا کہ اے عکاشہ تازیانہ آیا عکاشہ نے تازیانہ اوٹھایا سبکو رولایا اکابر صحابہ مین سے ہر اک نے کہا کہ بعوض ایک کے مجہپر دس تازیانہ لگا حضرت نے کہا کہ اے احباب باو فا قصاص مجہپر واجب ہی تم پر تازیانون کا لگنا غیر مفید و نامناسب ہے پہر حضرت امام حسن علیہ السلام اور جناب حسین امام گریان و خروشان آئے یہہ سامان دیکہکر گہبرائے شاہزادون نے فرمایا کہ جد بزرگوار کیون ستایا بجائے ایک تازیانہ کے ہم سو سو تازیانے کہا لینگے اپنے جد امجد کو بچا لینگے حضرت کو صاحبزادون پر بہت پیار آیا اور یہہ فرمایا کہ اے جانان جد واسے خاصان احد تازیانہ مین نے مارا ہے قصاص مین نہ کوئی تعلق تمہارا ہے پہر بحکم رسول خدا عکاشہ پہر قصاص اوٹہا اور یہہ کہنے لگا کہ بزمانہ ضربت تازیانہ میرا کتف برہنہ تہا یا نبی الورا آپ ہی کتف مبارک کو برہنہ فرمایئے پوری برارت پائیے حضرت نے کتف اقدس کو لباس مقدس سے نکالا یعنی دراعہ چشمہ کو دوش بار فعت پر ڈالا خروش ملائکہ اوٹہا دم ہوش صحابہ گہٹا اصحاب خروشان ہوئے احباب گریان ہوئے جب عکاشہ کو مہر نبوت نظر آئی تو فوراً اوس کے دل مین خوشی بیشتر سمائی اوس نے دوڑکر خاتم مشکین کو چوما اور فرط شادمانی مین زمین پر گہوما اور یہہ عرض کیا کہ یا نبی کبریا میرا یہہ ہی مدعا تہا بلا قصاص مقصود مساس بعض اعضا تہا آپ کا ہی یہہ قول و قرار کہ من مس جلدی لن تمسہ النار پہر حضرت ممبر سے اوتر آئے موعظہ آخری مین یہہ مور پائے جب بیماری حضرت پر سخت تاری ہوئی تو عالم قدس سے یہہ صدا جاری ہوئی۔

| | |
|---|---|
| اے جان کوئی رہتا نہین دنیا مین ہمیشہ | جاری ہی غریبی ہن عجب موت کا پیشہ |

اک روز جبریل آئے فرمان رب جلیل لائے کہ اے سید خداوند صمد تمکو سلام پہونچاتا ہے
اور یہہ فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہین تو شفا دون ورنہ بہ ممات غرق دریائے مغفرت
کرون آپ نے کہا کہ مین ہون سپرد خدا جو اسکو خوش آئے سو فرمائے فان شاء
احیانی وان شاء اماتنی مین جو بہتر پائے۔

| | | |
|---|---|---|
| گر میرا مرنا چاہے یا میرا جینا بہائے | | ہر حال مین الٰہی راضی ہون با رضا ہون |
| کس سے کہون حکایت مجھکو نہین شکایت | | جو چاہے کر تو شاہا بندہ تو مین ترا ہون |

ہر روز بلال خوش خصال اوقات صلواۃ سے سرور کائنات کو خبردار کرتے تھے حضرت
تکالیف آزار بہرتے تھے جب حضرت مرض مین طاقت نہ پا سکے باہر نہ جاسکے تو
بلال نیک فال در حجرہ پہ حاضر آئے الصلواۃ یا رسول اللہ زبان پر لائے حضرت نے
فرمایا پیام نماز پایا بلال باکمال کو کچھہ توقف رہا پہر الصلواۃ یا رسول اللہ کہا خواجہ عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے انور کو ردائے اطہر سے نکالا ہو گیا اوجالا آپ نے وقت
نماز کی خبر پائی اور دعائے رحمت بحق بلال حسرت مآل فرمائی پہر بلال پر ملال نے
تامل کیا بعدہ الصلواۃ یا رسول اللہ کا نعرہ دیا حضرت اوسوقت غش مین تھے سختی
مرض کی کشمکش مین تھے جب جواب نپایا تو دل بلال پر اختلال بہت گہبرایا آہ سرد
دل پر درد سے نکالی مسجد مین جاکر جائے حضرت دیکھی خالی بلال پریشان حال کو
ہوش نرہا واغوثاہ والانقطاع رجاۂ والانکسار ظہراہ کہا
بلال بہ اندوہ ملال فریاد کرتے تھے اور یہہ کہکر دم سرد بہرتے تھے کہ کیا خوب
بات تھی کہ میری مان مجھکو نہ جنتی اگر مین پیدا ہوتا تو خدا مجھکو پہلے کہوتا جو مرجاتا
تو یہہ حال حبیب ذوالجلال میرے دیکھنے مین نہ آتا۔

اے فلک ہوتی ہے یہہ کیسی جفا
یار سے اپنے مین ہوتا ہون جدا

اب تو سامان فراق یار ہے
اشکباران دیدۂ خونبار ہے

مین خیال ہجر مین ہون غمگسار
اب کہان جاؤن نہین جائے فرار

کیا ہو برگشتہ ہمارا بخت ہے
فرقت جانان نہایت سخت ہے

تلخ ہے بیچارگی مین زندگی
بندگی ہے بندگی ہے بندگی

المدعا حسب ارشاد رسول خدا ابوبکر نے نماز پڑہائی اور کئی مرتبہ نوبت نماز پڑہانیکی آئی جب صدیق اکبر محراب پر نظر فرماتے تھے اور وہان جناب رسالتمآب کو نہ پاتے تھے تو اونکی عجب حالت ہوجاتی تہی روح قالب مین گہبراتی تہی گریان ہوتے تھے سبہ یاران روتے تھے اصحاب کو جوش غم آتے تھے احباب خروش الم اوٹہاتے تھے زبان پر آہ و فغان تہی یاران مین نہ تاب و توان تہی ۔

جب خم ابروئے دلدار ذرا یاد آیا
طاق محراب وہین برسر فریاد آیا

روایت صحیحہ مین آیا کہ حضرت نے بہنگام وفات یہہ فرمایا الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم یعنی نماز کی حفاظت اور لونڈی اور غلامون کی رعایت کرو تم اس سے تاکید نماز اور مزید احتیاط کنیزکان و غلامان کی متحقق ہے اور یہہ مصدق ہے کہ نماز مین غفلت کا کرنا برا ہے اور عمل اذیت کنیزکان و غلامان ناروا ہے بعض مسلمانان نماز سے غافل رہتے ہین اور لونڈی غلامون کو ناسزا کہتے ہین اور بعض امور ضروریہ نماز کو بجا نہین لاتے اور ارکان نماز کی رعایت نہین فرماتے خصوص بعد رکوع کہڑے نہین ہوتے اور مابین ہر دو سجدہ بیٹہکر نقص نماز کو نہین کہوتے نماز نادرست ہوجاتی ہے عدم وجود مین برابر کہلاتی ہے

حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ صفات مسواک یون بیان ہین آتی ہین کہ وفات سرور کائنات سے کچھہ
پیشتر عبد الرحمن بن ابی بکر خدمت خاتم الرسالت مین آسئے اور ایک مسواک اپنے ساتھہ لائے
حضرت سے نے مسواک پر نظر فرمائی میرے خیال مین یہہ بات آئی کہ آپ کو اوصاف مسواک
بہاتے ہین شاید حضرت مسواک کرنی چاہتے ہین مین سے نے یہہ عرض کیا کہ اے نبی کبریا
مسواک موجود ہے آپنے کہا کہ میرا یہہ ہی مقصود ہے مین نے مسواک عبد الرحمن سے
لیکر اپنے دانتون سے چبائی جب وہ نرم پائی تو حضرت کو دی آپنے وہ مسواک کی ہین بے
یہہ فخر پایا کہ قادر مطلق نے آخر عمر مین بھی لعاب دہن میرا آب وہان مبارک خیر الورا سے
ملایا یہہ بڑی تعریف مسواک کی پائی کہ آپنے بوقت مرگ بھی اپنے دانتون پر پھرائی حدیث
مین آیا ہے نبی نے فرمایا ہے کہ اک رکعت مسواک ستر رکعت بے مسواک کی برابر
ہے یہہ بیان ملا علی قاری حسب تجربہ مشائخان خاصان باری معتبر سرامر ہے کہ بہ
التزام مسواک ہنگام ہلاک کلمہ شہادت زبان باسعادت پر جاری ہوگا افیونی نشہ
افیون مین کلمہ شہادت کے پڑہنے سے عاری ہوگا مورخین کہتے ہین کہ اس بیان
سے دل مومنین حزین رہتے ہین کہ جب عزرائیل بحکم رب جلیل در حضرت پر بصورت
اعرابی آئے اور عالم پر حسرت پر خرابی لائے تو اونہون نے اجازت چاہی حضرت
فاطمہ علیہ التحیۃ نے ممانعت فرمائی حضرت نے کہا کہ اے فاطمہ زہرا اسکو تم جانتی ہو کچھہ پہچانتی
ہو حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ یا نبی کبریا ہم اس سے ناواقف و بے خبر ہین خدا و رسول
خدا دانا تر ہین حضرت خیر الانام علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ ایسا باصفات آیا کہ شکنندہ
لذات و قطع کنندۂ مرادات ہے تفرقہ انداز جماعات و طرفہ شہباز ممات ہے یتیم
کنندۂ فرزندان ہے بیوہ کنندہ زنان ہے ہلا کلید در کشا ہے نلے حربہ جان ربا ہے

یہہ ملک الموت ہے اب میری نوبت فوت ہے اسکو پوچہنے کی کسی سے حاجت نہین
اور اجازت لینے کو اسکی عادت نہین یہہ پاس ادب ہی ہے اسلیئے اجازت طلب ہی اسکو
آنے دو منع نکرو پس عزرائیل بحضور رسول جلیل آئے السلام علیک ایہا النبی
زبان پر لائے اور یہہ کہا کہ اے خیر الورا اللہ تعالے نے تمکو سلام پہونچاتا ہے اور یہہ ارشاد
فرماتا ہے کہ بلا اذن قبض روح نہو اے حضرت مجہکو اجازت دو حضرت نے فرمایا کہ میرا بہائی
جبریل پیک ملک الجلیل نہین آیا اوسکے آنے تک مہلت دو پہر اپنا کارمنصبی بعجلت کرو ملک الموت
نے کہا کہ بخدا مین آپ کا تابعدار ہون آپکی رضامندی کا خواستگار ہون پہر احکام احکم الحاکمین اور
اوامر رب العالمین نفاذ پذیر ہوئے عالم لاہوت کے مافی الضمیر ہوئے کہ فرشتگان جوامع ملکوت
اور سکان صوامع جبروت صف بصف استادہ ہون اور ارواح انبیا و اصفیا بہر تعظیم
روح سید الورا آمادہ ہون رضوان جنات کو آراستگی دے اور ہر حور العین بازیب و زین پیراستگی
سے مالک آتش دوزخ کو بجہادے منادی یہہ ندا دے کہ روح محمدی سرمایہ سرمدی آتی ہی
جلوہ گری لاتی ہے فوراً روح الامین بحضور سید مرسلین آئے مراسم تسلیم بجالائے حضرت نے
بسبیل شکایت نہ بطریق حکایت فرمایا کہ اے بہائی اسوقت مین تمکو میری تنہائی کا
کچہہ خیال نہ آیا حضرت جبریل نے کہا کہ اے رسول خدا مین تمہارے کام مین مشغول تہا
میرا عذر غیر حاضری مقبول ہو اے حضرت بجانب رب العزت آپکو بشارت ہی آپنے کہا
کہ اے دوست بے ریا اوسکی کیا بشارت ہے حضرت جبریل نہایت ادب سے
بولے اور ان النیران قد اخمدت والجنان قد زخرفت والحور العین
قد تزینت والملائکۃ قد صفت لقدوم روحک کے عقدے کہولے
حضرت نے کہا کہ اے برادر باوفا یہہ بشارتین بہت خوب ہین مگر جو امور مجہکو

مطلوب ہین اون کے قرد سے سناؤ اور میرے دل مضطر و غمگین کو تسکین دلاؤ حضرت جبرئیل نے کہا کہ جنت الماویٰ انبیا اور اونکی امم اوسکے واسطے تب تک حاصل ہوگی جب تک تم اور تمہاری امت عالی ہمم اوس مین داخل ہوگی حضرت نے فرمایا مین نے ابہی تک اطمینان نہین پایا اگر اس سے زیادہ اور مژدہ بطریق کافی اور بطور وافی ہو تو اوسکو بیان کرو تا کہ میری ملالت کی بشارت سے تلافی ہو پہر یہہ مژدہ دیا کہ یا نبی کبریا بفردائے قیامت تاج شفاعت برسر حضور ہوگا اور منشور وافر السرور قبول بدست حضور ہوگا پہر نبی نے یہہ بات کہی کہ ای سفیر وحی ایسی بشارت دو کہ جس سے میرے دل پر ملال و خاطر کثیر الاختلال کو بشاشت ہو جبرئیل نے کہا کہ اے حبیب خدا تمکو کیا غم ہے اور کیسا الم ہے کہ ہر چند مین نے آپکو بشارتین سنائین مگر تاہم غموم و ہموم کی شکایتین پائین حضرت نے بغایت شفقت کہا کہ ہمیشہ مجھکو اندیشہ امت رہا اب یہہ مقتضائے تودد ہے کہ مجھکو اوسکا زیادہ تر تردد ہے دیکہیئے بعد میرے اوس کا کیا حال ہوگا شاید بدحالی اوسکو وبال ہوگا دنیائے فانی مین اسرار قرآنی کا کون اظہار کریگا ہر روضہ دار ماہ مبارک رمضان مین بلا میری کیونکر روزہ افطار کریگا حاجیان بیت الحرام منا مین کیسے بہزار آلام جاینگے عقبیٰ مین کردار امت گنہگار کیا کیا انجام پاینگے روح الامین نے رحمت للعالمین سے عرض کیا کہ یا سید المرسلین خاتم النبیین امروز حضرت رب العزت نے تمہاری امت کو اپنی پناہ و حفاظت مین لیا اور خالق اکبر روز محشر بخاطر حضور آپ کی امت پرقصور کی ایسی بخشش فرمائیگا کہ جس سے آپ کا دل باصفا راضی و خوش ہو جائیگا حضرت نے فرمایا کہ یا اخی اب میرے دل نیاز منزل نے بخوبی اطمینان پایا پہر آپ نے

ملک الموت سے کہا کہ اب کوئی سبب توقف نہ رہا جس امر پر مامور ہوا وسکو انجام ضرور دو ملک الموت بہت ملول ہوئے قبض روح اقدس رسول مقدس مین مشغول ہوئے اگرچہ حضرت پر بظاہر تکلیف نزع سخت تہی مگر وہ حقیقت مین آپکو نہ کراہت تہی آپ لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات فرماتی تہی نہی کوئی حرف شکایت زبان فیض ترجمان پر نہ لاتے تہے حضرت نے اوسی حالت مین اپنے دست حق پرست کو بجانب سقف خانہ اوٹہایا یا الرفیق الاعلی فرمایا بقول مشہور بارہوین ربیع الاول بروز دوشنبہ دوپہر ڈہلے بعالم وصال ارتحال حضور ہوا انتقال رسول ایزد متعال سے ہر دل رنجور ہوا روح الامین نے روح مطہرہ سرور کو اعلی علیین مین پہونچایا وا محمداہ یا رسول رب العالمین اونکی زبان پر آیا حضرت علی مرتضی نے یہہ بات بیان فرمائی کہ آسمان سے صدائے وا محمداہ میرے کان مین آئی اور جو کیفیت حسرت و سوز و حیرت غم اندوز اور نوعیت نالہ و بکا اور اندوہ و عنا آل اطہار و اصحاب کبار پر طاری ہوئی زبان او سکے بیان سے عاری ہوئی نہ تحریر بشر مین آسکتی ہے نہ اس مختصر مین سما سکتی ہے خصوص حضرت فاطمہ اطہر اہلبیت نبوت مین با دل مضطر عجب حالت مین تہین گویا وہ خود اپنی موت کی نظارت مین تہین ہر دم یا ابتاہ کہتی تہین ہر وقت روتی رہتی تہین تا حیات خود کبہی تبسم نفرمایا آخر بعد چہہ مہینے کے پیام اجل آیا حضرت کی فرقت مین وفات پائی جنت مین خدمت پدر عالی مرتبت سے اونکو مسرت آئی پس حسب وصیت غسل میت حضرت کو دیا اور اہتمام تکفین و تدفین خیر الانام بموجب وصیت کیا اور نماز بحکم رسول با اعجاز فرداً فرداً خلقت نے پڑہی بعدم محرومی اس شرف مقسومی سے ہر اک کی عزت بڑہی ابو طلحہ قبر بغلی کہود کر محزون ہوئی حضرت حجرہ شریف عائشہ صدیقہ مین مدفون ہوئے ملائکہ نے خاتم الرسالت کی صحابہ

سے تعزیت کی اور اہل بیت سے ماتم پرسی ہین رحمت لی رحلت حضرت امت کو مصیبت ہے اس مصیبت ہین رونا باعث مغفرت ہے اکابر صحابہ ہین سے اک صحابی سے فرمایا کہ اس غم ہین جس چشم نم سے آنسو بہایا اوس ہین نور بہر جائیگا نہ دوزخ نظر آسکے گا نہ اس الم ہین تنہا مردمان آفاق مصروف بکا ہین بلکہ اس مصیبت ہین زمین و آسمان شمس و قمر شجر و حجر نہال و نباتات جبال و جمادات وحوش و طیور سباع و سمور سمک و سماک اور جمیع غمناک مبتلا ہتے۔

وادریغا سید عالم کی رحلت ہوگئی
رحلت سرور سے برپا اک قیامت ہوگئی

ذات احمد ہی نشان شان حیّ لایموت
انتقال ظاہری سی سب کو حیرت ہوگئی

ہی وفات مصطفےٰ سی حسرت درد و الم
کربت ترحیل پیغمبر مصیبت ہوگئی

اب قیام صبر عالم ہین نہین آتا نظر
رخصت شہ سی شکیبائی ہی رخصت ہوگئی

ہم غم و رنج و عنا و حزن ہین ہین مبتلا
کاہش ہجر نبی ہین کیسی کلفت ہوگئی

ماتم سرور ہین ہم رہتی ہین مصروف بکا
نالہ و آہ و فغان کی ہم کو عادت ہوگئی

لکھتے ہی حال وفات سید الثقلین سے
کیا کہون ثاقب عجب تر دل کی حالت ہوگئی

عظم اللہ اجورنا بمصائبنا بحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارزقنا شفاعتہ الکبرا وادخلنا تحت لوائہ الاعظم۔

اس کتاب مستند کا خاتمہ بالخیر ہے
اس لئی اس خاتمہ ہین کچہہ بیان محصور ہے

جناب رسالت مآب تمام کائنات مین اعلےٰ ہین جمیع مراتب عالی درجات مین بالا ہین محبوب ذات الٰہی ہین منسوب برسالت پناہی ہین مخصوص بوجاہت والا ہین منصوص بشفاعت کبرا ہین کتب احادیث سے ثابت ہے نہ اس مین کسی حجت کی حاجت ہے کہ یوم قیامت بوجہ درازی روز پر وحشت کے آفت ہوگی اور بسبب تمازت آفتاب پر تاب کے گرمی کی شدت ہوگی لوگون کو بقدر اعمال پسینہ آئیگا۔ کوئی زانو تک کوئی تا بسینہ پائیگا کفار سر پا تک عرق مین غرق ہون گے اور اوسکی سوزش سے بیتاب بلا فرق ہونگے تکلیفات سخت ہونگی آفات نصیب بدبخت ہون گی خدا کا اوسوقت غضب ہوگا اوس غضب سے لوگون کو تعب ہوگا۔ لوگ عاجز آئینگے بہت گھبرائینگے ناچار ہوکر پاس حضرت آدم ابو البشر کے جائینگے اور یہہ باتین سنائینگے کہ قادر مطلق نے تمکو اپنے دست قدرت سے بنایا مرتبہ نبوت عطا فرمایا آپ ہمارے باپ ہین دردمند ہمارے آپ ہین آپ ہماری شفاعت فرمائین تاکہ ہم اس مصیبت سے نجات پائین حضرت آدم شرمائین گے لست لہا کہکر فرمائینگے حیران رہینگے یہہ باتین کہینگے کہ آج غفار قہار ہے غضبناک بسیار ہے مین نے جنت مین خلاف حکم رب العزت گیہون کہایا ہے عتاب پایا ہے مین جرأت نہین کرسکتا ہون ہیبت رب العالمین سے ڈرتا ہون حضرت آدم ذی فتوح حضرت نوح کو اور حضرت نوح حضرت ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ کلیم کو اور حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ کو بتلائینگے سب لوگ ہر ایک کے پاس جائینگے یہہ پیغمبران لست لہا کہکر فرمائینگے اور اپنے اپنے عذرات پیش لائینگے حضرت نوح ڈرینگے یہہ کلام کرین گے کہ مین نے بلا مرضیٔ خدا اپنے بیٹے کے لئے

ڈوبنے سے بچنے کی دعا کی مین نہین ہون لائق شفاعت کبریٰ کی حضرت ابراہیم خوف
کہا ئینگے یہہ فرمائینگے کہ مین نے اپنی عمر مین تین بار جہوٹ بولا ہے اب خاموش رہنا اولیٰ
ہے تین باتین حضرت ابراہیم کی بظاہر دروغ تہین مگر حقیقت مین وہ نہ دروغ بے
فروغ تہین اول یہہ کہ کفار میلے کو جاتے تہے اور حضرت خلیل رب جلیل اونکو اونکے
ساتہہ جانے سے گہبراتے تہے اونہون نے ستارون پر نظر فرمائی اور اپنے بیمار
ہونے کی خبر جتلائی کفار معتقد نجوم تہے اونکو حالات نجوم معلوم تہے کافرون نے
یہہ سمجہا کہ ابراہیم نے ستارے دیکہکر اپنا حال کہا لہذا مرض کا یقین کیا اون کو ساتہہ
نہ لیا دوسرے یہہ کہ کفار میلے کو گئے حضرت ابراہیم تنہا رہے اونہون نے بتون کو
تبر سے توڑا پہر تبر پہوڑا انبر اک بت کے کاندہے پر رکہدیا کافرون نے آکر سب حال
دریافت کیا حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میرے دیکہنے مین یہہ آیا کہ اس بت کلان نے
بتون کو توڑا ہے کسی کو نہ چہوڑا ہے ان بتون سے پوچہا جائے تا کہ تمکو یقین آئے یہہ
ارشاد خلیل بہر دلیل تہا نہ بغرض قال وقیل تہا کافرون نے کہا کہ اے مرد خدا
بتون کو حس وحرکت نہین ایسی حرکت کی اون کو قدرت نہین وہ ایسا کام نہین
کر سکتے ہم اون پر الزام نہین دہر سکتے جب ایسا ظہور مین آیا تو حضرت ابراہیم نے
اونکو بہت شرمایا تیسرے یہہ کہ جب حضرت ابراہیم بہجرت وطن قدیم مصر مین
آئے تو وہان کے حالات ابتر پائے بادشاہ وہان کا ظالم تہا اوس کے ظلم کا
نہ کوئی مزاحم تہا وہ غیر عورت کو چہین لیتا تہا اور اوس کے شوہر کو مار دیتا تہا بی بی
سارا حضرت ابراہیم اپنے شوہر کے ہمراہ تہین نہایت حسین وعالیجاہ تہین جب
لوگون نے دریافت کیا تو حضرت ابراہیم نے اون کو اپنی بہن بتلا دیا باعتبار

دینی یہہ کلام بیجا تہا اوس مین الزام ذرا نہ تہا چونکہ مرتبہ انبیا علیہم الثنا کا برتر ہے تو اونکو
علے قدر مراتب خدا کا ڈر ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ میرے ہاتہہ سے قتل
ایک قبطی کا وقوع مین آیا مین خدا سے ڈرتا ہون اس لئے عذر شفاعت کرتا ہون
حضرت عیسیٰ علیہ الثنا نے کہا کہ اے بندگان خدا انصاری نے بعد میرے مجہکو
معبود ٹہیرایا اور ابن الله مجکو بنایا اگرچہ اونہیں مجہکو طیش آئے مگر دیکہیے کیا معاملہ پیش
آئے مین اس آفت وبلا مین ہون حالت خوف ورجا مین ہون شفاعت سے
معذور ہون طبیعت سے مجبور ہون اب مین تمکو مصلحتاً یہہ سمجہاتا ہون یہہ بات مین
بتلاتا ہون کہ تم جملہ اشخاص بالاختصاص شفیع المذنبین رحمت اللعالمین احمد مجتبیٰ
محمد مصطفےٰ صلوات الله علیہ کے پاس جاؤ تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤ خدا نے
اون کو بخشا ہے اونکو نہ کوئی خدشہ ہے وہ ضرور تمہاری شفاعت کرینگے تمہارے
حال پر عنایت کرینگے چنانچہ بلاکشان قیامت آپ سے خواستگاران شفاعت
ہون گے حضرت مستعد مرحمت وحمایت ہون گے آپ انا لہا فرمائین گے
اور یہہ مضمون کہتے ہوئے سجدہ مین جائین گے۔

| | |
|---|---|
| فضل فرما اے کریم کارساز | رحم فرما اے رحیم بے نیاز |
| کیجئے بندہ نوازی کیجئے | مین ترا بندہ ہون اے بندہ نواز |

حضرت سجدہ مین حمد الٰہی بجالائین گے اور سپاس نا متناہی ادا فرمائین گے
الله جل جلالہ عم نوالہ یا محمد ارفع راسک سل تعط واشفع تشفع فرمائیگا
مقصد شفاعت بعنایت رب العزت برآئیگا سبحان الله عجب مرتبہ خیر الورا
ہے کہ اون کی مانند نہ کہین دوسرا ہے بروز محشر اولو العزم پیغمبر بہیبت جلال

قادر ذوالجلال تہرتہراوینگے اور دہشت قیامت سے بدرجہ کمال گہبراوینگے اور جناب حضرت فخر رسالت بہ کشادہ پیشانی بہ امید افضال سبحانی بحضور رب غفور حاضر ہوکر اپنی امت پُر معصیت کو اللہ جل شانہ سے بہرحال بخشوائینگے اور گنہگاران امت کو دوزخ پُر آذت سے نکال لائینگے بہ یوم نشور ہمراز محبوبیت حضور کہلجائینگے اور اسباب خصوصیت جناب تلجائینگے سب انبیا علیہم الثنا نفسی نفسی کہینگے اور سید الورا محمد مصطفےٰ امتی امتی کہتے رہینگے اللهم صل علی الرسول الکریم بالمؤمنین رؤف الرحیم حضرت کئی بار سجدہ مین جاکر محامد الہی فرمائینگے جب پروردگار سے درخواست بخشش امت گنہگار بار بار ہوگی اور زیادہ تر التجائے پیغمبر بالاصرار ہوگی تو غفار بخاطر سید ابرار کہیگا کہ جس کے دل مین اک ذرہ ایمان ہوگا وہ دوزخ مین نرہیگا جو دین مسلمانان پر ہوگا اور جس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا وہ نہ رحمت خدا نہ شفاعت مصطفےٰ مین شامل ہوگا ہر اہل ایمان برحمت ایزد منان اور بشفاعت محمد ذیشان بہشت مین داخل ہوگا سبحان اللہ عجب ذات بابرکات خیر الورا ہے کہ مثل اونکی نہ کوئی دوسرا ہی اللہ تعالےٰ جل علاٗ نے جیسے اپنے فضل عمیم سے نبی کریم علیہ التسلیم کو بمناصب بازرہ ومناقب متکاثرہ فاضلترین مرسلین کیا ویسے ہی اولیائے کرام امت خیر الانام کو سوائے انبیا علیہم الصلوٰۃ کے تمامی مخلوقات سے زیادہ تر مرتبہ دیا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اولیا اللہ سے مراد ہے کہ اونکو علم ظاہری و باطنی کی استعداد ہے اور بمصداق یحبهم ویحبونہ اولیائے عظام طالب و مطلوب خالق ذوالاکرام مین فاضل و کامل معظم و محترم کریم و علیم شجاع و خلیق سخی و رفیق بعد انبیائے علیہم السلام ہین چونکہ ذکر اولیا گویا ذکر خاتم الانبیا ہے اور عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ صاحب

النبوت نے کہا ہے اسلیئے یہاں مختصر بیان خلفائے راشدین و ائمہ طاہرین ہے
اور تذکرہ سید العارفین یعنی حضرت محی الدین ہے خلیفۂ اول حضرت ابو بکرؓ خلیفہ دوم
حضرت عمرؓ خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ علیہم الرضوان خلیفہ چہارم و امام اول حضرت
علی مرتضیٰ خلیفہ پنجم و امام دوم حضرت حسن مجتبیٰ امام سیوم حسین شہید کربلا امام چہارم
حضرت زین العابدین ذوالعلے امام پنجم حضرت محمد باقر با حکمت و ضیا امام ششم حضرت
جعفر صادق با صدق و صفا امام ہفتم حضرت موسیٰ کاظم با ارتضا امام ہشتم حضرت
موسیٰ رضیٰ امام نہم حضرت محمد تقی جواد با سخا امام دہم حضرت محمد نقی ہادی و با ذکا امام
یازدہم حضرت حسن عسکری رہنما امام دوازدہم حضرت محمد با ہند اعلیہم السلام ہیں افضل
ترین امام ہیں۔

کنیت خلیفۂ اول افضل البشر بعد الانبیا ابو بکرؓ لقب صدیق اکبر و عتیق نام عبداللہ
و والا جاہ بن ابی قحافہ ذی وقار ہیں نسب ہیں عالی تبار ہیں مرہ جد ہفتم رسول اللہ
ہیں جد ششم صدیق عالیجاہ ہیں ولادت والا مرتبت واقعہ فیل سے بعد دو سال
چار ماہ کے اخبار ہیں آئی اور مدت خلافت بقدر دو سال سہ ماہ کے شمار ہیں آپ کی
عمر شریف تریسٹھ یا پینسٹھ برس کی جامع ہوئی رحلت ابو بکرؓ بروایت معتبر تیسویں
جمادی الآخر سنہ ۱۳ ہجری ہیں لشب سہ شنبہ واقع ہوئی ابو بکر رفیق پیغمبر ہتھے
نعم القادر اللہ نقوش نگین صدیق اکبر ہتھے عجب مراتب قربت اجازت
مشحون ہوئے کہ ابو بکر قریب پہلوئے پیغمبر مدفون ہوئے۔

کنیت خلیفہ دوم ابو حفص لقب فاروق اعظم نام عمرؓ و نیک سیر ابن الخطاب ہیں

معدلت انتساب ہاین کعب جد ہشتم سید الورا ہین جد ہشتم عمر با صفا ہین واقعہ فیل سے تیرہوین سال اونکی ولادت ہوئی غرۂ محرم اور بہ روایتے اٹہائیسوین ذیحجہ ۲۳ہجری مین شب یکشنبہ اونکی شہادت ہوئی عمر شریف تریسٹھ سال کی تہی خلافت دس سالہ عمر با اقبال کی تہی ہر کہ فرزند تہی اونکی نقش نگین تہا کفا بالموت واعظا یا عمر نقش نگین سفید زمین تہا قبر عمرؓ خوش سیر کنار صدیق اکبر ہے یہہ خوب نظم عنقا فانی سخنور ہے ۔

| | | |
|---|---|---|
| بینی حرم محمدی را | | جولانگہہ سر سر مدی را |
| جوزا بکنار شمس خفتہ | | پیشش دو خلیفہ رخ نہفتہ |
| چون یک الف و دو لام اللہ | | ہر سہ شدہ ہم نہاد و ہمراہ |

کنیت خلیفہ سوم ابو عمر یا ابو لیلی یا ابو عبد اللہ لقب ذو النورین نام عثمان و ابن عفان ہین عبد مناف جد چہارم سید المرسلان جد پنجم عثمان جامع القرآن ہین ولادت حضرت عثمان بعد انقضائے شش سال عام الفیل ہوئی خلافت گیارہ سال گیارہ یا اٹہارہ یوم تک نصیب عثمان جلیل ہوئی جبکہ ناگہان حملے اوباشان مدینہ کے شدید ہوئے تو حضرت عثمان تیرہوین یا اٹہارہوین ذیحجہ ۳۵ یا ۳۶ ہجری مین بروز جمعہ شہید ہوئے عمر شریف اٹہاسی ۸۸ سال کی تہی لنصرن اللہ عبارت نقش نگین عثمان باکمال کی تہی بقیع مین مرقد عثمان ہے عثمان بہشت مین رفیق محمد عالیشان ہے ۔

کنیت خلیفہ چہارم و امام اول ابو الحسن و ابو تراب لقب مرتضی و اسد اللہ نام علی ولی ابن ابی طالب ہین برادر عم زاد رسول غالب ہین ولادت باسعادت اندرون کعبۂ معظمہ بروز جمعہ تیرہوین ۱۳ ماہ رجب مین واقعہ فیل سے تیسوین سال

ہوئی اور شہادت شاہ ولایت اکیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین لشب دوشنبہ
بہشت پر ملال ہوئی ایام خلافت حیدر کرار صفدر جرار کے پانچ برس تین ماہ ہین ہوا ہے
عالم پناہ نہایت عالیجاہ ہین نجف اشرف مین روضہ اقدس ہے مدت عمر شریف تریسٹھ
یا پینسٹھ برس ہے امیر الملک للہ نقش نگین حضرت علی تھا افتخار عالم علی ولی تھا۔
کنیت خلیفہ پنجم و امام دوم ابو محمد لقب نقی سید نام وہ امام زمن ابن مرتضی ہین نواسہ
رسول خدا ہین نیمہ رمضان سنہ ۳ ہجری مین پیدا ہوئے آثار مشابہت فخر رسالت
سر سے سینہ تک ہویدا ہوئے گیارہ ربیع الاول سنہ ۵۰ ہجری مین زہر ہلاہل سے شہادت
پائی اون کو اپنی خاتون وارثون بخت کی بیدردی و بیرحمی پر حیرت آئی تعداد سن شریف
اڑتالیس سال ہے بقیع مین قبر امام با عز و جلال ہے زمانہ خلافت چھہ ماہ رہا پھر اونکو سلطنت
مملکت سے اکراہ رہا۔

کنیت امام سوم ابو عبد اللہ لقب شہید و سید نام حسین وہ امام المشرقین ابن علی
ہین ابو الائمہ سبط نبی ہین تولد شریف چوتھی شعبان سنہ ۴ ہجری مین بروز سہ شنبہ
ظہور پذیر ہوا خوش ہر صغیر و کبیر ہوا یہ قدرت قدیر ہوئی کہ چھہ مہینے مین ولادت حضرت
شبیر ہوئی مورخین نے کہا کہ سوائے امام حسین خیر الوریٰ و یحییٰ ابن زکریا کے
کوئی طفل زائیدہ شش ماہہ کبھی زندہ نہ رہا بروز جمعہ عاشورہ بوقت نماز جمعہ
سنہ ۶۱ ہجری مین سید الشہدا نے کربلا مین بحالت تشنگی پر آفت شربت
شہادت پیا سخت ظلم و ستم گروہ اظلم نے امام محتشم پر کیا یوم شہادت
سرور بیت المقدس مین کوئی پتھر ایسا نہ تھا کہ جسکے نیچے خون تازہ نہ تھا آسمان سے
برسنا خون کا بھی ثبوت لتعزیت تواریخ معتبر مین شاہد ہے ہونا سن مبارک کا

ستّاون برس پانچ مہینے کتب سیر مین وارد ہے مزار شریف کربلا مین ہے غم حسین
با شور و شین ارض دسما مین ہے۔
کنیت امام چہارم ابو محمد و ابو الحسن لقب سجاد و زین العابدین نام علی وہ ابن حسین بن علی
دلی قبلہ کونین ہین امام الثقلین ہین حضرت زین العابدین سید الساجدین ۳۷ یا ۳۸ سنہ
ہجری مین تولد ہوئے صاحب تعفف ہوئے عمر شریف اکسٹھ ۶۱ یا باسٹھ ۶۲ برس
کی تھی عجب شان مقدس جناب اقدس کی تھی اٹھارہوین محرم ۹۴ یا ۹۵ سنہ ہجری مین
بوقت شب وفات پائی قریب قبر حضرت امام حسن علیہ السلام نوبت تدفین
باحصانت آئی۔
کنیت امام پنجم ابو جعفر لقب باقر نام محمد وہ خاصہ احد ابن علی بن حسین ہین فخر دارین
ہین ولادت باکرامت قبل شہادت امیر المومنین حسین تیسری صفر سنہ
ہجری مین بروز جمعہ ہوئی اور مدت عمر شریف اٹھاون ۵۸ یا تریسٹھ ۶۳ اور بقول واقدی
بہتر ۷۲ سال کی بشان معظمہ ہوئی اور وفات امام کائنات ۱۱۴ یا ۱۱۶ سنہ ہجری مین وقوع
مین آئی لوگون کو غموم ہموم مجموع مین لائی بقیع مین قبر امام خوش نہاد قریب قبر حضرت
سجاد ہے یہہ قربت فرزند پاک نژاد باعث فرحت روح زین العابدین ہے
کنیت امام ششم ابو عبداللہ یا ابو اسمعیل لقب صادق جعفر نام وہ امام انام ابن محمد
بن علی بن حسین بن علی مرتضیٰ ہین سرور دوسرا ہیں ولادت باعظمت سترہوین
ربیع الاول ۸۰ یا ۸۳ سنہ ہجری مین بروز دوشنبہ مدینہ مین ہوئی اور مدت عمر شریف
اڑسٹھ ۶۸ لغایت پینسٹھ ۶۵ سال بہت عمدہ قرینہ مین ہوئی امام ہمام نے ۱۵ رجب
۱۴۸ سنہ ہجری مین بیوم دوشنبہ رحلت فرمائی گنبد مدفن ہائے والا مقام یعنی

حضرت امام محمد باقر و امام زین العابدین و امام حسن علیہم السلام واقع بقیع مین آسودگی پائی۔

کنیت امام ہفتم ابو الحسن و ابو ابراہیم لقب کاظم نام موسیٰ وہ امام باصفا ابن جعفر صادق ہین لایق وفایق ہین ساتوین صفر سنہ ۱۲۸ ہجری مین بمقام ابواجو مابین مکہ و مدینہ کے ہے اور وہ مشہور بہ آبادی دبیر بنہ کے ہے حضرت بامرتبت متولد ہوئے لوگ اونکے مقلد ہوئے تعداد عمر شریف امام خوش خصال چون یا پچپن سال شسشم بقولے ہفتم بقولے لضف رجب سنہ ۱۸۳ ہجری مین بہ تکالیف شدید حبس ہارون الرشید مین انتقال فرمایا جنت مین آرام بالاستقلال پایا تربت شریف مقبرہ قریش واقع بغداد مین ہے فیضان مزار مثل فیضان حیات امام باوقار ازدیاد مین ہے۔

کنیت امام ہشتم ابو الحسن ہے یہہ کنیت خود عطیہ حضرت موسیٰ کاظم امام زمن ہے لقب رضا نام علی وہ ولی ابن موسیٰ بن جعفر ہین اوصاف اون کے وافر ہین ولادت صاحب الامامت گیارہوین ربیع الآخر سنہ ۱۴۳ ہجری مین بروز پنجشنبہ ظہور مین آئی اور عمر شریف اور ۴۹ پنچاس برس کی قول جمہور مین پائی اکیسوین یا اونتیسوین ۲۹ رمضان سنہ ۲۰۳ ہجری مین بیوم جمعہ موضع سناہ باد نواح نوقان مین وفات ہوئی اور قبہ ہارون الرشید واقع سرائے حمید بن القحطہ الطائی مین تدفین امام بابرکات ہوئی۔

کنیت امام نہم ابو جعفر اور نیز ابو جعفر ثانی لقب تقی و جواد نام محمد وہ سبط احمد ابن علی بن موسیٰ بن جعفر صادق ہین برگزیدۂ خالق ہین دسوین رجب سنہ ۱۹۵ ہجری مین بروز جمعہ ولادت امام ہوئی عمر شریف پچیس برس کی لاکلام ہوئی چھٹی

دیجہ سنہ ۲۲۰ ہجری مین بزمانہ سلطنت معتصم امام معظم تشریف فرمائے ملک
آخرت ہوئے بغداد مین بقضا سے قبر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مدفون ہوکر
داخل جنت ہوئے ۔

کنیت امام دہم ابوالحسن اور نیز ابوالحسن ثالث لقب ہادی و زکی و عسکری مشہور
بہ نقی نام علی وہ امام ابن محمد بن موسیٰ بن جعفر صادق علیہم السلام ہین سید الانام ہین
ولادت باہرکت تیرہوین رجب بقولے روز عرفہ سنہ ۲۱۳ یا ۲۱۴ ہجری مین بساعت
سعید ہوئی رحمت وحید ہوئی طبع لطیف امام باجلال کی تھی عمر شریف چالیس
یا اکتالیس سال کی تھی سرمن رائے مشہور بسامرہ نواحی بغداد مین بعہد مستنصر باللہ
امام عالیجاہ نے وفات پائی تاریخ وفات آخر جمادی الاول اور بقولے تیرہوین
جمادی الآخر سنہ ۲۵۴ ہجری روز دوشنبہ بیانات ہین بروایات آئی قبر شریف
مکان مسکونہ امام دوسرا واقع سرمن رائے مین واقع ہے اوسکی عجب نور
فیضان ساطع ہے ۔

کنیت امام یازدہم ابومحمد لقب زکی و خالص و سراج مشہور عسکری نام حسن وہ
امام ذوالمنن ابن علی بن محمد بن علی رضا علیہم التحیۃ والثنا ہین فرزند مرتضی ہین سنہ ۲۳۱ یا ۲۳۲
ہجری مین پیدا ہوئے اور امام عمر شریف امام خوش خصال اونتیس اور بقولے
اٹھائیس سال ہویدا ہوئے چھٹی یا آٹھوین ربیع الاول سنہ ۲۶۰ ہجری مین بروز جمعہ انتقال ہوا
سرمن رائے مین قبور پدر و پسر کا اتصال ہوا ۔

کنیت امام دوازدہم ابوالقاسم نام محمد وہ برگزیدہ احد ابن حسن بن علی بن محمد بن
علی رضا ہین مقبول کبریا ہین بقول اہل سنت ۲۳ ۔ رمضان سنہ ۲۵۸ ہجری تاریخ ولادت ہے

سرمن رای مولد امام با سعادت ہی ۲۵۵ھ ہجری او بقولے ۲۵۶ھ ہجری کو امیہ تاریخ اختفای امام باصفا مانتے ہین اہل سنت اسکو تاریخ وفات شاہ ہدی جانتے ہین اور یہہ کہتے ہین مصر رہتے ہین کہ امام مہدی آخرالزمان نزدیک نزول حضرت مسیح ذیشان پیدا ہونگے عالم مین ہویدا ہونگے ہذا الاقول فی الکتاب واللہ اعلم بالصواب فضایل وکرامات اور خوارق عادات خلفاے افضل البشر اور ائمہ اثنا عشر بیحد ہین لاتعد ہین تقریر مین نہین آسکتے تحریر مین نہین سما سکتے یہہ مختصر ہے صرف تواریخ پر منحصر ہے۔

عالمان شریعت وواقفان طریقت کو واضح ہے اور اہالیان معرفت ووالیان حقیقت کو لائح ہے کہ امت محمدی برحمت ایزدی سرفراز ہے اور جماعت احمدی بعنایت ذات سرمدی ممتاز ہے کہ اوس مین غوث وقطب واوتاد ہین اور نجباد اخیار وابدال نیک نہاد ہین ہروقت چالیس ابدال اور پانچ اخیار امت احمد مختار مین رہتے ہین اور مورخین اذکار صادق الاخبار مین کہتے ہین کہ جو اون مین سے مرجاتا ہے تو فوراً بجاے اوسکے دوسرا لقدر خوشتر پاتا ہے رتبۂ غوثیت اعلے ہین مرتبہ قطبیت سی بالا ہے غوث قطب سے اور قطب اخیار سے اور اخیار ابدال سے اور ابدال نجبا سے افضل وبرتر ہین باقی نقبا ے خوش سیر ہین خلقت کو اونکی خدمت سے فیض بے انتہا ہوتا ہے رب العزت اونکی برکت سی ہر بلا کو کہوتا ہے مخلوق محفوظ رہتی ہے بحصول مقصود محظوظ رہتی ہے جب کوئی آفت نازل ہوجاتی ہے اور نوبت الغیاث آتی ہے تو وہ سواے غوث بجناب رب الارباب دعا کرتے ہین امید اجابت دہرتے ہین اگر دعائی اجابت

پائی تو مراد خلقت بر آئی ورنہ بہہ بزرگان دین بجانب غوث حق گزین رجوع
لاتے ہیں غوث دعا فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ حاجت کو رواکرتا ہے خلق کو
بدفع بلا امن میں دیتا ہے حضرت شیخ الاسلام فخر مشائخ الانام محبوب سبحانی
قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی سرہ السامی غوث اعظم ہیں افتخار عالم ہیں۔

غوث اعظم نور العینین رسول — غوث اعظم قرۃ العین بتول
غوث اعظم راحت جان علی — غوث اعظم فرحت قلب ولی
غوث اعظم سید ابن حسن — غوث اعظم فخر شاہان زمن
غوث اعظم شان حق سبط حسین — غوث اعظم بادشاہ مشرقین
غوث اعظم جان زین العابدین — غوث اعظم حامئ دین متین
غوث اعظم نائب باقر لقب — غوث اعظم صاحب والا نسب
غوث اعظم دلبر جعفر جناب — غوث اعظم رہبر ہر شیخ وشاب
غوث اعظم عاشق کاظم بجان — غوث اعظم دستگیر بیکسان
غوث اعظم مونس موسی رضا — غوث اعظم مشفق شاہ وگدا
غوث اعظم مجمع حب نقی — غوث اعظم منبع مہر نقی
غوث اعظم جانشین عسکری — غوث اعظم مہر برج سروری
غوث اعظم طالب مہدی دین — غوث اعظم عالم علم الیقین
غوث اعظم زبدۂ آل عبا — غوث اعظم قدوۂ آل سخا

حضرت بابرکت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین غوث الوریٰ نور الہدیٰ محبوب
سبحانی سید عبد القادر جیلانی اولاد حسنین ہیں سید الثقلین ہیں نسب وحسب

حضرت محی الدین کتب مستندۂ متقدمین ومتاخرین سے ثابت ہے البتہ تاوقتیکہ
کواقوال مورخین معتمدین کے دیکھنے کی حاجت ہے کتب معتبرہ موجود ہین دیکھلیں
اون مین ظاہرہ مقصود ہین اور یہہ سلسلہ نسب وحسب سید العارفین ہے
مسلمہ مومنین ہے حضرت غوث عالی مرتبت قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی
ابن ابی صالح موسی سنوسی بن عبد اللہ بن یحیی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسی الجون
بن عبد اللہ المحض بن حسن مثنی بن حضرت امام حسن بن حضرت علی مرتضی ہین اور
والدۂ ماجدۂ حضرت بادقار ام الخیر وآمنۃ الجبار فاطمہ بنت عبد اللہ صومعی بن ابی جمال
بن سید محمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابی عطا عبد اللہ بن سید ابی کمال عیسی بن سید
علاء الدین بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت
امام حسین بن حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب غالب کل غالب علیہم الثنا
ہین والدۂ معظمہ جناب قطب الاقطاب کبار لنسا رعارفات وصالحات سی تھین
اور واصلات وصاحب مکاشفات سے تھین۔

کنیت حضرت ابو محمد لقب محی الدین نام عبد القادر ہے لقب شریف بوجہ حسن
صادر ہے کہ تواریخ مین آیا حضرت نے فرمایا کہ مین ۵۱۱ سنہ ہجری مین بروز جمعہ
بعض سفر سے داخل بغداد ہوا تھا بہت شاد ہوا وہان باتفاق ناگہان مین نے
ایک بیمار ضعیف ونزار کو دیکھا مجھکو اوس کا ہوا پر یکھا اوسنے السلام علیک
یا عبد القادر کہا اور وہ مجھکو اپنے پاس بولاتا ہا مین نے کچھہ نہ سوچا بعد
جواب سلام مین اوس کے پاس پہونچا اوس نے اپنے اوٹھانے کو مجھسے فرمایا
مین نے اوسکو اوٹھا کر بٹھلایا وہ قوی وتازہ بدن ہوگیا خوش رخ صاف رنگ

شفافت ہو گیا میں حیران رہا اوس سے مجھے کہا کہ میں دین ہوں اسیقدر ہوں بہت پژمردہ تہا نہایت افسردہ تہا خدا نے تیرے سبب سے مجھکو جلایا میں نے تجکو محی الدین پایا پھر مسجد جامع میں ہر شخص میرا پاؤں ریتا تہا اور مجھکو محی الدین کہتا تہا حضرت پر شاہ منشر تیں ہیں اس سبب سے غوث الثقلین ہیں کہ جن وانسان آپ کے تابع فرمان ہو سکے اور تفصیل غوث الاعظم مستفید اسلام جی نام دینی جان ہوئے -

میری جان شاہ جیلانی کے قربان
ہزاروں غوث ثانی کے قربان

تمنا ہے یہی ہر وقت مجھکو
رہوں محبوب سبحانی کے قربان

وہی جان نبی و مرتضیٰ ہے
نہ ہوں کیسے میں اوس جانکو قربان

وہ بیشک ہے نشان شان بیچون
میں ہوں اوس شاہ بیچون انکو قربان

ملک ہیں تیری حقدانی کے صدقے
فلک ہیں تیری ذیشانی کے قربان

عجب رخ کا تمہارے ہے تجل
جمال روئے نورانی کے قربان

تصدق اوسپہ جان اولیا ہے
ہوئے جو قطب ربانی کے قربان

ہوا فیضان ترے روح قدس سے
ترے افضال روحانی کے قربان

کیا ہرگز نہ کوئی امر ناحق
تمہاری ذات حقانی کے قربان

کیا تم نے سلوک دستگیری
تمہاری راہ عرفانی کے قربان

کہی پیاری غزل یہہ تم نے ثاقب
تمہاری اس ثناخوانی کے قربان

اصحاب خبر خوش سیر نے فرمایا اور اوسکو ارباب سیر معتبر نے جتلایا کہ فرزند

حسین لاثانی یعنی محبوب یزدانی بزمان سعید وبہ آوان حمید شب اول رمضان
سنہ ۴۷۰ یا ۴۷۱ھ ہجری مین بمقام قصبہ نیف من قصبات الجیل بطن مادر سے عالم حدوث
مین رونق افروز ہوا بروز تولد شریف مولد لطیف عشرت اندوز ہوا ہر طرف سے
صدائے مبارکباد تہی ہر خاطر مسرت ماثر شاد تہی ہر نغمہ تہنیت علوی شان پر تہا
مضمون غزل ثاقب ہر زبان پر تہا۔

| | |
|---|---|
| غوث اصحاب جہان پیدا ہوا | قطب اقطاب زمان پیدا ہوا |
| قبلۂ کون و مکان پیدا ہوا | کعبۂ ہر انس و جان پیدا ہوا |
| کاشف راز نہان پیدا ہوا | واقف سر عیان پیدا ہوا |
| اب نہ ہوگا حفظ عالم مین خلل | باعث امن و امان پیدا ہوا |
| اس لئے ہے بیکسون کو انبساط | مہربان و قدردان پیدا ہوا |
| کیون نہ ہوتا فخر شاہان زمن | شان حق قدرت نشان پیدا ہوا |

ہو گئی ثاقب زمین مثل فلک
مہر ضوافشان یہان پیدا ہوا

والدۂ حضرت فرماتی ہین فائدہ کرامت جتلاتی ہین کہ جس شب مین عبدالقادر پیدا ہوا
اوس مین ہلال رمضان بسبب ابر غلیظ نہ ہویدا ہوا ہر چند کہ مین نے اوسکو دن مین
دودہ دیا مگر اوس نے نہ پیا لوگون نے روزہ رکہنے کو مجہسے دریافت کیا مین نے
یہہ جواب دیا کہ عبدالقادر آج دودہ نہین پیتا ہے مگر بفضل الہی جیتا ہے ضرور
وہ دن روز صوم روزہ داران تہا تحقیقاً وہ روز یوم رمضان تہا جب سن
شریف اٹہارہ برس کا ہوا تو برائے تحصیل علوم قصد حضرت اقدس کا

ہوا چنانچہ ۴۸۸ھ ہجری مین جیلان سے بغداد کو تشریف فرما ہوئے اثناے راہ
مین ساتھ لشکر قزاق بدریافت راست گوئی وحق جوئی سلطان الاولیا کے
بالاتفاق تائب ہوکر مرید حضرت رہنما ہوئے آپ نے بغداد مین پہونچکر چند مدت
مین علوم ظاہری وباطنی شیخ ابوسعید مبارک مخزومی وشیخ حماد وباس وابی
غالب وابی الوفا وغیرہم اولیاے کرام وفضلاے عظام سے حاصل فرمائے اور
مراتبات عالی ودرجات متعالی جناب الہی سے باقتضاے بطریق کامل پائے ۵۲۱ھ
ہجری مین حسب ارشاد فیض بنیاد جناب رسالت مآب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے امیر المومنین امام المتقین علی ولی اخی نبی سے آپ درین مبارک بغداد ان
غوث الزمان مین ذالامرتبہ والا بہ طاقت بیانی وبہ طلاقت لسانی فصحاے جہان
وبلغاے زمان سے ہوگیا اعلا آپ وعظ ونصیحت فرماتے تھے لوگ فیض وبرکت
پاتے تھے حضرت نے چالیس برس وعظ فرمایا لوگون نے فیضان پایا اکثر ولولہ
شوق مین بیقرار ہوتے تھے جذبۂ ذوق مین سرشار رہتے تھے آدمی قریب اسی
ہزار کے وعظ مین جمع ہوجاتے تھے ملائک وجنات بھی آتے تھے جب حضرت
وعظ مین تقریر کرتے تھے تو چار سو آدمی کلام غوث انام کو تحریر کرتے تھے اور حضرت
کا کلام نصیحت التیام جملہ علوم مین ہوتا تھا اور شکوک وظنون عموم کو کھوتا تھا۔ شیخ
ابوسعید قیلوی سے منقول ہے اور یہہ بیان اون کا معقول ہے کہ مین نے
مجلس وعظ جناب عبد القادر مین فیضان ارواح طیبہ سرور پیغمبران خیر الانام اور
دیگر انبیا علیہم السلام کا مکاشفہ مین پایا اور اوس مین صف بصف ہونا ملائک و
جنات کا میرے مشاہدہ مین آیا۔ شیخ نصر بن عمر بغدادی کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین

کہین سے یکبار جنات خوش اطوار کی دعوت کی اُنہون نے اپنے آنے مین توقف غفلت کی جب وہ آئے تو اُنہون نے یہہ اُمور فرمائے کہ ہمکو بوقت وعظ جناب حضرت عبدالقادر نہ بولایا کرو ورنہ تعجیل فرمایا کرو ہم مجلس وعظ مین حاضر ہوتے ہین اسلیئے اپنے آنے جانے مین قاصر ہوتے ہین اور اکثر ہمارے لوگ ایمان لاتے ہین اور توبہ کرکر مسلمان ہوجاتے ہین علوم حقایق مین مثل حضرت کے کوئی لایق نہ تہا اور شریعت وطریقت مین مانند آپکے کوئی فایق نہ تہا حضرت صاحب الولایت حسن صورت وخوبی سیرت مین بیمثال تہے نہایت خوب صورت ونیک خصال تہے کتب معتبر اہل سیر مین حلیہ مقدسہ بشان معظمہ تحریر ہے گویا بصورت تصویر ہے محبوب خالق بے چون گندم گون بلند قد کشادہ پیشانی فراخ سینہ پیوستہ ابرو خوش لہجہ بلند آواز تہے علم وفضیلت اور دبدبہ وجرات مین سرفراز تہے۔

| | |
|---|---|
| تہا عجب حسن رخ رشک قمر | کرنہین سکتا بیان اوسکو بشر |
| قد بالا غیرت شمشاد تہا | سرو خود تشبیہ سے آزاد تہا |
| تہا سر سرور سراسر نور نور | دائرہ تہا نور کا فرق حضور |
| زلف سے تہا شرمگین مشک ختن | تہا جبین سے نور حق جلوہ فگن |
| ابروئے خمدار تہین زیبا ترین | تہین شعاع نور مژگان حسین |
| چشم روشن مین عجب ایجاد تہا | نور کے حلقہ پہ گویا صاد تہا |
| تہا رخ پر نور فزا بدر الدجے | عارض پر نور تہا شمس الضحی |
| تہے لبون سے شرمندہ لعل یمن | زینت گوہر تہے دندان دہن |
| شکر افشان خوب تہی شیرین زبان | تہا زقن پر چشمہ خور کا گمان |

| | |
|---|---|
| گوش نازک ہتے نہایت حق نیوش | تہے نزاکت مین قوی تر پاک دوش |
| سینۂ بے کینہ ایسا صاف تہا | گویا اک آئینۂ شفاف تہا |
| بازوئے رنگین ہتے مثل نسترن | ساعد سیمین ہتین ہم رنگ سمن |
| دست اقدس ہتے ید بیضا مثال | ناخن انگشت تہا شکل ہلال |
| خوبیان ہتین گو سراپا مین عجب | ہے مگر ناقص یہان پاس ادب |

حضرت خلق و رحمت مین بہتر ہتے عظمت و شوکت مین سرور ہتے اور باوصف قدر و منزلت اور علو ہمت کے غربا و فقرا سے ارتباط فرماتے ہتے نہ کسی امیر و کبیر اور بادشاہ و وزیر کی تعظیم کو سر جہکاتے ہتے نہ اون سے باتین نرم کرتے ہتے بلکہ اونپر بار نصیحت دہرتے ہتے اور وہ آپکے سامنے دست بستہ رہتے ہتے اور یہی کہتے ہتے کہ آپ کا حکم ہمارے سر پر ہے اور نہ ہمکو کوئی آپ سے بہتر ہے - لباس حضرت کا بیش بہا ہوتا تہا بموجب شرع جایز و روا ہوتا تہا حضرت خود فرماتے ہتے لوگ یقین لاتے ہتے کہ مین بلا حکم خدا نہ تحفہ کہانا کہاتا ہون نہ عمدہ لباس پاتا ہون آپ بہت کریم و سخی ہتے رحیم و غنی ہتے سوال سائل کو رد نفرماتے تہے اور بیماران مایوس العلاج حضرت کے دست حق پرست سے شفا پاتے ہتے نقل ہے اس مین نہ دخل عقل ہے کہ اک چور رات مین اندر مکان حضرت کے آیا اوسکو اندہا پایا اوسیوقت حضرت خضر علیہ السلام آئے اور یہہ پیغام لائے کہ ایک ابدال نے وفات پائی اسلیئے بجائے اوسکے تقرر ابدال ثانی کی ضرورت آئی آپنے کہا کہ اک اندہا میرے مکان مین ہے اور وہ حالت ہزیان مین ہے اوسکو مقرر کر دو اوس کے دل مین ایمان بہر دو

حضرت خضر اوسکو پاس حضرت کے لائے اوس سے بہت فوائد دینی پائے وہ ابدال ہوگیا بنیاد خوشخصال ہوگیا چور مال دنیا چورا ہے آیا اوس نے منال عقبیٰ پایا زہی درگاہ غوث الوریٰ کہ چور بہی محروم نرہا عزل ولغدب اقطاب و اوتاد وابدال اور سلب حال اولیائے باکمال بدست حضرت تہا اور طریقہ محبوب ایزد متعال بموجب شریعت ذوالافضال باعث رحمت تہا منقول ہے اوس کا یہہ اصول ہے کہ حضرت غوث اعظم قطب عالم نے اپنی مجلس وعظ بین مشائخین عراق یعنی شیخ علی بن ہیبتی شیخ بقا بن بطو شیخ ابو سعید قیلوی شیخ ابو النجیب سہروردی شیخ جاگیر و قضیب البان موصلی شیخ ابو المسعود شیخ عزاز بطایحی شیخ حماد بن مسلم دباس خواجہ یوسف بن ایوب ہمدانی شیخ عقیل بن منبحی شیخ ابو العزا مغزلی شیخ عدی بن مسافر شیخ علی بن وہب بخاری شیخ موسیٰ بن ماہین زولی شیخ احمد بن ابو الحسن رفاعی شیخ عبد الرحمن طفسونجی شیخ علی مطربا شیخ ماجد کردی شیخ ابو محمد قاسم بن عبد منصور بصری شیخ ابو عمر عثمان بن مرزوق شیخ سوید بخاری شیخ حیات بن قیس حرانی شیخ مرسلان دمشقی شیخ عبد الکریم الاکبر المعمر شیخ ابو العباس الجوسقی الصرصری شیخ ابو حکیم ابراہیم بن دینار شیخ مکارم اکبری شیخ صدقہ بغدادی شیخ یحییٰ ددری مرتعش شیخ ضیاء الدین ابراہیم بن ابی عبد اللہ بن علی جوسی شیخ ابو عبد اللہ شیخ ابو بکر اطامی المزین شیخ جمیل شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی شیخ ابو عمر الکیامی شیخ ابو حفص عمر بن ابی النصر الغزال شیخ مظفر الجمال محمد بن دربانی القرشی شیخ ابو العباس احمد یمانی شیخ ابو العباس احمد بن العربی شیخ ابو عبد اللہ محمد المعروف خاص شیخ ابو عمرو عثمان بن احمد شوکی شیخ

شیخ سلطان بن احمد المزین شیخ ابو بکر بن عبد الحمید شیبانی شیخ ابو العباس احمد بن الاستاذ شیخ ابو محمد بن عیسیٰ المعروف مانکو سنج شیخ مبارک بن علی الطملی شیخ ابو البرکات بن معدن العراقی شیخ عبد القادر بن حسن بغدادی شیخ ابو المسعود احمد بن ابی بکر عطار شیخ ابو عبد اللہ محمد الاددنی شیخ ابو یعلیٰ شیخ شہاب الدین سہروردی شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزاز شیخ ابو المنا محمود بن عثمان البقال شیخ عبد الوہاب شیخ عبد الرحیم قنادی مغربی شیخ ابو عمرو عثمان بن مرزوق شیخ مکارم خالصی شیخ خلیفہ موسیٰ نہر ملکی شیخ ابو الحسن جوسقی شیخ عبد اللہ قریشی شیخ ابو البرکات بن صخر اموی شیخ عبد الحق ابراہیم بن علی غلب کو حسب اتفاق موجود پایا حضرت نے اوس وقت قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ فرمایا شیخ علی بن ہیتی نے قدم غوث اعظم کو اپنی گردن پر رکھ لیا اور اولیاؤں نے اپنی گردنوں کو جھکا دیا رب العزت نے اوسدم دل انور حضرت معظم پر جلوہ تجلی فرمایا اور رسول مقبول نے بدست ملائکہ مقربین روبروے متقدمین و متاخرین حیات وارواح اموات کے خلعت پہنایا اک اصفہانی نے گردن کے جھکانے سے اکراہ کیا حضرت نے اوس کا سلب حال بہ احوال تباہ کیا خدا نے غوث باصفا کو مصداق ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم کے درجات عالی پر پہونچایا کسی نے نہ کسی کو ایسے مرتبہ والا پر پایا اولیا نے متقدمین و مشایخین نے بیشتر مدت بیشتر سے غوثیت حضرت کی بشارت دی تہی اور قدمی هذه علی رقبة کل ولی اللہ کی اشارت کی تہی چنانچہ مشایخین ابتداے حال حضرت باکمین سے آپ کے معتقد رہتے تہے

ہی کہتے تھے کہ یہہ جوان عجمی صاحب قدر و حشم ہے اسکا اک قدم ہے کہ تمامی
اولیاؤں کی گردن پر رکھا جائیگا اور وہ سب کو خوشتر آئیگا شیخ ابو الفرج
کروی حضرت کو دیکھکر بہہ تعظیم کھڑے ہو جاتے تھے اور حاضرین مجلس
سے فرماتے تھے کہ اسکی تعظیم و تسلیم سے غافل نہو تمامی اولیا اسکو
محتاج ہوں گے اور اونکے قدم سے صاحب التاج ہوں گے اور یہہ
قطب الاولیا ہوگا غوث الاصفیا ہوگا وہ اکثر مکاشفہ مین رہتے تھے حضرت سے
یہہ کہتے تھے کہ اب وقت ہمارا ہے عنقریب وقت تمہارا ہے تصرف ہماری
حیات مستعار تک رہیگا اور تصرف تمہارا بعد ممات بھی روز شمار تک رہیگا
شیخ ابی تمیمی سے منقول ہے کہ اور یہہ بیان اون کا مورخین کو قبول ہے کہ
مین آغاز جوانی مین برائے تحصیل علوم و کمالات بغداد باصفات مین آیا ابن
سقا کو اپنے ہمراہی مین پایا ہم نے بارادہ قدمبوسی حضرت قصد مدرسہ
نظامیہ کا کیا ابن سقا نے اثنائے راہ مین مجھکو یہہ فقرہ دیا کہ غوث سے ایسا سوال
کیا جائے کہ جسکا جواب اون سے نہ آئے مین نے کہا کہ ہان مجھکو ایسا
خیال ہے کہ کچھہ پوچھا جائیگا دیکھئے کیا جواب آئیگا جب ہم حضرت کی مکان
جنت نشان مین داخل ہوئے تو اوسوقت حضرت نہ واصل ہوئے
بعد تھوڑی دیر کے آپکو وہان پایا حضرت نے ابن سقا کو بنظر قہر دیکھکر یہہ فرمایا
کہ اے ابن سقا تیرا کیا سوال ہے جسکا جواب مجھکو محال ہے تیرا یہہ سوال ہے
اور یہہ جواب باکمال ہے تو دریائے کفر مین غوطے کھاتا ہے اور تجھپر وبال
آتا ہے اور میری طرف متوجہ ہوکر یہہ فرمایا کہ اے عبد اللہ تو کیا سوال کرنے آیا

تیرا یہ سوال ناصواب ہے اوس کا یہہ جواب ہے تو دنیا مین مبتلا رہے گا بجز افسوس کیا کہیگا پہر غایب ہو گئے حضرت فائز مراتب صائب ہو گئے سبحان اللہ عجب مرتبہ غوثیت ہے کہ یہہ گونہ اوسکی فضیلت ہے۔

| | |
|---|---|
| خسرو عرش نشین حضرت غوث الثقلین | زینت فرش زمین حضرت غوث الثقلین |
| جلوۂ شان خدا لمعۂ لمعات نبی | مظہر نور مبین حضرت غوث الثقلین |
| قبلۂ جن و بشر کعبۂ غلمان ملک | سرور دین متین حضرت غوث الثقلین |
| رونق کون و مکان زینت ہر دو جہان | نزہت خلد برین حضرت غوث الثقلین |
| مجمع لطف و عطا مرجع ارباب صفا | صاحب صدق و یقین حضرت غوث الثقلین |
| راحت جان جہان قوت ارواح روان | فرحت قلب حزین حضرت غوث الثقلین |

حامی ثاقب مداح شہ اہل سخن
دستگیر ہمگین حضرت غوث الثقلین

شیخ ابو بکر بن ہزار بطائحی نے کہ اولیائے کبار سے ہتے اور پیشوایان نامدار سے ہتے خبر دی ہی یعنی یہہ بات بیان کی ہی کہ آٹھہ اوتاد عراق مین ہین ایک معروف کرخی دوسرے امام احمد حنبل تیسرے بشر حافی چوتہے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چہٹے سری سقطی ساتوین سہیل بن عبداللہ تستری آٹھوین شیخ عبدالقادر جیلانی بالاتفاق ہین۔ اک روز ذکر عبدالقادر جہان افروز روبروئے شیخ منصور بطائحی کے آیا اونہون نے فرمایا کہ اک زمانہ قریب آئیگا کہ ہر شخص تمامی اولیا کو محتاج غوث الوریٰ پائیگا عرفان مین اوس کا مرتبہ بلند ہوگا اور ایقان مین وہ دل پسند ہوگا جو کوئی تم مین سے اوسوقت کو پائے ضرور اوسکی تعظیم بجا لائے اکدن جلسہ شیخ عز از بطائحی کا اپنی

ہم جلیسون سے کہا اونہون نے اپنے انیسون سے کہا کہ بغداد مین ایک جوان عجمی پیدا ہوگا اور عالم او سپہ شیدا ہوگا نام اوس کا عبد القادر ہے وہ خلایق مین بہت نادر ہے مقامات قدس مین اوس کا مرتبہ اعلا ہے جمیع اولیاے ذی رتبہ سے بالا ہے ہمتا ہے روز ازل سے سرفراز درگاہ عز وجل ہے خلایق مین اوسکی ہدایت ہوگی حقایق مین اوسکی کرامت ہوگی حضرت کا مجاہدۂ نفس سخت تر تہا طالع سعد اوج بخت تہا خدا سے ڈرتے تھے رات دن عبادت کرتے تھے آپ پچیس برس تنہا صحراے عراق مین پہرے لوگ آپ کے فراق مین رہے بہول پتہ غذا مین تہا نفس سخت بلا مین تہا کبہی کچہ خواہش نفس امارہ کو بے کام کیا نہ اوسکو آرام دیا چالیس سال وضو عشا سے نماز فجر پڑہتے تھے روز حضرت کے مرتبے بڑہتے رہے حقیقت مین غوث اعظم باکمال تھے طریقت مین عارف عالم مثال تھے اگرچہ بظاہر حضرت غوث الثقلین فخر دارین کو حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی نے خرقہ فقر پہنایا اور اوس کا یہہ سلسلہ پایا کہ شیخ ابو سعید کو شیخ ابو الحسن ہنکاری نے اونکو شیخ ابو الفرح طرطوسی نے اون کو شیخ عبد الواحد تمیمی نے اونکو شیخ ابو بکر نے اون کو جنید بغدادی نے اون کو سری سقطی نے اون کو معروف کرخی نے اون کو ابو داؤد طائی نے اون کو حضرت امام موسی رضا نے اون کو حضرت امام جعفر صادق نے اون کو حضرت امام محمد باقر نے اونکو حضرت امام زین العابدین سید الساجدین نے اون کو حضرت امام حسین سید الثقلین نے اون کو امیر المومنین امام المتقین حضرت علی ابن ابیطالب غالب کل غالب نے خرقہ پہنایا سب نے الفقر فخری سے فخر لیا مگر محبوب سبحانی نے حکیم ربانی استفادہ تربیت و تعلیم جناب رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیم سے بے واسطہ پایا اور یہہ ہی لو تاریخ

مین آیا کہ ہرچند شیخ حماد و باس پیر صحبت حضرت کے تھے لیکن آپ صحبت یافتہ حضرت خضر علیہ التحیتہ کے تھے۔

عجب ہے رتبۂ برتر جناب غوث اکبر کا
نشان شان یزدانی ہے فیض ذات ربانی
کمال عاشقی مین اونسے معشوقی کو پایا ہے
بھرا ہے دامن عالم کو دُرہائے معانی سے
قدم کیا غوث یزدانی کا دوش اولیا پر تھا
ترے در کے فقیرون کو نہین حاجت شاہی کی

ولیکن خالق یاور ہے نائب پیغمبر کا
جناب شاہ جیلانی ہے سرور اہل کشور کا
ہوا محبوب سبحانی وہ شیدا رب داور کا
یہہ فیض عام ہے بحر طریقت کے شناور کا
حقیقت مین قدم عرش معلی پر تہا سرور کا
وہ فخر بادشاہان ہے گدا ہے جو ترے در کا

ترے اوصاف کا جو کرنہین سکتا بیان ثاقب
تو پہر وصف کیا حوصلہ ہوگا سخنور کا

اے عاشقان محبوب سبحانی ولے محبان قطب ربانی کرامت اولیائے کرام گویا اعجاز مصطفوی ہے اور خرقہ عادت مشایخہائے عظام انداز مرتضوی عقل ظاہری البشر خرقۂ عادت معنوی پر نہین پہونچسکتی اور حقائق کرامت پُر دقایق کو نہین سو جسکتی جیسے معجزات نبی وکرامت ولی لاتعد ہین ویسے ہی خرقہ عادات حضرت عبدالقادر ولی بیحد ہین یہان کچہہ تہتر کا بیان کئے جاتے ہین او تیمناً تحریر مین آتے ہین حضرات عبدالوہاب و عبدالرزاق پسران غوث آفاق فرماتے ہین اور یہہ خبر سناتے ہین کہ حضرت غوث پاک جگر گوشۂ صاحب لولاک نے مدرسہ باب الازخ مین دودہ پیا تہوڑی دیر غائب رہکر یہہ کہدیا کہ ستر دروازہ علم لدنی کے مرے دل پر کہلگئے اور وہ بوسعت ہر دروازہ عالیشان

بقدر وسعت زمین و آسمان میری نظر مین نکل گئے ایکدن حضرت صاحب الولایت
شیخ علی بن ہیتی کی عیادت کو گئے گویا اظہار کرامت کو گئے آپ نے اونکے
گہر مین ایک درخت خشک نصب کیا اور دوسری درخت خشک کے نیچے حضرت نے دو رکعت نماز پڑہکر یہہ دکہلایا
کہ دونون درخت خشک سرسبز و شاداب ہوگئے بارور و ثمردار ہوگئے
شیخ عبدالملک وباک سے روایت ہے کرامت حضرت غوث پاک کی
حکایت ہے کہ ایک روز مین مدرسہ رونق افروز مین موجود تہا احضار خدمت
حضرت مقصود تہا کہ حضرت غوث الورا دولت سرا سے باہر تشریف لائے
سب لوگ آپ کی تعظیم بجالائے اون کے دست حق پرست مین ایک
عصا تہا مین نے اپنے دل مین کہا کہ اگر حضرت اس عصا سے کرامت
دکہلائین تو ہم سعادت پائین فورًا آپنے مجہکو دیکہکر تبسم فرمایا وہ بہت
خوش آیا پہر حضرت نے اوس عصا کو زمین مین گاڑا ہمنے خوب تاڑا کہ وہ عصا ایک
نور درخشان ہوگیا اوس سے روشن زمین و آسمان ہوگیا پہر آپنے اوسکو اوکہاڑ
لیا اور مجہسے یہہ ارشاد کیا کہ اے عبدالملک ہمنے تیری خاطر سے تیری
خواہش کو پورا کیا نہ یہہ کام ادہورا کیا شیخ ابومحمد کہتے ہین یہہ خبر دیتے ہین کہ مین
ایک مدت تک خدمت فیضدرجت جناب حضرت محی الدین ولایت مآب
مین رہا جب مین نے حضرت سے اپنی رخصت کو کہا تو آپنے یہہ وصیت فرمائی
کہ تم نکرنا سوال گدائی اور اپنی انگشت مبارک میرے مونہہ مین ڈالی وہ بہی برکت
والی اوسکے چوسنے سے مجہکو بعد اسے مصر تک خواہش آب وطعام نہوئی اور
میری طاقت سلب و تمام نہوئی بلکہ مین قوی رہا مستعد بہ تیزروی رہا —

شیخ ابو السعود کا یہہ بیان ہے اہل حقایق کو عیان ہے کہ شمس و قمر حضرت کو
سلام کر کر طلوع پاتے تہے اور سال و ماہ و ہفتہ بجانب سرور رجوع لاتے تہے
بعد سلام اپنے خیر و شر کی غوث انام کو خبر دیتے تہے اور دولت ملازمت حضرت
سرور لیتے تہے ۔ راوی نے کہا یہہ تصدیق رہا کہ ایک شخص ہمدان سے جیلان
مین آیا اور اوسنے حضرت کو یہہ قصہ سنایا کہ میرے باپ نے وفات پائی مجہکو خواب
مین اوسکی یہہ حالت نظر آئی کہ گور مین اوسپر عذاب ہے وہ نہایت بیتاب ہے اوسنے
مجہسے کہا تو خدمت فیضدرجت سرور مین جا حضرت سے التماس دعا کر میری خلاصی
عذاب کی التجا کر حضرت نے یہہ سنکر سکوت فرمایا دوسرے روز خواب مین مجہکو یہہ دکھلایا
کہ اوسپر نہ وہ عذاب ہے نہ وہ عتاب ہے خورم و شاد ہے جنت مین آباد ہے اوسنے
بطفیل حضرت خلعت فاخرہ پایا ہے اور مجہسے یہہ فرمایا ہے کہ تو خدمت حضرت مین
حاضر رہنا خدمت گذاری مین نہ قاصر رہنا ۔ عبد اللہ بغدادی نے بیان کیا ہے
اور یہہ نشان دیا ہے کہ اک لڑکی فاطمہ نام شانزدہ سالہ کوٹہے سے غایب ہوگئی
باعث نوائب ہوگئی مین نے یہہ قصہ حضرت غوث الثقلین سے عرض کیا اونہون
نے مجہکو یہہ بتلا دیا کہ خرابہ کرخ محلہ بغداد مین جاؤ اور بسم اللہ علی نیت عبد القادر
پڑہکر زمین پر دایرہ بناؤ اور اوس مین بیٹہو مگر نہ لیٹو جب رات تاریک ہوجائیگی تو بصورت
مختلفہ جنیان تمکو نظر آئینگی تم نہ ڈرنا نہ خطر کرنا صبح کو اون کا بادشاہ معہ سپاہ آئیگا
اور تم سے دریافت فرمائیگا تم صاف کہنا خاموش نرہنا کہ مین فرستادہ عبد القادر
ہون قضیہ دختر مین حاضر ہون حسب ارشاد فیض بنیاد مین نے بادشاہ جنیان سے
سب حال کہا وہ کچہہ متحیر رہا پہر گہوڑے سے اوترا زمین کو چوما پیش دایرہ بیٹہا

باتون مین نہ اینٹھا بموجب اوسکے حکم کے جنات دیو جین کو معہ لڑکی کے لائے
بادشاہ نے دیو مجرم پر بہت قہر فرمائے اور اوسکے قتل کا حکم دیا اور لڑکی کو مبری
حوالہ کیا مین نے بادشاہ سے کہا کہ مین تمہاری اطاعت سے حیرت مین رہا
بادشاہ نے فرمایا کہ تمہارے خیال مین یہہ نہ آیا کہ جب حضرت اپنے مکان سی
اقصائے عالم پر بجانب اجنہ نظر فرماتے ہین تو تمامی جنات بہاگ جاتے ہین
اللہ تعالے جب قطب کو قایم کرتا ہے تو جن و بشر کو اوسکے قابو مین دیتا ہے
شیخ عمر اور شیخ ابو محمد عبد الحق نے کہا کہ اکثر ہمارا اتفاق مدرسہ رہبر آفاق مین رہا
اک مرتبہ تیسری صفر روز سہ شنبہ مین ہم وہان حاضر تھے اس واقعہ کے ناظر تھے
کہ حضرت نے وضو کر کر دو رکعت نماز ادا فرمائی پہر ہمکو آپکے نعرہ کی آواز آئی آپکے
دونون نعلین اپنی ہوا پر اوڑ آئین پہر ہمکو نظر نہ آئین اوسوقت نہ کوئی آپکے پاس
گذر سکتا تہا نہ سبب اوس کا دریافت کر سکتا تہا بعد تیئیس ۲۳ روز کے اک قافلہ
بلاد عجم سے آیا اور حضرت کے لیے تحایف لایا دونون نعلین بہی آپکے سامنے آئین
حضرت نے پوچہا کہ تم نے یہہ کہان سے پائین اونہون نے یہہ عرض کیا کہ اے
سلطان الاولیا ہمکو رہزنون نے راستہ مین لوٹا ہم مین سے نہ کوئی اون کے ظلم سے
چہوٹا بعض لوگ ہمارے مارے گئے بعدہ رہزن وہان سے سارے گئے وہ باہم تقسیم مال
واسباب کرتے تہے ہم آہین سرد بہرتے تہے ہمنے شور فریاد کیا اور آپکی ذات بابرکات
کو یاد کیا فوراً رہزنون نے اپنے سر دہنے ہمنے اون کے سخت دو نعرے سنے پہر
وہ ہمارے پاس آئے ہمنے وہ مضطر پائے اون سے کچہہ قیل و قال نہ آخر کو
اونہون نے ہم سے کہا کہ تم اپنا مال واسباب ہم سے واپس لو اور ہمکو رخصت

دو ہم پر سخت مصیبت آئی ہم نے بہت آفت اوٹھائی اون کے دو سر دار مردہ پہنچے اور وہ بہت افسردہ ہنچے ہمنے دو نون نعلین وہان سے پائین اب یہان ہمارے ساتھہ آئین نقل ہے مطابق اصل ہے کہ اک شخص حضرت کی خدمت مین آیا اوسنے حضرت کو یہ سنایا کہ میری بی بی کو مرض صرع لاحق ہے اسلیے وہ نالایق ہے حضرت نے فرمایا کہ اوسکے کان مین یہہ کہنا لازم آیا کہ اے خانس عبد القادر بغداد مین ہے یہہ عدل وداد مین ہے کہ پھر تو نہ آنا نہ مرلضہ کو ستانا ورنہ تو ہلاکت پائیگا بہت پچتائیگا جب ایسا کہا تو وہ مرض نہ رہا بلکہ بروایت امام یافعی وہ بیماری چالیس برس تک بحیات حضرت عبد القادر ولی بغداد مین نہی اور اکثر کتابون مین پایا کہ یہہ ہی یافعی سے فرمایا کہ مشائخین مین سے غوث زمن سے درستی نسبت معنوی ہے فرمائی ہی اور خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی پیر طریقت سید شرف الدین شاہ ولایت امروہہ علیہ الرحمتہ سلے ملازمت سید عبد القادر صاحب الولایت سے بہ فیضان غوثیت جمعیت باطنی پائی فی التحقیق صفات حضرت غوث الورا بے احصا ہین اور کرامات قطب اولیائی انتہا ہین اس مختصر مین نہ آسکتی ہین نہ سما سکتی ہین لہذا اختصار پر اکتفا کیا طوالت کو اختیار نہ دیا۔

عجب ہے شان جلالی تری ای شاہ جیلانی
کہ ہی تو قطب ربانی تو ہی ہی غوث یزدانی

نہ کر سکتا ہی تیری عشق کا دعوی کوئی عاشق
تو معشوق محمد ہے تو ہے محبوب سبحانی

تری شان جمالی سے جہان ہوتا نہ کیون روشن
کہ ہے پرتو پیمبر جمال روی نورانی

نہ ہر گز خوبیان تیری سی ہین خوبان عالم مین
تو ہے خوبی مین لاثانی نہین کوئی ترا ثانی

| | |
|---|---|
| جہان ہیواسطہ ہی مستفیض فیض نگاہی | ہوا مبذول عالم مین ترا فیضان رحمانی |
| مقام معرفت پر عارفون کو تونے پہونچایا | ہوسے مسلوک تیری سالکان راہ عرفانی |

ترا مداح ثناء شب ہر نہ وہ غاوون مین ہوگا
وہ ہے تلمیذ رحمان جسنے کی تیری ثنا خوانی

راویان پرسوز وحاکیان غم اندوز واقعہ وفات وحادثہ ممات سید عبد القادر باصفات کو تحریر فرماتے ہین محبان محبوب سبحانی وعاشقان قطب ربانی کو رولاتے ہین کہ جب سن شریف بقولے نونوے برس سات مہینے نو دن اور بقولے نواسی سال سات ماہ نوروز کا ہوا تو پیام اجل حضرت غوث اکمل جان فروز کا ہوا مرض الموت نے رونمائی کی ملک الموت سے جان ربائی کی حضرت نے رحلت فرمائی عالم مین مصیبت آئی۔ تاریخ وفات مین اختلاف ہے اور اس اختلاف سے نہ کسی کو انحراف ہے کہ باقوال مختلف آٹھوین یا نوین یا گیارہوین یا تیرہوین یا سترہوین ربیع الثانی ۵۶۱ھ سنہ ہجری مین بعد نماز عشا حضرت کی رحلت ہوئی دونون عالم مین آپ کی تعزیت ہوئی بقول اصح تاریخ وفات نوین ہے اس مین شک نہین ہے کہ ہندوستان مین گیارہوین تاریخ عرس مقرر ہے اور بغداد مین سترہوین تاریخ عرس رہبر ہے کسی شاعر نے اک شعر تاریخی لکھا ہے اوس مین سال ولادت اور عمر و وفات کا پتہ ہے۔

| | |
|---|---|
| سنینش کامل و عاشق تولد ۴۷۱ | وفاتش یافت معشوق الٰہی ۵۶۲ |

مدرسہ باب الازج واقع شہر بغداد عطیہ شیخ ابو سعید مخزومی مین قبر اطہر ہے بعد وفات مثل زمانہ حیات مزار شریف مین تمام عالم پر تصرف سرور ہے

چنانچہ حضرت عبداللہ یافعی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا اور یہہ مورخین کو باور رہا کہ جو صاحب حال بغداد مین جاوے اور زیارت قبر عبدالقادر علیہ الرحمتہ نفرمائی تو ضرور اوسکا سلب حال ہوگا اور آخر اوسکو انفعال ہوگا۔ فاتحہ حضرت باعث مفاد ہر دو عالم ہے اسلیئے وہ مقدم ہے خدا جسکے دل مین عقیدت و محبت حضرت عبدالقادر صاحب کرامت کو مجتمع پاتا ہے تو اوسکو دولت دنیا و دین سے متمتع فرماتا ہے اے ثاقب مسکین بجناب رب العالمین دست دعا فراز کر اور ہر وقت التجا بہ عجز و نیاز کر کہ اے بارخدا بطفیل سید الانبیا و آل عبا و اصحاب باصفا و غوث الورا و جملہ اولیا مجہہ مصنف رسالہ ہذا اور میرے متعلقین و اقربا اور احباب بیریا اور جملہ مومنین با وفا کو تمامی آفات و بلیات سے محفوظ رکہہ دنیا و دین مین محفوظ رکہہ ہمیشہ تیری رحمت کا نزول رہے اور یہہ کتاب مقبول رہے آمین ثم آمین چونکہ یہہ وقت مناجات ہے اس لئے استدعائی برآمد حاجات ہے —

## مناجات

اے خداوند قادر یکتا — ہے نہین دوسرا کوئی تجہسا
خالق خلق رازق عالم — مالک الملک ربی الاعلا
احکم الحاکمین ذوالاجلال — ارحم الراحمین ذوالاعطا
حی و قیوم و واحد و قدوس — ایزد پاک و الہ و الا
حق بیچون و بیچگون ہے تو — اس مین چون و چرا نہین اصلا
تو ہی دانائی راز مین نادان — اس سے نادان نہین کوئی دانا

تو غفور و شکور و عالی شان ہین گنہگار و عاجز و ادنا
مین نہ تجھسے نہ تو ہے مجھسے غیر مین ترا عبد تو مرا مولا
رحم کر اے رحیم ذوالافضال اے کریم غنی کرم فرما
دو دولت دین کے مجھکو کر منعم کر روا میری حاجت دنیا
ہون مری مشکلات لا حل حل جلد بر آئے مدعا میرا
دو جہان مین ہو آبرو میری یا الٰہی نہون کہین رسوا
مجھکو یارب نہ کیجیئے محتاج دیجیئے اقتدار و استغنا
ہو نہ قحط و وبا کہین ظاہر خوب امن و امان رہے ہر جا
دے شفا ہر مریض کو شافی تندرستی سے تن رہے اقوا
نفس و شیطان سدا ہین مغلوب مجھسے غالب نہ ہون مرے اعدا
مجھکو حرص و ہوا نہو ہرگز ہو نہ کبر و حسد کا کچھہ سودا
مجھکو توفیق خیر دے اللہ مجھسے کوئی عمل نہ ہو بیجا
مین رہون دل سے صابر و شاکر ہون نہ مصروف شور و واویلا
ہو دم قبض روح آسانی جانکنی مین مجھے نہ ہو ایذا
جان نکلجائے یاد مین تیری روح میری رہے طرب افزا
ناتوان ہون فشار قبر نہو ٹوٹ جائین نہ گور مین اعضا
جب نکیرین قبر مین آئین ذکر تیرا ہو کچھہ نہو خطرا
مین نہون مضطرب بروز حشر کچھہ نہو نفخ صور کا صدما
مجھہ پہ ہو سایۂ لوا ر الحمد گرمی حشر سے نہ دل گھبرا

مجھکو یارب بچانا دوزخ سے — ہو عطا مجھکو جنت الماوا
بخشدینا مرے گناہوں کو — میں ہوں عاصی تو بخشنے والا
کیجیو میرا خاتمہ بالخیر — مجھکو اے حق ہے آسرا تیرا

یہہ مناجات ناقص عاجز
بہر احمد قبول کر مولا

یاالٰہی جلوۂ احمد سے دل پرنور ہو — آفتاب اوج تمکین خاطر مسرور ہو
یاالٰہی ہو تجلی نبی پرتو فگن — دل مرا موسیٰ صفت ہو سینہ میرا طور ہو
یاالٰہی وجد عشق مصطفیٰ مجھکو رہے — جوش حب مرتضیٰ میں جذبۂ منصور ہو
یاالٰہی ہوں رسول شیدائی حبیب کا — جان نثاری میں نہ دل میرا کبھی معذور ہو
یاالٰہی ہو رسائی پہ مرا بخت رسا — شہ کے در پر ہو پہنچکر عاجز ترا مشکور ہو
یاالٰہی مجھکو دکھلا دے مدینہ کی بہار — باغ یثرب میں مرا ہو مرغ دل مسرور ہو
یاالٰہی رحمۃ للعالمیں کا ہوں غلام — رحم کی لائق ہوں میں مجھپر رحمت موفور ہو
یاالٰہی دو جہاں میں ہو مرا عز و وقار — یہہ گذارش میری بہر مصطفیٰ منظور ہو
یاالٰہی کیجیے مجھکو عطا علم و عمل — امن و صبر و شکر و طاقت و مقدور ہو
یاالٰہی ہر عمل میں دے مجھے توفیق خیر — شر حسد و فتنہ و بغض و تکبر دور ہو
یاالٰہی شرک و بدعت میں نہوں میں مبتلا — خاص احکام شریعت پر مرا دستور ہو
یاالٰہی شر شیطاں سے مجھے محفوظ رکھ — دست دشمن سے نہ یہہ عاجز کبھی مجبور ہو
یاالٰہی یاد سے تیری نہوں غافل کبھی — ذکر تیرا ہو زباں پر ورد یہہ مذکور ہو
یاالٰہی حل ہو ہر ایک مشکل لاحل مری — مجھکو حاصل ہر مراد ظاہر و مستور ہو

یا الٰہی وقت قبض روح کچھ ایذا نہ ہو
یا الٰہی امن میں رکھنا فشار قبر سے
یا الٰہی آئیں جس دم قبر میں منکر نکیر
یا الٰہی ہو عیاں تب بھی نہ مجھکو اشتباہ
یا الٰہی ہو لواء الحمد کا سایہ نصیب
یا الٰہی نار دوزخ سے رہو مجھکو امان

جب کبھی ہوں میں پریشاں مضطرب دل رنجیدہ ہو
ہیں وہیں یا حضرت پیغمبر ہیں مشہور ہو
یہ کہوں میں بندہ خدا کا ہوں رسول کا تجھ پر ہو
اور روح کو صدمہ نہ ہو میرے وقت النزع ہو
گرمی خورشید محشر سے نہ دل رنجور ہو
جنت الفردوس میرے واسطے مخصوص ہو

یا الٰہی ثاقب مسکین کی ہے یہ التجا
خاتمہ بالخیر ہو عاصی ترا مغفور ہو

اے اہل سخن سمجھ لو بانی میری
ہرگز نہ مجھے زعم سخندانی ہے

اقلیم سخن میں ہے نشانی میری
ہے اجر طلب خیر بیانی میری

راقم الحروف گزارش کرتا ہے ناظم الصنوف نگارش کرتا ہے کہ جب میرے والد بزرگوار کو اپنی حیات مستعار میں خیال آیا تو اونہوں نے مجھسے یہہ مقال فرمایا کہ اخبار سید ابرار بو ثاق عروۃ الوثقی لایق وثوق ہدایت ہیں اور اذکار احمد مختار بمصداق ذکر الانبیاء عبادۃ کے قابل لحوق سعادت ہیں اگر کتب معتبرہ سے مستنبط کرکے حوالہ قلم صداقت رقم کئے جائیں تو مجھکو بہت خوش آئیں ہنوز نوبت آغاز کتابت آئی کہ جناب ممدوح نے وفات پائی پھر تعلقات چند در چند نے معذور رکھا اونکو نہ مسطور کرسکا اب بخیال خوشنودی روح پرنور جناب مغفور اور بلحاظ بہبودی ہر ذی شعور بحبت بحجت وسرور مطالب معتبر کو ارقام کیا اللہ تعالےٰ نے اس کتاب کو انجام دیا جب خیال تسمیہ آیا تو نام تاریخی تاریخ محمدی ۱۳۱۳

قرار پایا سخن شناسان نکتہ سنجان اور ناظرین باتمکین سے قبطر تصدیق یہہ ہے اور
نہ کچہہ تردد ہے کہ اگر اس بین کچہہ خطا ربشریت پائین تو اوسکو دامن عاطفت بین
چہپا کر اصلاح فرمائین کاتب الحروف بندۂ ذوف سید محمد ظہور حسن متخلص بہ
ثاقب امروہوی حسنی الحسینی سلسلہ سادات بین منسلک ہے اور بہ نسبت اپنے
نسب کے متحرک ہو کہ کتاب روضۃ الشہدا مین مرقوم ہے اور دیگر کتاب مستند تواریخ
سے مفہوم ہے کہ امام انام حضرت حسن علیہ السلام کے گیارہ پسر خوش لقب
تہے اون مین سے چار باعقب تہے حسین اشرم اور عمر دو بیٹون کا عقب جلد
گذر گیا اوس کا بالکل اثر گیا حضرت حسن مثنیٰ اور زید دو بیٹون کا عقب رہا بوجہ
نے کہا کہ کثرت سادات حسنی سے جہان معمور ہوا اور اختیار و اقتدار اون کا
کالشمس فی نصف النہار حد اشتہار تک پہونچا فاطمہ صغرا دختر حضرت امام حسین
علیہ التحیۃ والثنا ساتہہ حضرت حسن مثنیٰ باصفا کے منسوب ہوئین اور بعکیاں ان
باہم اون کے مرغوب ہوئین عبداللہ المحض و ابراہیم عمر و حسن مثلث تین پسر نیک
سیر اون سے پیدا ہوے اور مراتب و مدارج اون کے ہویدا ہوے اور وہ
تمام سادات بابرکات پر فخر کرتے تہے یہہ شرف وہ رہتے تہے کہ باپ ہمارا
پسر حضرت شبر ابن امیر ہے اور مان ہماری دختر حضرت شبیر ہے ۔

| کیا حسب ہے واہ واصل سے | | کیا نسب ہے واہ واصل علی |
|---|---|---|

عقب عبداللہ المحض کا چہہ بیٹون سے رہا از انجملہ ایک کا نام موسیٰ ثانی تہا قطب
الاقطاب محی الملۃ والدین سید عبدالقادر جیلانی سرہ السامی باعزو تمکین عبداللہ
بن یحییٰ ابن محمد الرومی بن داؤد الامیر محمد اکبر بن موسیٰ ثانی سے منسوب ہین اور

مجاہد و فضائل اونکی مشہور و مرغوب ہین اور یہہ صحیح ہے صرنجہ کہ سید محمد بغدادی حسنی الحسینی اولاد امجاد حضرت غوث صمدانی سید عبد القادر گیلانی قدس اللہ سرہ السامی کے ہین اور وہ بغداد سے دار السلطنت آگرہ مین تشریف لائے اور سید محمد ابو القاسم ابن سید محمد میر عدل حسینی النقوی اولاد خوش نہاد سید محمد شرف الدین شاہ ولایت امروہہ علیہ الرحمتہ سے ہین اونہون نے بعہد مغلیہ وطن مالوفہ امروہہ مین مناصب ریاست پائے سید محمد بغدادی اور سید محمد میر عدل ہر یک نہادی باصفات تہے اور صاحب کشف و کرامات تہے حسب ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالت مآب سید عالم محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کے جو عالم رویا مین ہر دو بزرگوار باصفا کو نسب واحد مین ہوا اور اون کا مرتبہ اعلی متصاعد ہین ہوا دختر سید ابو القاسم محتشم الیہ نے ساتہہ سید سراج الدین ممدوح جو مین پسر سید محمد بغدادی معظم الیہ کے نسبت پائی اور اونہون نے امروہہ مین سکونت مستقل اختیار فرمائی اور شان منصب داری عالی مقداری دکہلائی سلسلہ بندی فقیر ہندی کی اس قصیدۂ خوش نگار مین آئی ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| ای قلم کر رقم نسب نامہ | ہی مسلسل یہہ سلسلہ اوسکا | والد ماجد ظہور حسن | ہین محمد حسین ذی رتبہ |
| جد امجد ہین میر شاہ علی | اور اجداد والا ہین اعلا | باصفا ہین محمد زاہد | باوفا ہین وہ صاحب التقوی |
| قبلۂ عالمین سراج الدین | کعبۂ دین محمد دانا | باضیا ہین جہانگیر نور اللہ | اونکا کون و مکان مین ہے جلوا |
| سرور دین سید عالم | میر راجی ہین عرف مین راجا | والی کشور ولایت ہین | میر شاہ گدا کرم فرما |
| قبلۂ عالمین سراج الدین | کعبۂ دین محمد دانا | ہین محمد جلال ذو الاجلال | شیخن ہین اشرف و اعلا |
| احمد باوقار و نصر اللہ | یہہ بزرگان دین ہین فیض افزا | ہے دل قطب عالمین روشن | ہے شہ جہان علی موسی |

عبد جبار ہیں جلیل قدر | یہ وہ ہمت حشم ہیں پیشوا
عبد رزاق ابن ہیں | میرزادان ہو ولیوں ہی [illegible]
افضل الصالحین ابو صالح | شیخ جنگی ہیں وہی آقا
حامی ابن محمد داود | موسی الجون صاحب اعطا
سبط حیدر ہیں ابن شبر ہیں | یہ شرف ہے حسن مثنی کا
ہیں علی ولی وصی نبی | وہ امام انام ہیں اولا
سید المرسلین ہیں احمد | آل یسین و صاحب طہٰ
ہاشم باوقار و عبد مناف | ہیں قصی و کلاب بے رتبہ
ہیں کنانہ و نضر و مدرکہ خوب | خوش ہیں الیاس ہیں مضر دانا
متفق اسپہ پاسیر سب ہیں | نہ اس میں کسیکو شک اصلا
پیر بزرگ محقق انساب | ہیں یہ اجداد سید والا
جد امجد ہیں حضرت آدم | جدہ عالیہ ہوئیں حوا —

ہیں ابی ابو صالح [illegible] | [illegible]
غوث حق قطب ربانی ہیں | عبد قادر ہیں سید والا
بندہ برگزیدہ عبد اللہ | صاحب فضل کبریا یحیی
فخر سادات محض عبد اللہ | ہیں ابن [illegible]
شان ایزد ہیں جان احمد ہیں | ہیں امام حسن شہید والا
فاطمہ دختر محمد ہیں | سیدہ با صفات ہیں زہرا
ہاں محمد ہیں ابن عبد اللہ | [illegible]
عمرو کعب لوی و غالب | فہر و مالک ہیں [illegible]
ہیں نزار و معد و عدنان | آل [illegible] با شرف [illegible]
پھر تعداد ان میں ہے آدم تک | اختلاف [illegible] ہیں [illegible]
یعنی ابن خلیل اسمعیل | نوح [illegible]

## قطعہ تاریخ انطباع باصفا طبع زاد مصنف کتاب ہذا

چھپ گئی جس دم کتاب خوش سیر | ہوگئی تاریخ کی فکر کثیر
پھر تو فوراً اوس کا سال انطباع | کہدیا ثاقب نے اخبار بشیر

۱۳۱۶ ہجری



# التماس

بعض الفاظ کتاب مستطاب ہو گئے سہو کتابت سے غلط
بہر تصحیح ضروری ناظرین ہے یہ صحت نامۂ صحت نمط

# صحت نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۰ | ۱۲ | بہہ نزد | بنزد | ۴۷ | ۸ | ہے | رہے |
| ۳۳ | ۱۱ | تہ بہ تہری جڑیں اونہوں | تہ بہ تہری جڑیں بکھری ہی اونہوں | ۴۸ | ۱۳ | باز آیا | باز نہ آیا |
| ایضاً | ۱۹ | عبداللہ سے ذبیح | عبداللہ ذبیح | ایضاً | ۱۹ | سات سو برس | سات سو پچاس برس |
| ۳۵ | ۱۴ | محفوظا ور | محفوظ رکھا اور | ۴۹ | ۲ | خلق | خلایق |
| ۳۶ | ۱۳ | سا نہ و طرب | ساز طرب | ۵۳ | ۱ | حسب | جب |
| ۳۹ | ۳ | تلاطم | تلاطم | ۵۵ | ۶ | سمان | سما |
| ایضاً | ۱۳ | اختلاقی | اختلافی | ۵۷ | ۱۳ | ایمن | ام ایمن |
| ۳۹ | ۱۹ | اور نہ کوئی | اور کوئی | ایضاً | ایضاً | اپنی | آ پہنچے |
| ۴۰ | ۲ | بہا لستی | جا بستی | ۵۸ | ۱۱ | آواب | ادب |
| ۴۳ | ۹ | محمد کا نام | محمد نام | ۶۰ | ۱۶ | زبور و انجیل | انجیل و زبور |
| ۴۴ | ۲ | سے | ہے | ۶۱ | ۱۱ | شیطان | شیطانی |
| ایضاً | ۱۸ | میر | ہیر | ۶۶ | ۵ | خبردار سو | خبردار ہو |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۶۶ | ۷ | صفت | جو صفت | ۸۶ | ۳ | خوش آمد | خوشامد |
| ۶۷ | ۸ | بموجب | موجب | ۸۷ | ۵ | دو بارا | دو بالا |
| ایضاً | ۱۷ | ذو النظم وشجاعت | ذو النظم و باشجاعت | ۸۸ | ۳ و ۴ | قرب و اصول | قرب اصول |
| ۶۸ | ۱۷ | اسلم | مسلم | ۸۹ | ۱۷ | ہیں | ہے |
| ۶۹ | ۱۵ | آئی | آنی | ۹۱ | ۵ | گواہی دیتا ہی میری | گواہی دیتا ہی میری ذات کی |
| ایضاً | ۱۸ | جبین وجبین | جبین جبین | ایضاً | ۱۷ | یا علی او ہشام | یا علی بن ذکریا کہ ہشام |
| ۷۰ | ۱۹ | تار | غار | ۹۳ | ۱ | سبیر نظر | سبیر بنظر |
| ۷۱ | ۲ | شمع | سمع | ایضاً | ۶ | دیکھا اس | دیکھا قرن کہا کہ اس |
| ایضاً | ۶ | خرد | فرد | ۹۴ | ۳ | وخیال | وصال |
| ۷۲ | ۷ | لعلم | تعلم | ایضاً | ۵ | سامان کا سامان | سامان کا نہ سامان |
| ایضاً | ۱۴ | صبر و اجتناب | صبر اجتناب | ۹۵ | ۱۳ | ترقیق | تدقیق |
| ایضاً | ۱۵ | ابذا ہی | ایذا دہی | ۹۷ | ۱۷ | رزاق | رازق |
| ایضاً | ۱۹ | غزوہ احد قوی تہا | غزوہ احد میں قوی تہا | ۹۸ | ۴ | کبریا کہ اس | کبریا اس |
| ۷۷ | ۱۸ | خدا | حد | ۹۹ | ۴ | جب باوجود | جب کوئی باوجود |
| ۸۰ | ۷ | قوت وبازو | قوت بازو | ایضاً | ۸ | چاہ ابی اسلم | چاہ ابی النسیم بن التیہان |
| ایضاً | ایضاً | لاشے تہے | لاشے سے تہے | ۱۰۰ | ۵ | ریگہا | رگہا |
| ۸۲ | ۶ | قایل | قابل | ایضاً | ۹ | خیمہ | ضمیمہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰۰ | ۱۶ | الذوالاشجار | الانجوۃ الاشجار | ۱۳۷ | ۳ | لاسانی | لاثانی |
| ۱۰۱ | ۱ | بجھر | مجھر | ایضاً | ۶ | اجدادوامجاد | اجدادامجاد |
| ایضاً | ۳ | کہتا تہا | کہتا نہ تہا | ایضاً | ۱۷ | منتقلی | متلقی |
| ایضاً | ۵ | صحیح ہے | صحیح رہے | ۱۴۱ | ۱۶ | منقسم فرمائی | منقسم پائی |
| ۱۰۲ | ۱۰ | تحلی | تجلی | ۱۴۴ | ۱۳ | نہ گئی تہی اور | نہ گئی اور |
| ۱۰۳ | ۳ | وہان زمین پر | وہان سے زمین پر | ۱۴۸ | ۵ | مشرف پایا | مشرف فرمایا |
| ایضاً | ۸ | کہا وسے | کہا سے | ۱۵۱ | ۱۵ | علیہ اللعن کی | علیہ اللعن کو |
| ایضاً | ۱۰ | بہ ہیبت | بہ ہیبت | ۱۵۲ | ۸ | سفاک پر لپیکر | سفاک پرپیکر لپیکر |
| ۱۰۴ | ۱ | درمیان ٹکڑون کے | درمیان دو ٹکڑون کے | ایضاً | ۱۰ | سرو آنکہون | سرار آنکہون |
| ایضاً | ۱۰ | بی عقل کو | عقل کو | ۱۵۳ | ۱۸ | محفوظ | محظوظ |
| ۱۰۵ | ۱۱ | متقین | مبین | ۱۵۵ | ۱۳ | کچہہ پیدا نہین ہوتا | بچہ پیدا نہین ہوتا |
| ۱۰۹ | ۱۷ | مشرکین | مشرکینون | ۱۶۰ | ۱۶و۱۷ | آفتاب چمکتا تہا | آفتاب جہمکتا تہا |
| ۱۱۱ | ۱۳ | اصحابہ | صحابہ | ۱۶۱ | ۶ | نماز جمع | نماز جمعہ |
| ۱۱۳ | ۱۵ | حبش مین | حبشہ مین | ۱۷۴ | ۱۶ | ہضرت | حضرت |
| ۱۱۹ | ۷ | کہ کافران | کافران | ۱۷۵ | ۱۱ | پشت وپناہ | پشت پناہ |
| ۱۲۲ | ۱۳ | ہین | ہے | ۱۷۸ | ۱۶ | حضرت نے جو | جو حضرت نے |
| ۱۲۵ | ۸ | شاہ | شان | ۱۸۰ | ۲ | خیروم | خیزدم |
| ایضاً | ۱۸ | سوا سکے | سوا اسکے | ۱۸۱ | ۳ | ومہمان | دم کی مہمان |
| ۱۲۷ | ۳ | سور | صور | ۱۸۲ | ۹ | سفاک ستمگار | سفاک وستمگار |
| ۱۳۲ | ۱۳ | نغماسے | نغماۓ | ۱۸۴ | ۱۰ | تو فاروق | تو سواۓ فاروق |
| ۱۳۳ | ۳ | اسوقت | اوسوقت | ۱۸۵ | ۱۳ | خزج | خزرج |
| ۱۳۴ | ۱ | آدم کی طرف | آدم کی داہنی طرف | ۱۸۶ | ۸ | بالشت | باشست |
| ایضاً | ۸ | مزیدار | مزہ دار | ایضاً | ایضاً | کٹہنا | گہٹنا |
| ایضاً | ۹ | کچلے جاتے تہے | کچلے گئے تہے | ۱۹۱ | ۱ | حصینہ | مصیبۃ |
| ایضاً | ۱۸ | مونہہ شعلون | مونہہ کے شعلون | ایضاً | ۲ | عہد | احد |